فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد دوم

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

فتاوی رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

اِمام احمد رضا اور عِلمِ حدیث

جلد دوم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوالِ واقعی

دین کی اشاعت ہر دور میں مختلف انداز سے ہوتی رہی، قرن اول میں زبانی پیغام اور جہاد تھا اس کے بعد روایت حدیث اور کتابت حدیث کے ذریعہ دین کی اشاعت ہوئی پھر باضابطہ مراکز علم قائم کئے گئے جن سے پیغام ربانی عام سے عام تر ہوا یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلا پھر بفرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدوا العلم بالکتابۃ تدوین حدیث کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین و مصنفین پیدا ہوئے اور ان کی کدوکاوش سے حدیث کی بڑی بڑی کتابیں عالم وجود میں آئیں جہاں ان کتابوں کی عظمت مسلم ہے وہیں پر ان کی طباعت کا مسئلہ بھی اہم ہے پہلے تو کسی بھی کتاب کے چند ہی نسخے دستیاب ہوتے تھے جنہیں ناقلین اپنے ہاتھ سے نقل کرتے تھے لیکن اس دور ترقی میں اگرچہ برقی مشینوں کے ذریعہ یہ مراحل بآسانی طے ہوتے ہیں اس کے باوجود طباعت واشاعت کی ایک الگ دنیا اور ایک جداگانہ حیثیت ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

"رضوی کتاب گھر" نے دینی اشاعت کے اس عظیم بوجھ کو اپنے کاندھوں پر لیا ہے اور آج کئی سالوں سے دنیائے اشاعت میں اس نے قابل قدر کتابوں کا اضافہ کیا ہے اس کی ایک تاریخ ہے جو فراموش نہیں کی جائے گی کہ اس نے پہلے پہل چھوٹی چھوٹی کتاب شائع کی اور اب اس کی خدمات کا عالم یہ ہے کہ بڑی سے بڑی کتاب شائع کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔

آج اردو داں طبقہ مخصوص ہوتا جارہا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اشاعتی پروگرام کو دوسری زبان میں منتقل کیا جائے لہٰذا اس کی تکمیل میں بھی اس نے خوب حصہ لیا اور کافی کتابیں جو زیادہ تر عوامی اصلاح سے متعلق ہیں ہندی اور انگریزی میں شائع کی ہیں جس کے لئے باضابطہ طور پر اس نے انگریزی ہندی اور اردو کمپیوٹر لگالیا ہے۔

عالی جناب حافظ قمرالدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر" کا ایک قابل فخر کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اہلسنت کی میز پر ماہنامہ "کنزالایمان" کا اجرا کر کے گرانقدر اضافہ کیا ہے جسے ارباب اہلسنت نے بیک زبان پسند کیا اور سراہا۔

اور ان کی ایک عظیم اشاعتی خدمت یہ ہے کہ وہ زیر نظر کتاب "امام احمد رضا اور علم حدیث" شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس سے ان کے جذبہ دینی اور مسلک اعلیٰحضرت کی پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے۔

پہلے پہل جب "رضوی کتاب گھر" قائم ہوا تھا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ چلے گا یا نہیں مگر آج وہ قوم کے سامنے ایک خومند سایہ دار درخت کی طرح پھیل چکا ہے جس کی وسعتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ رضوی کتاب گھر مسلک اعلیٰحضرت کا ترجمان اور قوم وملت کا پاسبان ہے کہ قوم کو جب جیسی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہاں سے دستیاب ہو جاتی ہے یہ سب نتیجہ ہے جناب حافظ قمرالدین صاحب کی محنت وکاش کا شاہکار فطرت ان کی محنتیں اور ان کی اشاعتی خدمات قبول فرما کر دارین کی سعادتیں عطا کرے، آمین۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسائل شرعیہ فقہیہ کا عظیم و جلیل ذخیرہ "فتاویٰ رضویہ جلد چہارم" امام احمد رضا کی ندرت تحقیق دقت نظر اور وسعت علمیہ پر شاہد عدل ہے اور ان کی فقہی بصیرت کا شفاف آئینہ ہے۔

اس جلد میں ۵۵۹ سوالوں کے جوابات جہازی سائز کے ۷۲۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس جلد میں مندرجہ ذیل ابواب پر مکمل و سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب الجنائز : یہ باب ص ا سے ص ۳۷۶ تک پھیلا ہوا ہے اس میں ۲۶۶ مسائل فقہیہ اور ۲ ارسائل علمیہ ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ ۔ یہ ص ۳۷۷ سے ص ۵۱۱ تک محیط ہے اس میں ۱۵۵ مسائل شرعیہ اور ۵ رسائل تحقیقیہ ہیں۔

کتاب الصوم : اس میں باب مفسدات صوم، باب القضاء والکفارہ والفدیہ، مکروہات روزہ، سحر و افطار اور صوم نفل کا بیان ہے اور یہ ص ۵۱۱ سے ص ۶۶۱ تک حاوی ہے اس میں ۱۰۲ مسائل اور ۸ رسائل ہیں۔

کتاب الحج : اس میں حج بدل، شرائط حج اور جنایات حج کا بیان ہے۔ اور یہ ص ۶۶۱ سے اخیر جلد تک منتہی ہے اس میں ۳۶ تحقیقی مسائل اور ۲ علمی رسائل ہیں۔

اور مذکورہ ابواب کے علاوہ اس جلد میں ضمنی طور پر دیگر مختلف کثیر عنوانات و مضامین سے متعلق ہزاروں مسائل و فوائد مجتمع ہیں۔

اور فوائد علمیہ و مسائل شرعیہ پر مشتمل کہیں کہیں اس جلد میں حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے۔

پیش نظر جلد میں تحقیقات بازغہ پر مشتمل ۲۹ مستقل رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۳ رسائل سے حدیثوں کا میں نے استخراج کیا ہے ان میں سے ہر ایک کا تعارف و تذکرہ ان کے اصل مقام پر آئے گا اور چار رسائل وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں :

ا۔ افصح البیان فی حکم مزارع ھندوستان (ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام)

اس رسالے میں مزارعت اور ہندوستانی اراضی کا مسئلہ زیر بحث ہے اور امام احمد رضا نے مزارعت واراضی اور ان کی پیداوار پر بڑی جامع اور محققانہ بحث کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعیٰ سے ثابت نہ ہو بلکہ وہ عشری ہیں یا نہ عشری نہ خراجی اور دونوں صورتوں میں ان کا وظیفہ عشر ہے۔

یعنی زمین تین قسم ہے : عشری[۱] خراجی[۲] نہ عشری نہ خراجی[۳]

جو زمین عشری یا نہ عشری نہ خراجی ہے اس کی پیداوار کا دسواں حصہ تصدق کیا جائے گا اگر آسمان یا نہر و تالاب کے پانی سے سیراب کیا جائے ورنہ بیسواں حصہ نکالا جائے گا۔

خراج دو قسم ہے :

خراج مقاسمہ : یعنی بٹائی کی پیداوار کا نصف یا ثلث یا ربع یا خمس مقرر ہو۔

خراج موظف : یہ کہ ایک مقدار معین ذمے پر لازم کردی جائے۔

۲۔ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال (رویت ہلال میں تار وغیرہ کی خبر معتبر نہیں)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ :

امور شرعیہ میں تار، ٹیلیفون کی خبر محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لئے تراشا گیا بالکل باطل و بے اثر ہے اور مسلمانوں کو ایسے اعلان پر عمل کرنا ناجائز و حرام ہے اور جو اس کی بناء پر مرتکب اعلان ہو وہ سب سے زیادہ گناہ میں مبتلا ہو گا۔

۳۔الاعلام بحال البخور فی الصیام: (اگر بتی یا لوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں کتب مذہب کی تصریحات سے مسئلہ غبار و دخان کو نہایت ہی نفیس انداز میں روشن و بے غبار کیا ہے کہ

دھواں یا غبار حلق سے یا دماغ میں روزہ دار کے قصد کے بغیر خود چلا جائے تو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت اسے روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار نے اپنے قصد وارادہ سے اگر بتی یا لوبان خواہ کسی شئی کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیان صوم داخل کرے مثلاً بخور سلگائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے دھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت

میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور اس رسالے میں اسی مسئلہ کی تمثیل و توضیح میں بہت ساری صورتیں رقم کی گئی ہیں جن میں بعض کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعض صورتوں سے نہیں ٹوٹتا۔

۴۔درء القبح عن درك وقت الصبح : (صبح صادق کا وقت معلوم کرنے کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں صبح صادق اور دیگر مختلف اوقات کی تعیین و تحدید کی ہے مگر اس میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں ہے۔ جس سے ہمیشہ ہر موسم میں اوقات کی ابتداء و انتہا معلوم ہو جائے، چنانچہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ نے نماز و روزہ و حج و زکوۃ و عدت وفات و طلاق و مدت حمل و منتہائے حیض و نفاس و غیر ذلک امور کے لئے یہ اوقات یعنی طلوع صبح و شمس و غروب شمس و شفق و روز و ماہ و سال مقرر فرمائے ان سب کے ادراک کا مدار رویت و مشاہدہ پر ہے ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہو۔

علم توقیت کا یہ مسئلہ نہایت ہی غیر منضبط و غیر واضح ہے کہ کسی نے اس کے لئے کوئی جامع قانون و ضابطہ وضع نہیں کیا مگر امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں کافی حد تک اس کے شقوق مختلفہ پر روشنی ڈالی ہے اور ایک قاعدہ بھی تحریر کیا ہے اور رسالے کے اخیر میں لکھا ہے کہ

☆ اصل مدار رویت ہے شارع علیہ الصلاۃ والسلام اس باب یعنی اوقات کی تعیین و تبدیل اور ابتداء و انتہا معلوم کرنے میں کوئی ضابطہ و حساب ارشاد نہ فرمایا نہ عقل صرف مقدار انحطاط صبح وغیرہ بتا سکتی ہے۔

☆ ہاں رویت نے وہ تجارب صحیحہ دیئے جن سے قاعدہ کلیہ ہاتھ آیا اور بے دیکھے وقت بتانا ممکن و میسر ہوا۔

اور دو رسالے دستیاب نہ ہونے کے سبب اس جلد میں شامل اشاعت نہ ہو سکے ہیں

۱۔ نقاء النیرة فی شرح الجوهرة (حج اور زیارت کے مسائل میں)

۲۔معدل الزلال فی اثبات الهلال (انجمن اسلامیہ بریلی کو اثبات ہلال میں غلط فہمی پر تنبیہ)

اور اس عظیم و جلیل فقہی و علمی شاہکار میں مع جملہ رسائل کے ۴۴۵ احادیث کریمہ کا دریا موجزن ہے۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا حدیث میں ہے

۱۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا اخیر کلام لاالہ الااللہ ہو وہ جنت میں جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲"۔ (کنز العمال ص ۷۵ ج ۱)

حضرت علی مرتضیٰ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجیت دنیا و عقبیٰ میں سلامت ہے

۲۔ منقول ہوا کہ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر (جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا) پر اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمۃ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ۔

کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴"

بقدر استطاعت مسلمان کو نفع پہنچانا کار ثواب ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جو اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔ رواہ مسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۴" (مسند احمد ص ۵۶ ج ۴)

کثرت دعاء کی ترغیب و تاکید پر چند حدیثیں

۴۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یکثر من الدعاء دعا کی کثرت کرے۔ اخرجہ الترمذی والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال صحیح واقرہ مستدرک وحاکم (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۷۸، الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

۵۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ فرماتے ہیں لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد.
دعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ قال فی الحرز المعانی لا تقصروا ولا تكسلوا فی تحصيل الدعاء.(کنزالعمال ص ۱۴۱ ج ۲)

۶۔ مسند ابی یعلی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم ونهارکم فان الدعاء سلاح المومن.
رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۸۳، الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

۷۔ طبرانی کتاب الدعاء میں ابن عدی کامل امام ترمذی نوادر و بیہقی شعب الایمان میں اور ابوالشیخ و قضاعی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله یحب الملحین فی الدعاء.
بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹"
جنازہ کے ارد گرد کھڑے ہو کر دعاء کرنا جائز ہے اس پر ایک حدیث

۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب على سريره فتكفنه الناس يدعون ويثنون ويصلون عليه قبل ان يرفع وانا فيهم قال فلم يرعنی الابر جل قد اخذ بمنكبی من ورائی فالتفت اليه فاذا بعلی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك وايم الله ان كنت لاظن ان يجعلك الله مع صاحبيك.(مسلم ۲، ص: ۲۷۴ من فضائل عمر)

۹۔ وفی رواية للبخاری قال انی لواقف فی قوم يدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع على سريره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه على منكبی يقول رحمك الله ان كنت لارجو ان يجعلك الله مع صاحبيك . الحديث
یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلاۃ و ثنا میں مشغول تھے میں بھی انھیں دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضیٰ

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھے جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۲" (بخاری ۱ر ۵۲۰، مناقب عمر بن الخطاب)

اہل ایمان سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتے اور علاقے روز قیامت منقطع نہیں ہوں گے۔

۱۰۔ اخرج الحاکم وصححه والبیهقی عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عنه وعن ابن عباس وعن المسور رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی ونسبی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (مولف) (کنز العمال ص ۴۳ ج ۱۲)

۱۱۔ اخرج البیهقی والدار قطنی بسند قال ابن حجر المکی رجاله من اکابر اهل البیت فی حدیث طویل فیه عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول کل صهرا وسبب اونسب ینقطع یوم القیامة الا صهری ونسبی. وقد روی نحوه من حدیث عبدالله بن زبیر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ابن حجر قال الذهبی واسناده صحیح آه ونقل المناوی عن الذهبی انه قال غیر منقطع قلت ان ثبت عندنا الصحة وقد قال ابن حجر انه صح عن عمر اقول کیف وقد تعدد طرقه وجاء عن جماعة من الاصحاب رضی الله تعالیٰ عنهم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا بجز میرے رشتے اور علاقے کے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴" (کنز العمال ص ۴۴ ج ۱۲)

خدا اور رسول کا ذکر کسی وقت منع نہیں حدیث میں ہے

۱۲۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه . رواه مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی،

وابن ماجة وعلقه البخاری.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵" (مسلم اول ص ۱۶۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة وغیرھا)

بے ادا کئے قرض سے سبکدوشی نہیں

۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیه (فی روایة حتی تردھا) رواہ احمد والاربعة والحاکم عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی پر قرض باقی رہے گا یہاں تک کہ ادا کرو ے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳" (مسند احمد ص ۱۴۱، ج ۵)

ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے (مولف) (یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا وغیرہ لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۵" (بخاری اول ص ۳۱۴، باب من احیٰی ارضا مواتا الخ)

مسلم مریض یا میت کے پاس اس کے لئے دعائے خیر شرعا مندوب ہے

۱۵۔ مسلم، عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فا ن الملٰئکة یومنون ماتقولو ن.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو اچھی دعا کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۰۰، کتاب الجنائز)

۱۶۔ وھو عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصرہ فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللھم اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المھدیین واخلفه فی عقبه فی الغابرین واغفرلنا وله یا رب العالمین وافسح له فی قبرہ ونور له فیه.

(اور مسلم شریف میں انھیں سے دوسری روایت میں ہے کہ) ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو حضور نے بند کردیں (یہاں تک کہ) اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتگان میں ان کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں ان کے پیچھے ان کا جانشین بنا اور اے دوجہان کا رب سب کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرمادے اور ان کے لئے قبر میں روشنی عطا فرما۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹" (مسلم اول ص ۳۰۰ کتاب الجنائز)

میت کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنے سے متعلق تین حدیثیں

۱۷۔ ابو داؤد والحاکم وصححه عن امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه وقال استغفروا لاخیکم وسلوا له التثبیت انه الأن یسال.

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہوجاتے تھے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت اور اس کی ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد دوم ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ)

۱۸۔ ابن ماجة والبیهقی فی سننه عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا قلت یاابن عمر اشئی سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذاً انی لقادر علی القول عن شئی سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم هذه روایة ابن ماجة

حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک جنازہ میں حاضر ہوا تو جنازہ لحد میں رکھا تو حضرت ابن عمر نے بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ کہا پھر جب لحد پر کچی اینٹ برابر کرنے لگے تو اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا کہا

میں نے کہا اے ابن عمر کیا آپ نے کچھ ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنی رائے سے کہا فرمایا کہ میں اس چیز کے کہنے پر قادر ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہوں، یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔ (مولف)

۱۹۔ وفی اخریٰ فلما اخذ تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر فلما سوی اللبن علیها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر کہا پھر جب اس پر کچی اینٹ برابر کردی تو ایک جانب کھڑے ہوئے اور اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا کہا پھر فرمایا کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۰"

نجاشی پر جنازہ کے بارے میں ایک حدیث

احمد عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی النجاشی لاصحابه ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الی المصلی ثم قام فصلی بهم کما یصلی علی الجنازة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی بادشاہ کے مرنے کی خبر دی پھر فرمایا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اپنے اصحاب کو لے کر عیدگاہ کی طرف نکلے پھر اس طرح نماز پڑھائی جس طرح جنازہ پر نماز ہوتی ہے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۳)

ختم قرآن اور فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۔ الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرض نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ (مولف)

۲۱۔والدیلمی فی مسند الفردوس عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ من ادی فریضۃ فلہ عند اللہ دعوۃ مستجابۃ۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی کہ جو فرض ادا کرنے کے بعد دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی دعاء مقبول ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۱" (کنز العمال ص ۶۱ ج ۲)

تعارف

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز
(نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد)

رجب ۱۳۱۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے حق میں دعا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

ائمہ اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے کہ اموات مسلمین کے لئے دعاء محبوب اور شرعاً مطلوب ہے نصوص قرآن وحدیث مطلق دعا کے بارے میں وارد ہیں جن میں کسی زمانہ کی تقیید وتحدید نہیں کہ فلاں وقت تو مستحب ومشروع ہے اور فلاں وقت ناجائز وممنوع۔

لہٰذا بعد جنازہ کی دعا مطلق دعا میں شامل ہے تو اس کے جائز ومباح ہونے میں کوئی کلام نہیں اور نہ اس کی ممانعت پر کوئی دلیل شرعی وارد ہے اور کسی چیز کی ممانعت پر دلیل نہ ہونا ہی اس کے لئے دلیل جواز کو کافی ہے۔

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر میت کے لئے دعا کرنا مروی ہے، اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں متعدد حدیث اور مختلف کتابوں کے حوالے سے بعد جنازہ دعا کا جائز ومباح ہونا ثابت کیا ہے۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں ۷ حدیثیں شامل عنوان ہیں۔

احادیث

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

کثرت دعاء کی تاکید پر چند حدیثیں

۲۲۔ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعاء دعاء بکثرت کر۔ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما وصححه. (کنز العمال ص ۳۹ ج ۲)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سال احدکم فلیکثر فانما یسال ربه جب تم میں کوئی شخص دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔ ابن حبان فی صحیحه والطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها بسند صحیح. (کنز العمال ص ۵۰ ج ۲)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا بکثرت مانگ کہ دعاء قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه. (کنز العمال ص ۳۹ ج ۲)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد بارك اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها. الحدیث

بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے۔ البیهقی فی الشعب والخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه. "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴" بذل الجوائز)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الخیر دهرکم کله وتعرضوا النفحات رحمة اللہ فان اللہ تعالیٰ نفحات من رحمة یصیب بها من یشاء من عباده.

ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جاؤ اور تجلیات رحمت الٰہی کی تلاش رکھو کہ اللہ عزوجل کے لئے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔ ابو بکر بن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدت والامام الاجل عارف باللہ سیدی محمد الترمذی

فی نوادر الاصول والبیھقی فی شعب الایمان وابونعیم فی حلیة الاولیاء عن انس بن مالك وفی الشعب عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنھما وللطبرانی فی المعجم الکبیر عن محمد بن سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال العامری حسن صحیح.
(کنزالعمال ص۴۵، ج۲)

کثرت دعا سے گھبرا کر دعا چھوڑ دینے والے کو فرمایا ایسے کی دعا قبول نہیں ہوتی

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم اوقطیعة رحم مالم یستعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلك ویدع الدعاء. مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه واصل الحدیث عند الشیخین وابی داؤد والترمذی وابن ماجة جمیعا عنه فی الباب . وغیرہ

بندے کی دعاء ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور عجلت بھی نہ کرے کہ وہ کہتا ہے ہم نے بار بار دعا کی لیکن قبولیت نہیں دیکھی پھر وہ اس وقت محسر وافسوس کرتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵ بذل الجوائز" (مسلم دوم ص ۳۵۲، باب بیان انه یستجاب للداعی الخ)

جمعہ کے بعد متصلاً دوسری نماز نہ پڑھی جائے تاکہ دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو

۲۸۔ صحیح مسلم شریف میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے ہوگئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لاتعد لما فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلھا بصلاة حتی تکلم او تخرج فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل صلاة بصلاة حتی تتکلم اوتخرج

اب ایسا نہ کرنا جب جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ بات کرو یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ کہ ہمیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایک نماز دوسری نماز سے نہ ملائیں یہاں تک کہ کچھ گفتگو کریں یا جگہ سے ہٹ جائیں۔ علماء فرماتے ہیں وصل سے نہی اس لئے ہے کہ ایک نماز دوسری نماز کا تتمہ نہ معلوم ہو، جمعہ میں دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۲ بذل الجوائز" (مسلم ۱/ ۲۸۸، کتاب الجمعة فصل فی النھی عن اتصال صلوة الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۲۹۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر (شئی) لہ

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۲" (ابو داؤد دوم ص ۵۴ ۴، باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد)

میت کو تکلیف دینا اور اس کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے

۳۰۔رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار قال اخبرنا ابو حنیفۃ ورواہ عبدالرزاق فی مصنفہ قال اخبرنا سفیان عن الثوری کلاھما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا رأت امرأۃ یکیدون راسھا بمشط فقالت علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اسکے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو۔(مولف)

۳۱۔ ورواہ ابو عبید القاسم بن سلام وابراھیم الحربی فی کتابیھما فی غریب الحدیث عن ابراھیم عن عائشۃ انھا سئلت عن المیت یسرح رأسہ فقال علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۳"

مردے کو تکلیف دینا زندے کو تکلیف دینے کے مثل ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کسر عظم المسلم میتا ککسرہ حیا

بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ رواہ الائمۃ مالک

واحمد وسعيد بن منصور وعبدالرزاق وابوداؤد وابن ماجة بسند حسن عن ام المومنين الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ " فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۳ " (مسند احمد ص ۸۷ ج ۷)

مردے کو گالی دینا منع ہے

۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ماقدموا۔**

مردوں کو برامت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ رواہ احمد والبخاری والنسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بخاری اول ۱۸۷، باب ماینهی من سب الاموات)

۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتذکروا هلکاکم الا بخیر ان یکونوا من اهل الجنة تأثمون وان یکونوا من اهل النار فحسبهم ماهم فیه**

اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہو گے اور اگر دوزخی ہیں تو وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں۔ رواہ النسائی عنها بسند جید۔ (نسائی اول ص ۲۷۴، النهی عن ذکر الهلکی الابخیر)

مردوں کو گالی دینے سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتسبوا الاموات فتوذوا به الاحیاء**

مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کی باعث زندوں کو ایذا دو۔ رواہ احمد والترمذی عن المغیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ص ۳۰۸ ج ۵)

مردے کی عیب جوئی منع ہے

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا مات صاحبکم فدعوه ولاتقعوا فیه۔**

جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسے معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۷۱، باب النهی عن سب الموتیٰ)

قبر پر ٹیک لگانے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۷۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا **لاتوذ صاحب هذا القبر۔**

مردے کو ایذا نہ دے۔ رواہ الامام احمد۔ " فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۴ " (کنز العمال ص ۱۶۵ ج ۲۰)

تعارف

النھی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز

(نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہے)

رجب ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ میت کا ولی نماز جنازہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
اور نماز جنازہ کتنے دن تک پڑھی جا سکتی ہے؟ امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل
قاہرہ اور نصوص حدیث وفقہ سے ثابت کیا کہ
نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً ناجائز
ونامشروع ہے مگر جبکہ اجنبی غیر احق نے بلا اذن متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔
یعنی اگر ولی وحاکم اسلام کے سوا اور لوگ نماز جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے اور اگر
ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی
مشروع نہیں۔

اور نماز جنازہ جس طرح دفن سے پہلے فرض کفایہ ہے اسی طرح دفن کے بعد بھی۔
یعنی اگر کسی شخص کو بے نماز پڑھے دفن کر دیا گیا تو فرض ہے کہ اس کی قبر پر نماز جنازہ
پڑھیں جب تک ظن غالب رہے کہ بدن بگڑ نہ گیا ہوگا، اور اسے بعض روایات میں دفن کے بعد
تین دن سے تعبیر کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ کچھ مدت معین نہیں بلکہ جب جسم کی سلامت وعدم
سلامت مشکوک ہو جائے تو نماز ناجائز ہو جائے گی لہذا اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ
نماز جنازہ کی تکرار شرع میں مشروع نہیں ہے جس کے لئے امام احمد رضا نے چالیس کتب فقہ کی
اکاون (۵۱) عبارتیں پیش کی ہیں۔

اور جہازی سائز کے ۱۸ صفحات پر مبسوط دلیلوں سے مزین اس رسالہ حدیثیہ میں ۵۷
حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

جو کسی ضلالت کی طرف بلائے سب ماننے والوں کے برابر گناہ اس پر ہوا اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوا۔ یعنی یہ نہ ہوگا کہ اس کی ترغیب کے باعث گناہ ہونے کے سبب وہ گناہ سے بچ رہیں، یا اس پر صرف اپنے ہی فعل کا گناہ ہو، بلکہ وہ سب اپنے اپنے گناہ میں گرفتار اور ان سب کے برابر اس ترغیب دہندہ پر بار۔ رواہ الائمة احمد ومسلم والاربعة عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷ النھی الحاجز" (مسلم ۲/ ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے۔ کما رواہ الستة عن زید بن ثابت و الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۹، النھی الحاجز"۔ (بخاری اول ص ۱۵۲، باب تحریض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قیام اللیل)

زکوٰۃ لانیوالوں کے لئے حضور کی دعاء پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۲۔ جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعاء فرماتے اللھم صل علی آل فلان۔

اے اللہ فلاں پر رحمت نازل فرما (مولف) کما رواہ احمد والبخاری والمسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة وغیرھم عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب قول اللہ تعالی وصل علیھم الخ)

اہل بقیع کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صلاۃ ودعاء

۴۳۔ حدیث موطا امام مالک وسنن نسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انی بعثت الی اھل البقیع لاصلی علیھم.

میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلاۃ کروں۔ علماء نے یہاں پر صلاۃ کو بمعنی دعا لیا ہے۔ (نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

۴۴۔ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے ان جبریل اتانی (فذکر الحدیث) فامرنی ان اتی البقیع فاستغفرلھم قلت له کیف اقول یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اھل الدار (الدیار) من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المتقدمین منا

والمتاخرين وانا انشاء الله بكم لاحقون.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے حکم فرمایا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کہوں، حضور نے دعاء زیارت قبور تعلیم فرمائی یعنی یہ کہو السلام علی الخ۔

(نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا بلکہ لوگوں نے فوجا فوجا صلاۃ وسلام پڑھا

۴۵۔ اخرج ابن سعد عن عبد الله بن محمد بن عبدالله بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنهم قال لما وضع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السریر قال لایقوم علیه احد هو امامکم حیا ومیتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیه صفا صفا لیس لهم امام ویکبرون وعلی قائم بحیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الله الیه ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلمته اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل الله الیه وثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه فیقول الناس آمین حتی صلی علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان.

یعنی جب حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دے کر سریر پر لٹایا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بن کر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اپنی زندگی دنیاوی میں اور بعد وصال پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلاۃ کرتے کوئی ان کا امام نہ تھا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض کرتے تھے، سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہنچادیا جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی کی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا، الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروں میں کر اور ان کے بعد ان کے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے یہاں تک کہ ان پر مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰، المنہی الحاجز" (کنز العمال ص ۱۶۴ ج ۷)

۴۶۔ ابن سعد و بیہقی نے محمد بن ابراہیم التیمی مدنی سے روایت کی لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی سریره دخل ابوبکر وعمر فقالا السلام علیکم ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، ومعهما نفر من المهاجرین والانصار قدر مایسع البیت فسلموا کما سلم ابوبکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انا اشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلماته فاومن به وحده لاشریك له فاجعلنا یا الهنا ممن یتبع القول الذی انزل معه واجمع بیننا وبینه حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمومنین رؤفا رحیما لاینبغی بالایمان بدلا ولانشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النسا ثم الصبیان۔

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کی سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی مہر اور اس کی افزونیاں اور دونوں حضرات کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سماجاتا۔ ان سب نے بھی یونہی سلام عرض کیا اور صدیق و فاروق پہلی صف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے کہ الٰہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہنچایا اور اس کی خیر خواہی میں رہے اور راہِ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ کی باتیں پوری ہوئیں میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اس کا کوئی شریک نہیں تو اے معبود ہمارے ہمیں ان کی کتاب کے پیروؤں میں کر جو ان کے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرا دے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے، ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اس کے عوض کچھ قیمت لینا لوگ اس دعاء پر آمین آمین کہتے پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعش مبارک پر سب سے پہلے رسل ملائکہ نے صلاۃ کی

۴۷۔ بزار وحاکم وابن سعد وابن منیع وبیہقی اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما۔

جب میرے غسل وکفن مبارک سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب میں پہلے جبریل مجھ پر صلاۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ پھر گروہ گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جاؤ۔ امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں قال بیھقی تفردبه سلام الطویل عن عبد الملك بن عبدالرحمن وتعقبه ابن حجر فی المطالب العالیة بان ابن منیع اخرجه من طریق سلمة بن صالح بن عبدالملك به فهو هذه متابعة السلام الطویل واخرجه البزار من وجه آخر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۱، النهی الحاجز"

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی

۴۸۔ حدیث بخاری ومسلم ونسائی عن عقبة بن عامر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو شہدائے احد پر اس طرح دعا فرمائی جس طرح میت پر دعا کیجاتی ہے۔ اس حدیث میں علماء نے صلاۃ سے دعا مرادی لی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰ النهی الحاجز" (بخاری اول ص ۱۷۹، باب الصلاة علی الشهید)

نماز جنازہ کی فضیلت وبرکت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۔ روی الامام الترمذی عن محمد بن علی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا تحفہ یہ ہے جو کہ میت پر نماز پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف)

(کنزالعمال ص ۱۲۳ ج ۲۰)

۵۰۔ ورواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اول ما یتحف بہ المومن اذا دخل قبرہ ان یغفر لمن صلی علیہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔(مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۱۔ ورواہ عبد بن حمید والبزار والبیھقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول مایجازی بہ المومنین بعد موتہ ان یغفر لجمیع من تبع جنازتہ۔

شعب الایمان کی روایت میں انہیں سے اس طرح مروی ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد مومنوں کو سب سے پہلے جو جزاء دیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔(مولف) (کنزالعمال ص ۱۰۷ ج ۲۰)

۵۲۔ ورواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول تحفۃ المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازتہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے جنازہ کے ساتھ نکلے۔(مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۳۔ وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات الرجل من اھل الجنۃ استحی علیہ عزوجل ان یعذب من حملہ ومن تبعہ ومن صلی علیہ۔

انہیں سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جب جنتی آدمی مرتا ہے تو اللہ عزوجل ان کو عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے جو اس کا جنازہ اٹھائے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جو اس کی نماز پڑھے۔
(مولف)

۵۴۔وروی ابوبکر بن ابی شیبة وابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اول ما یشربه المومنین ان یقال البشیرولی اللہ برضاه والجنة قدمت خیر مقدم قد غفراللہ لمن شیعك واستجاب لمن استغفر لك وقبل من شهدلك.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومنین کو ملنے والی سب سے پہلی بشارت یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی تجھے خوشخبری ہو رضائے رب کی اور جنت خیر مقدم کرے گی بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا جو تیرے پیچھے چلا اور اس کی دعا قبول کی جس نے تیرے لئے استغفار کیا اور مقبول ہوا وہ جو تیرے لئے حاضر ہوا۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ص۴۲ النهی الحاجز"(کنزالعمال ص۱۲۲ج۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مسلمین کے ولی ہیں

۵۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمومنین من انفسهم. رواه احمد والشیخان والنسائی وابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

میں مسلمانوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ص۴۳ النهی الحاجز"(بخاری دوم ص۹۹۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من ترك مالا فلاهله)

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۵۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایقبل اللہ صلاة احدکم اذا احدث حتی یتوضأ۔ اخرجه الشیخان وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ وضو کرلے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ص۵۰ النهی الحاجز"(مسلم اول ص۱۱۹، باب وجوب الطهارة للصلوة)

صحابہ کرام نے از راہ ادب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازے کے لئے تشریف لانے کی زحمت نہیں دی تو حضور نے فرمایا کہ ایسامت کرو بلکہ مجھے بلایا کرو کہ میری نماز ان کے لئے رحمت ونور ہے۔اس پر چند حدیثیں۔

۵۷۔مؤطا امام مالک وغیرہ میں حدیث ابی امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے ہے جب وہ (مسکینہ سوداخادمہ مسجدام محسن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایااذا ماتت فاذنونی۔

جب اس کا انتقال ہو مجھے خبر کردینا ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا، (ابن ابی شیبہ کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنھا یہ خیال کرکے دفن کردیا، صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان تؤذونی بھا کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کردینا عرض کی یارسول اللہ کرھنا ان نخرجك لیلا و نوقظك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ہمارے دلوں کو گوارانہ ہوا کہ رات میں حضور کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیں اور حضور کو خواب راحت سے جگائیں (کہ حضور کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم کہ اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں) صحیح بخاری میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فحقروا شانھا، صحیح مسلم میں انہیں سے ہے وکانھم صغروا امرھا۔ یعنی یہ خیال کیا کہ وہ کیا اس قابل تھی کہ اس کے جنازے کے لئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لے جائیں۔(مؤطاامام مالک، ص۷۸۔ التکبیر علی الجنائز) (بخاری ا/۱۷۸باب الصلوٰۃ علی القبر بعد مایدفن)

۵۸۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایافلاتفعلوا ادعونی لجنائزکم۔

ایسانہ کرو مجھے اپنے جنازے کے لئے بلایاکرو

۵۹۔ مسند امام احمد میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور نے فرمایا فلاتفعلوا لایموتن فیکم میت ماکنت بین اظھرکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ۔

ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف رکھوں جو شخص مرے مجھے ضرور خبر کردینا کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن ماجہ طبع اول، ص ۱۱۱باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی القبر)

۶۰۔ ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید

بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما وردنا البقیع اذا ھو بقبر فسأل عنہ فقالوا فلانۃ فعرفھا فقال الا اذنتمونی بھا قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفن مامات منکم میت ماکنت بین اظھرکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ۔

یعنی ہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر پہنچے ایک قبر تازہ نظر آئی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کی فلاں عورت، حضور نے انہیں پہچانا فرمایا مجھے کیوں نہ خبر کی عرض کی حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور کا روزہ تھا فرمایا تو ایسا نہ کرو جب تم میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر دیا کرو کہ اس پر میرا نماز پڑھنا رحمت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۳۔ النھی الحاجز" (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۱، باب ماجأ فی الصلوٰۃ علی القبر)

۶۱۔ طبرانی نے حصین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث فیہ الموت فاذنونی بہ و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاھلہ لما دخل اللیل اذامت فادفنونی ولاتدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی اخاف علیہ یھود ان یصاب بسببی فاخبرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین الصبح۔ الحدیث۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا معلوم ہوتا ہے مجھے خبر کر دینا اور تجہیز میں جلدی کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محلہ بنی سالم تک نہ پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا، اور انہوں نے رات آنے پر اپنے گھر والوں کو وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بلانا، رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی کلفت پہنچے ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۴۔ النھی الحاجز"

نماز جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے۔

۶۲۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیأ الا شفعهم اللہ فیہ۔

جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔(ابوداؤد دوم، ص ۴۵۲، باب فضل الصلوٰۃ علی الجنائز) (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

۶۳۔ احمد و مسلم و نسائی نے ام المومنین وانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاما من میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ۔

جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ پر شفیع ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

حضور کی شفاعت پر دو حدیثیں

۶۴۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت شفاعۃ۔

شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی۔ مجھے پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کے نبیوں کو نہیں دی گئیں (مولف) (بخاری اول، ص ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۶۵۔ حضور شافع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔

روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النھی الحاجز" (ابن ماجہ دوم، ص ۳۳۰ باب ذکر الشفاعۃ)

انبیاء علیہم السلام کی میراث ترکہ نہیں بلکہ صدقہ ہے

۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لانورث ماترکناہ صدقۃ۔

ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و

ابوداؤد و النسائی عن ابی بکر الصدیق و ابوداؤد عن ام المومنین و نحوه عن الزبیر و احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(بخاری دوم، ص ۹۹۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانورث الخ)

۶۷۔ حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فاذا مت فھو الی ولی الامر من بعدی۔

جب میں انتقال فرماؤں تو میرے ترکے کا اختیار اسے ہے جو میرے بعد ولی امر و خلیفہ ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۴۵۔ النہی الحاجز"۔(کنز العمال، ص ۱۴، ج ۱۱)

شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں

۶۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری شاہد و مشاہد مشہد احد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امر بدفنھم بدمائھم ولم یغسلوا و لم یصل علیھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان شہدائے (احد) کرام کو ویسے خون آلود دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا نہ ان کی نماز ہوئی۔(دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے شہدائے احد پر نماز پڑھی۔ یہی مسلک و مختار ہے۔ مولف)صحیح بخاری و رواہ ایضا احمد بسند جید و الترمذی و صححیہ النسائی و ابن ماجۃ۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۴۶۔ النہی الحاجز"۔(بخاری اول، ص ۱۷۹، باب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جنازہ پر نماز، نور ظلمت اور تاریکی قبر کی روشنی ہے۔

۶۹۔ حدیث خادمہ مسجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی قبر پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر وجہ خود ارشاد فرمائی۔ ان ھذہ القبور مملوءۃ علی اھلھا ظلمۃ و انی انورھا بصلاتی علیھم۔

بیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدر نورہ و جمالہ و جودہ و نوالہ علیہ و علی الہ اجمعین۔ رواہ مسلم و ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۴۷۔ النہی الحاجز"۔(مسلم اول، ص ۳۱۰۔ کتاب الجنائز)

نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے

۷۰۔ ابن ابی شیبہ کی روایت یہ ہے حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن مغیرۃ بن

زیاد عن عطاء عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم و صل۔

جب تجھے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ ،ج ۴، ص ۴۹ النھی الحاجز"

شہدائے احد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۱۔ ایک اثر مرسل ابوداؤد نے مراسیل میں بسند ثقات ابومالک غفاری تابعی سے روایت کیا **ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل عشرة حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی صلی علیہ سبعین صلاۃ۔**

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر دس دس کر کے نماز جنازہ پڑھائی ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یہاں تک کہ ان پر ۷۰ مرتبہ نماز پڑھی گئی (مولف) (اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۷۰ تھے جب دس دس پر نماز ہوئی سات نمازیں ہوں گی ستر کیونکر، ثم اقول و باللہ التوفیق بعد تسلیم صحت حدیث غایت درجہ جو ثابت ہو گا وہ اس قدر کہ شہداء پر نعشیں بدل بدل کر نمازیں ہوا کیں اور نعش مبارک سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنھم بدستور رکھی رہی، مجرد نہ اٹھایا جانا مستلزم اعادۂ صلاۃ نہیں کہ یہ امر نیت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر موقوف اور نیت غیبت ہے اور غیب پر اطلاع ممکن نہیں کہ ان کی نعش ہر بار کے برکات نازلہ میں شمول کے لئے رکھی گئی ہو، ظاہر ہے کہ ایسی جگہ روایت کا مبلغ صرف صورت ظاہرہ تک ہے نہ معنی باطن تک اور مطلب مستدل کا ثبوت اسی معنی باطن پر موقوف اور اس پر دلیل نہیں تو استدلال راساساقط، ہاں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے ایسا بیان فرماتے تو احتجاج صحیح تھا۔ منہ) یعنی اس حدیث سے تکرار نماز جنازہ ثابت نہیں ہوتی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۶۔ النھی الحاجز"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۱۸۔ فی الصلوٰۃ علی الشہداء)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادة المریض و اتباع الجنازة و اجابة الدعوة و تشمیت العاطس. رواہ الشیخان عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔**

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کا اتباع کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۷۴۔ النھی الحاجز"۔ (بخاری اول، ص ۱۶۶۔ باب الامر باتباع الجنائز)

ایک نماز ایک دن میں دوبار نہیں پڑھی جاتی ہے

۷۳۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصلوا صلاۃ فی یوم مرتین۔

کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۶۔ باب اذا صلی فی جماعۃ الخ)

۷۴۔ حدیث میں ہے لایصلی بعد صلاۃ مثلھا۔

کسی نماز کے بعد اس کے مثل نہ پڑھی جائے۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۔ النھی الحاجز"۔

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم نے روایت کی عن صالح مولیٰ التوأمۃ عن عمر ادرک ابابکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انھم کانوا اذا تضایق بھم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازۃ فی المسجد۔

یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی عادت کریمہ تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگ کرتا کہ اس میں گنجائش نہ پاتے واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۹، ج ۲۰)

نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۷۶۔ عن عبداللہ بن سلام لما فاتتہ الصلاۃ علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان سبقت بالصلاۃ فلم اسبق بالدعاء لہ۔

یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک پر نماز میرے آنے سے پہلے ہو چکی تو کہا کہ دعا کی بندش تو نہیں، میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ ذکرہ السید الازھری فی فتح اللہ المعین۔

جنازہ فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے

۷۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً اور ابن عدی کامل میں بروایت ابن عباس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و هذا حديث الطحاوى بطريق عمر بن ايوب الموصلى عن المغيرة بن زياد عن عطاء عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فى الرجل تفجؤا الجنازة و هو على غير وضوء قال يتيمم و يصلى عليها۔

یعنی جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آجائے اور اسے وضو نہ ہو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۹۔ النھی الحاجز"۔ (شرح معانی الآثار ۱/۵۲ باب قراءۃ الجنب و الحائض)

۷۸۔ ابن عدی کی حدیث یوں ہے عن معاذ بن عمران عن مغيرة بن زياد عن عطأ عن ابن عباس عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال اذا فجئتك الجنازة و انت على غير وضوء فتيمم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناگہانی تیرے سامنے جنازہ آجائے اور تجھے وضو نہ ہو تو تیمم کر لے۔ قال ابن عدى هذا مرفوعاً غيرمحفوظ و الحديث موقوف على ابن عباس۔

۷۹۔ دار قطنی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انه اتى الجنازة وهو على غير وضوء فتيمم و صلى عليها۔

یعنی ان کے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔ اسی کے مثل ابن ابی شیبہ و امام طحاوی نے باسانید کثیرہ امام حسن بصری و امام ابراہیم نخعی و ابو بکر نے عکرمہ تلمیذ ابن عباس اور طحاوی نے عطاء بن ابی رباح و عامر و ابن شہاب زہری و حکم سات ائمہ تابعین سے روایت کیا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۹۔ النھی الحاجز"

بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی اور مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے۔

۸۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقبل صلاة بغير طهور و لا صدقة من غلول. اخرجه عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه مسلم و الترمذى و ابن ماجة۔

بغیر وضو کے نماز اور حرام مال کا صدقہ مقبول نہیں۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۱۹۔ باب وجوب الطهارة للصلوٰة)

نماز جنازہ میں تعجیل شرعاً نہایت درجہ مطلوب ہے اس پر چند حدیثیں۔

۸۱۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسرعوا بالجنازۃ۔

جنازہ میں جلدی کرو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۶۔ کتاب الجنائز)

۸۲۔ امام احمد و ترمذی و ابن ماجۃ و حاکم و ابن حبان وغیرھم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث لاتؤخروھن (ھا) الصلوٰۃ اذا اتت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔

تین چیزوں میں دیر نہ کرو، نماز جب اس کا وقت آجائے، اور جنازہ جس وقت حاضر ہو، اور زن بے شوہر جب اس کا کفو ملے۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶ بباب ماجاً فی تعجیل الجنازۃ)

۸۳۔ سنن ابی داؤد میں حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عجلوا فانہ لاینبغی لجیفۃ مسلم ان یحبس بین ظھری (ظھرانی) اھلہ۔

جلدی کرو کہ مسلمان کے مردے کو روکنا نہ چاہئے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۰۔ باب تعجیل الجنازۃ)

۸۴۔ طبرانی بسند حسن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اذا مات احدکم فلاتحبسوہ و اسرعوا بہ الی قبرہ۔

جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلد دفن کو لے جاؤ۔ ولہذا علمائے فرماتے ہیں اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دفن کر دیں (اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے) (کنزالعمال، ص ۱۲۶، ج ۲۰)

جنازے پر تکثیر جماعت بہت محبوب ہے کہ اس میں میت کی اعانت اور عنوسئیات و ترقی درجات کی امید ہے۔

۸۵۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجۃ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن یموت فیصلی علیہ امتہ من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلثۃ صفوف الا غفرلہ۔

جس مسلمان کے جنازہ پر مسلمانوں کا ایک گروہ کہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے

اس کی مغفرت ہو جائے۔(ابوداؤد دوم، ص ۴۵۱۔باب فی الصفوف علی الجنازۃ)

۸۶۔ترمذی کی روایت میں ہے من صلی علیہ ثلثۃ صفوف اوجب۔

جس پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۰، باب کیف الصلوٰۃ علی المیت و الشفاعۃ لہ)

۸۷۔ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علیہ مائۃ من المسلمین غفر لہ۔

جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں بخشا جائے۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز" (ابن ماجہ اول، ص ۱۰۹، باب ماجاء فیمن صلی علیہ جماعۃ من المسلمین)

۸۸۔نسائی ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن میت یصلی علیہ امۃ من الناس الا شفعوا فیہ۔

جس مردے پر مسلمان کا ایک گروہ نماز پڑھے ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ راوی حدیث ابوالملیح نے کہا گروہ چالیس آدمی ہیں۔(نسائی اول، ص ۲۸۲۔فضل من صلی علیہ مائۃ)

۸۹۔طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن رجل یصلی علیہ مائۃ الاغفر اللہ لہ۔

جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز"(کنزالعمال، ص ۱۱۳، ج ۲۰)

جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے اس پر چند حدیثیں

۹۰۔صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شھد الجنازۃ حتی یصلی علیھا فلہ قیراط و من شھدھا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرھما مثل احد۔

جو نماز جنازہ ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اس کے لئے ایک دانگ ثواب ہے۔اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ جیسے بڑے دو پہاڑ ان میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔اسی کے مثل مسلم و ابن ماجہ نے حضرت ثوبان اور امام احمد نے بسند صحیح قیراط نماز کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔(مسلم اول، ص ۳۰۷۔کتاب الجنائز) (بخاری اول، ص ۱۷۷۔باب من انتظر حتی یدفن)

۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتبع جنازۃ حتی یقضیھا دفنھا کتبت لہ ثلثۃ قراریط القیراط منھا اعظم من جبل احد۔

جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اس کے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۹۲۔ بزار کے یہاں حدیث موقوف ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کے لئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔ (کنز العمال، ص ۱۱۸، ج ۲۰)

۹۳۔ ابن ماجہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی من غسل میتا و کفنہ و حنطہ و حملہ و صلی علیہ و لم یفش علیہ ما رأی خرج من خطیئۃ مثل ما ولدتہ امہ۔

جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۰۶، باب ماجآ فی غسل المیت)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالم کامل ہونے کی بشارت عظمیٰ پر ایک حدیث پاک۔

۹۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان العلم معلقا بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس۔

علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ رواہ الامام احمد فی المسند و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ و الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اعنی امام الائمۃ سراج الامۃ کاشف الغمۃ الامام الاعظم ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وہ فارسی آدمی سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۔ النہی الحاجز" (مسند احمد، ص ۷۴ ۵، ج ۲)

تعارف

الهادی الحاجب عن جنازۃ الغائب

(غائب پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

۲۳ ؍ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ کو تین سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا
۱- اولیائے میت نے اگر نماز جنازہ پڑھ لی تو مذہب حنفی میں پھر دوبارہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
۲- جنازۂ غائب پر نماز درست ہے یا نہیں؟
۳- امام اگر شافعی المذہب ہو تو اس کی اقتدا میں یہ دونوں امور یعنی تکرار جنازہ اور جنازۂ غائب پر نماز جائز ہوں گے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے سوال اول کے جواب میں فرمایا کہ
مذہب مہذب حنفی میں جب کہ ولی نماز جنازہ پڑھ چکا یا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی (اگرچہ یونہی کہ دوسرے نے شروع کی اور ولی شریک ہو گیا) تو اب دوسروں کو نماز مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ ان کو جو باقی رہے، ائمہ حنفیہ کا اس پر اجماع ہے جو اس کا خلاف کرے وہ مذہب حنفی کا مخالف ہے، تمام کتب متون و شروح اور فتاوی اس کی تصریحات سے گونج رہی ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی مزید صراحت و وضاحت اور اس کی تائید و توثیق میں گیارہ انواع ارقام کئے، اور ہر نوع نفیس و جلیل مسائل پر مشتمل ہے اور محل خلاف میں قول راجح کی طرف اجمالی اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

اور ساٹھ کتب متون و شروح اور کتب فتاوی کی دو سو سات عبارتیں پیش کی ہیں جن سے یہ جواب آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن و آشکار ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا نے سوال دوم کے جواب میں تحریر کیا۔
مذہب حنفی میں جنازہ غائب پر نماز محض ناجائز ہے، ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع و

اتفاق ہے جس طرح نماز جنازہ کی تکرار ناجائز وغیر مشروع ہے اسی طرح غائب کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں، اس لئے کہ صحت نماز جنازہ کی شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو، طاہر ہو، جنازہ نمازی کے آگے رکھا ہو۔

اس لئے علماء نے فرمایا کہ مطلقاً کسی غائب پر نماز جائز نہیں۔

اور اس مسئلہ کی تائید و تقویت میں بھی ۸۶ کتابوں کی ۲۳۰ عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن سے غائب پر نماز جنازہ کا ممنوع ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

بظاہر جنازہ غائب پر نماز یعنی دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔

۱۔جب اصحمہ بادشاہ حبشہ نجاشی نے حبشہ میں انتقال کیا تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔

یعنی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی، یعنی نجاشی کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سامنے ظاہر کر دیا گیا تھا حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر پڑھی گئی۔

۲۔معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

یہاں بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

۳۔امرائے موتہ کا واقعہ۔

اس روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور معرکہ موتہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا پھر یہ کہ محدثین کے نزدیک اس کی سند صحیح نہیں۔

یا پھر علماء نے یہاں صلاۃ سے درود و دعا مراد لی ہے۔

اور سوال سوم کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔ تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو

ہمارے لئے کیوں کر جائز کر سکتا ہے جائز یا فرض وواجب نمازیں جن میں حنفی اہلسنت کے کسی دوسرے مذہب والے مثلاً شافعی وغیرہ کی اقتدا کرے تو اس میں ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ جو امور ہمارے مذہب میں اصل سے محض ناجائز ہیں، ان میں اس کی پیروی نہ کرے اگرچہ اس کے مذہب میں جائز ہوں، مثلاً صبح کی نماز میں وہ قنوت پڑھے تو یہ نہ پڑھے، نماز جنازہ میں امام پانچویں تکبیر کہے تو یہ نہ کہے۔

جب بعد اقتدا یہ حکم ہے تو اقتداء سے پہلے ناجائز و نامشروع امور میں اقتداء کی اجازت کیوں کر ممکن ہوگی۔

پھر امام احمد رضا نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ حکایت بیان فرمائی کہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم الشان جلیل البرہان امام ہیں کہ امام مستقل مجتہد مطلق سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس امام الائمہ سراج الامۃ کے مزار پر انوار کے پاس نماز صبح پڑھائی تو بسم اللہ آواز سے نہ پڑھی نہ رفع یدین کیا نہ قنوت پڑھی، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ان صاحب قبر کے ادب سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے حیا آئی کہ اس امام جلیل کے سامنے اس کا خلاف کروں۔ اس کے علاوہ اس رسالے میں فراز تحقیق کے بساط مفروش پر جو قلم رانی کی گئی ہے یقیناً وہ مجدد ملت امام احمد رضا ہی کا حصہ ہے۔

اور چھوٹی سائز کے ۱۹ صفحات پر پھیلے ہوئے اس محققانہ رسالے میں ۵ احادیثیں مذکور ہیں۔

احادیث

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

شاہ حبشہ نجاشی کے جنازے پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۹۵۔ جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ الستة عن ابی هریرة و للشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی او الثالث رضی الله عنهما۔ (بخاری ۱/۱۶۷، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه)

۹۶۔ صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابہ جمیعا سے ہے ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیه فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصفوا خلفه فکبر اربعا و هم لا یظنون الا ان جنازته بین یدیه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا اٹھو اس پر نماز پڑھو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں حضور نے چار تکبیریں کہیں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے۔

۹۷۔ صحیح ابو عوانہ میں انھیں سے ہے فصلینا خلفه و نحن لانری الا ان الجنازة قدامنا۔ ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۹ الهادی الحاجب"

۹۸۔ بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی، رواه ابن ابی حاتم فی التفسیر عن ثابت و الدار قطنی فی الافراد و البزار عن حمید معا عن انس وله شاهد فی کبیر الطبرانی عن وحشی وا وسطه عن ابی سعید رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (روایت طبرانی میں ہے کہ اس کا قائل ایک منافق تھا۔ منہ) دوسری

حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔ رواہ الطبرانی عن حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۔ الھادی الحاجب"

معویہ بن معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر نماز پڑھنے کے بارے میں پانچ حدیثیں اور اس کے راوی پر مختصر جرح و تعدیل

۹۹۔ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

اولاً ائمہ حدیث عقیلی و ابن حبان و بیہقی و ابو عمر بن عبدالبر و ابن الجوزی و نووی و ذہبی و ابن الہمام وغیرہم نے اس حدیث کو ضعیف بتایا۔ اسے طبرانی نے معجم اوسط و مسند الشامیین میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بطریق نوح بن عمرو السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد بن زیاد الالھانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قلت و من ھذا الطریق رواہ ابو احمد و الحاکم فی فوائدہ و الخلال فی فوائد سورة الاخلاص و ابن عبدالبر فی الاستیعاب و ابن حبان فی الضعفاء و اشار الیہ ابن مندہ۔ اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا، بلکہ کہا کہ ابن زیاد سے روایت ہے معلوم نہیں راوی کون ہے وبہ اعلہ المحقق فی الفتح اقول لکن سند ابی احمد الحاکم ھکذا اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمیر بدمشق ثنا نوح بن عمر و بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن زیاد عن ابی امامة فذکرہ۔ ذہبی نے کہا کہ حدیث منکر ہے نیز اس کی سند میں نوح ابن عمرو ہے، ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی قال الذھبی فی ترجمة نوح قال ابن حبان یقال انہ سرق ھذا الحدیث اھ اقول لفظ الحافظ فی الاصابة قال ابن حبان فی ترجمة العلاء الثقفی من الضعفاء بعد ان ذکر لہ ھذا الحدیث سرقہ شیخ من اھل الشام فرواہ عن بقیة فذکرہ اھ ولیس فیہ یقال و قد نقل عنہ ھکذا الذھبی العلاء اما قول الحافظ فما ادری عنی نوحا او غیرہ فانہ لم یذکر نوحا فی الضعفاء فاقول ظاھر ان نوحا ھو الشیخ الشامی الذی رواہ عن بقیة و لامشار للشک حتی یثبت شامی آخر یرویہ انہ لاجرم ان جزم الذھبی بانہ عنی بہ نوحا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت طبقات ابن سعد میں دو طریق سے ہے، ایک طریق میں محبوب بن ہلال مزنی

ہے قلت و من ھذا الوجہ اخرجہ الطبرانی و ابن الضریس و سمویہ فی فوائدہ و ابن مندۃ و البیھقی فی الدلائل۔ ذہبی نے کہا یہ شخص مجہول ہے اور اس کی یہ حدیث منکر۔ دوسرے طریق میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔ قلت و من ھذا الطریق اخرجہ ابن ابی الدنیا و من طریقۃ ابن الجوزی فی العلل المتناھیۃ والعقیلی و ابن سخبر فی مسندہ و ابن الاعرابی و ابن عبدالبر و حاجب الطوسی فی فوائدہ۔ امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ امام بخاری و ابن عدی و ابو حاتم نے کہا وہ منکر الحدیث ہے، ابو حاتم و دار قطنی نے کہا متروک الحدیث ہے امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔ ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث بھی اس کی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی ذکرہ فی المیزان، ابو الولید طیالسی نے کہا علاء کذاب تھا، عقیلی نے کہا العلاء بن یزید ثقفی لایتابعہ احد علی ھذا الحدیث الامن ھو مثلہ او دونہ، علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاء ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر ذکر فی العلل المتناھیۃ ابو عمر بن عبدالبر نے کہا اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں۔ قالہ فی الاستیعاب و نقلہ فی الاصابۃ۔ یوہیں ابن حبان نے کہا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں اثرہ فی المیزان۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ حدیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہے کما اختارہ الحافظ فی الفتح یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی پھر اس میں کیا ہے خود اسی میں تصریح ہے کہ جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۷۱ بالھادی الحاجب۔"

۱۰۰۔ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ طبرانی کے یہاں یہ ہیں، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لک الارض فتصلی علیہ قال نعم فضرب بجناحہ علی الارض فرفع لہ سریرہ فصلی علیہ وخلفہ صفان من الملئکۃ کل صف سبعون الف ملک۔

کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں فرمایا ہاں جبریل نے اپنا پر زمین پر مارا جنازہ حضور کے سامنے ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے۔

۱۰۱۔ ابواحمد حاکم کے یہاں یوں ہے وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وجبرئیل والملئکة۔

جبریل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۲۔ حدیث انس بطریق محبوب کے لفظ یہ ہیں جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی علیه۔

پس جبریل نے زمین پر اپنا پر مارا کوئی پیڑ اور ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۰۳۔ بطریق علاء کے لفظ یوں ہیں هل لك ان تصلی علیه فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیه۔

جبریل نے عرض کی حضور ان پر نماز پڑھنی چاہیں تو میں زمین سمیٹ دوں فرمایا ہاں جبریل نے ایسا ہی کیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳ الهادی الحاجب"۔

شہدائے موتہ پر نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث اور اس پر کچھ بحث

۱۰۴۔ واقدی نے مغازی میں عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له ما بینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ الرایة زید بن حارثة فمضی حتی استشهد وصلی علیه ودعا له وقال استغفروا له وقد دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الرایة جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له وقال استغفروا له وقد دخل الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ

رہے تھے اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انھیں اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے فرمایا پھر جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انکو اپنی صلاۃ ودعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

اولاً: یہ دونوں طریق سے مرسل ہیں (اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں) اقول عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے اور یہ عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہیں۔ صغار تابعین سے عمرو بن حزم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرپوتے۔

ثانیاً: خود واقدی کو محدثین کب جانتے ہیں؟ یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا ادعا کیا۔ **اقول وزدت هذا مشايعة للاول و كلاهما الزام فالمرسل نقبله والواقدی نوثقه۔**

ثالثاً: اقول عبداللہ بن ابی بکر سے راوی شیخ واقدی عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہے کمافی المیزان تو مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً: خود اسی روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے، معرکہ حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳، الہادی الحاجب"۔

عالم دین سے لغزش ہو جائے تو ان کے سنبھلنے کا انتظار کرنا چاہئے نہ کہ شوروغوغا

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتقوا زلة العالم وانتظروا فيأته۔** عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ **رواه الحسن بن الحلوانی استاذ مسلم وابن عدی والبيهقی والعسكری فی الامثال عن عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه۔** "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۶، الہادی الحاجب"۔ (کنز العمال ص ۷۷ ج ۱۰)

معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاطاعة لاحد فی معصية الله تعالیٰ** ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں۔ **رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن**

امیر المومنین علی ونحواحمد والحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین وعن عمر بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۶ ،الھادی الحاجب" (مسلم دوم ص ۱۲۵، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ الخ)

شاہ حبشہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں دوحدیثیں

۱۰۷۔ اخرج احمد وابن ماجۃ عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج بھم فقال صلوا علی اخ لکم مات بغیر ارضکم قالوا من ھو قال النجاشی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو آبادی سے باہر لے جاکر فرمایا کہ اپنے بھائی کی نماز جناز پڑھو جس کا انتقال دوسرے ملک میں ہوا ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون ہے فرمایا کہ شاہ حبشہ نجاشی ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النجاشی)

۱۰۸۔ فی مسند ابی داؤد الطیالسی قال حدثنا المثنیٰ بن سعید عن قتادۃ عن ابی طفیل عن حذیفۃ بن اسید ان النبی صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم اتاہ موت النجاشی فقال ان اخاکم مات بغیر ارضکم فقوموا فصلوا علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نجاشی کے مرنے کی خبر آئی تو فرمایا کہ تمہارا بھائی دوسرے ملک میں مرگیا ہے کھڑے ہو کر اس پر نماز پڑھو۔ (مولف) (جنازہ غائب پر نماز جائز نہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی ومعویہ اور امرائے موتہ پر پڑھی تو یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور یہ کہ ان کا جنازہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا پردے اٹھادیئے گئے تھے۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۰، الھادی الحاجب" (کنزالعمال ص ۷۱ ج ۲۰)

صلاۃ کے ساتھ جب علی فلان مذکور ہو تو اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی ہے بلکہ رحمت مراد ہوتی ہے

۱۰۹۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم صل علی آل ابی اوفی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابی اوفی کے آل پر رحمت نازل فرما۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۵ الھادی الحاجب" (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب قول اللہ تعالیٰ وصل علیھم الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جنازے میں تین صفیں ہونا بہتر ہے

۱۱۰۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام اجل عطاء بن ابی رباح تابعی جلیل تمیذ ام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وابو ہریرہ وابو سعید خدری وعبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (صلی) علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثۃ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی صرف سات آدمی تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۸"

جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے

۱۱۱۔ امام ابو عمر بن عبدالبر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المرأۃ وحدھا صف۔

اکیلی عورت ایک صف ہے

۱۱۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے المرأۃ وحدھا تکون صفا۔

تنہا عورت ایک صف ہوتی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۸۰ "(بخاری اول ص ۱۰۰ باب المرأۃ وحدھا تکون صفا)

بعض گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور بعض معاف نہیں فرمائے گا

۱۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیأ و دیوان لا یعبأ اللہ منہ شیأ و دیوان لایترک اللہ منہ شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر اللہ منہ شیأ فالاشراک باللہ و اما الدیوان الذی لایعبأ اللہ منہ شیأ فظلم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شأ و یتجاوز و اما

الدیوان الذی لایترک اللہ منہ شیأ فمظالم العباد بینھم القصاص لا محالۃ۔

دفتر تین ہیں۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گااور دوسرے کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اور تیسرے میں سے اللہ کچھ نہ چھوڑے گا،وہ دفتر جس میں اللہ کچھ معاف نہ فرمائے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا یا نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کر دے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ان کا بدلہ ضرور ہونا۔ رواہ الامام احمد و الحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔(کنز العمال، ص ۷ ۱۳ ج ۴) (مسند احمد، ص ۲۴۲ ج ۷)

تارک نماز مستحق عذاب ہے حدیث میں ہے

۱۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جأبھن فلم یضیع منھن شیأ استخفافا بحقھن کان لہ عنداللہ عھد ان یدخل فی الجنۃ (یدخلہ الجنۃ) و من لم یأت بھن فلیس لہ عنداللہ عھد ان شأ عذبہ و ان شاء ادخلہ الجنۃ. رواہ الائمۃ مالک و احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم و البیھقی بسند صحیح عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو انہیں بجالائے اور ان کے حق کو ہلکا جان کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور جو انہیں بجانہ لائے اللہ کے پاس عہد نہیں چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۷ ۸"۔(نسائی اول، ص ۸۰، باب المحافظۃ علی الصلوات الخمس)

اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم ہے اس کے بعد دوسری پھر تیسری

۱۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر ۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن حبان و ابن خزیمۃ و الضیاء فی المختارۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ پہلے اگلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے اسے پوری کرو پھر جو کمی ہو تو سب سے پچھلی صف میں ہو۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۸۰"۔(ابوداؤد اول، ص تسویۃ الصفوف)

امام کے سوا دو آدمی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں

۱۱۶۔ مؤطا امام مالک و مصنف عبدالرزاق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صففت انا و الیتیم من ورائہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تو میں اور یتیم نے حضور کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۵۴، جامع سبحۃ الضحیٰ)

امام کے ساتھ اگر ایک آدمی ہو تو وہ اس کے داہنی جانب کھڑا ہو

۱۱۷۔ مؤطا امام محمد میں عبداللہ بن عتبہ سے ہے قال دخلت علی عمر بن الخطاب بالھاجرۃ فوجدتہ یسبح فقمت ورائہ فقربنی فجعلنی بحذائہ عن یمینہ فلما جاء یرفأ تاخرت فصففنا ورائہ۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ظہر کے وقت آیا تھا تو میں نے ان کو نماز نفل میں مشغول پایا پھر میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے قریب کر کے اپنے داہنی جانب کر دیا پھر جب (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربان) یرفا آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۸۱"۔ (مؤطا امام محمد، ص ۱۲۴، باب الرجلان یصلیان جماعۃ)

تعارف

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

(دعائے جنازہ کا بیان)

اس رسالہ میں جنازہ کی جو دعائیں احادیث کریمہ مثلاً مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ ومسند احمد بن حنبل وابن حبان وحاکم وابونعیم وابویعلی وبیہقی وابوبکر بن ابی شیبہ وسنن سعید بن منصور وبغوی وابن مندہ اور دیلمی، میں وارد ہیں وہ مع ترجمہ اس میں جمع کردی گئی ہیں اور قبر پر تلقین کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

اس میں کل حدیثیں اور دعائیں ۱۴ ہیں ان میں سے تیرہ تو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ و السلام سے ہیں اور ایک دعاء کا اضافہ حضرت مصنف کی طرف سے ہوا ہے۔

احادیث وادعیہ

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

نماز جنازہ کی تیرہ دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں ان دعاؤں میں ضمیر مذکر کی جگہ ضمیر مونث لگا کر عورت کے لئے بھی پڑھیں

ادعیہ جنازہ بعد تکبیر سوم

۱۱۸۔ (۱) اللّٰھم اغفرلحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہٗ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہٗ و لا تفتنا بعدہٗ. رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ھریرۃ و احمد و ابویعلی و البیھقی و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(ابوداؤد،۲/ ۳۵۶،باب الدعاء للمیت)

۱۱۹۔ (۲) اللھم اغفر لہٗ و ارحمہٗ و عافہٗ واعفُ عنہ و اکرم نزلہٗ و وسع مدخلہٗ و اغسلہٗ بالماء و الثلج والبرد و نقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و ابدلہ داراً خیرا من دارہٖ و اھلاً خیراً من اھلہٖ و زوجاً خیراً من زوجہٖ و ادخلہ الجنۃ و اعذہٗ من عذاب القبر و من فتنۃ القبر و عذاب النار۔ رواہ مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃو ابوبکر بن شیبۃ عن اوس بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم،۱/ ۳۱۱۔ کتاب الجنائز)

۱۲۰۔ (۳)اللھم عبدک و ابن امتک یشھد ان لاالہ الا انت وحدک لاشریک لک و یشھد ان محمداً عبدک و رسولک اصبح فقیرا الی رحمتک و اصبحت غنیا عن عذابہ تخلیٰ من الدنیا و اھلھا ان کان زاکیا فزکہ. و ان کان مخطئا فاغفر لہ اللھم لاتحرمنا اجرہ و لا تضلنا بعدہ۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۱۔ (۴) اللھم ھذا عبدک ابن عبد بن امتک ماض فیہ حکمک خلقتہ و لم یک شیأ مذکورا نزل بک و انت خیر منزول بہ. اللھم لقنہ حجتہ و الحقہ نبیہٖ محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ثبتہ بالقول الثابت فانہ افتقر الیک و استغنیت عنہ کان یشھد ان لا الہ الا اللہ فاغفر لہ ارحمہ و لا تحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ اللھم ان کان زاکیا فزکہ و ان کان خاطئاً فاغفر لہ۔ رواہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔

۱۲۲۔(۵) اللھم عبدک و ابن امتک احتاج الی رحمتک و انت غنی عن عذابہ ان کا محسنا فزد فی احسانہ و ان کا مسیئا فتجاوز عنہ۔ رواہ الحاکم عن یزید بن رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۳۔ (۶)اللھم عبدک و ابن عبدک کان یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انت اعلم بہ منا ان کان محسنا فزد فی احسانہ و ان کان مسیئا فاغفر لہ و لاتحرمنا اجرہ و لاتفتنا بعدہ۔ رواہ ابویعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قولہ الحقنا بما قبلہ من المرفوعات المناسبۃ۔ کلھا منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۴۔ (۷) اصبح عبدک ھذا قد تخلی عن الدنیا و ترکھا لاھلھا و افتقر الیک و استغنیت عنہ و قد کان یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اللھم اغفر لہ و تجاوز عنہ و الحقہ بنبیہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۵۔ (۸) اللھم انت ربھا و انت خلقتھا و انت ھدیتھا للاسلام و انت قبضت روحھا و انت اعلم بسرھا و علانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلھا۔رواہ ابوداؤد و النسائی و البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابوداؤد۲/۴۵۶ باب الدعاء للمیت)

۱۲۵۔ (۹) اللھم اغفر لاخواننا و اخواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللھم (ھذا عبدک) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخیراً و انت اعلم بہ منا فاغفر لنا ولہ.رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمھم الصلاۃ علی المیت اللھم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم۔

۱۲۶۔ (۱۰) اللھم ان فلان ابن فلان فی ذمتک و حبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر و عذاب النار و انت اھل الوفاء و الحمد اللھم فاغفر لہ و ارحمہ انک انت الغفور

الرحیم.رواہ ابوداؤد و ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ (ابوداؤد ۲/۷۴۵باب الدعاء للمیت)

۱۲۷۔(۱۱)اللھم اجرھامن الشیطن و عذاب القبر اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا و لقھا منك رضوانا۔رواہ ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

۱۲۸۔ (۱۲) اللھم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللھم اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وصغیرنا و کبیرنا و شاھدنا و غائبنا اللھم لاتحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ۔رواہ البغوی و ابن مندة و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ و رواہ البغوی عن ابراھیم الاشھلی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۹۔ (۱۴) اللھم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشھد انك انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد، اللھم انی اسئلك و اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم ان الکریم اذا امر بالسؤال لم یردہ ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیہ و ارحمہ فی وحدتہ و ارحمہ فی وحشتہ و ارحمہ فی غربتہ و ارحمہ فی کربتہ و اعظم لہ اجرہ و نورلہ قبرہ و بیض لہ وجھہ و برد لہ مضجعہ و عطر لہ منزلہ و اکرم لہ نزلہٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و الہ و صحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العٰلمین۔"فتاویٰ رضویہ،ج ۴،ص ۸۹۔۹۰۔۹۱۔۹۲۔ المنة الممتازہ"

ترجمہ ادعیہ منقولہ

(۱)الٰہی بخش دے ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو۔الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اوسے زندہ رکھ اسلام پر اور جسے موت دے ہم میں سے اوسے موت دے ایمان پر۔الٰہی ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ کر اور ہمیں اوس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

(۲)الٰہی اس میت کو بخش دے اور اوس پر رحم فرما اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر

اوراسے عزت کی مہمانی دے اوراس کی قبر وسیع کر اوراسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سپید کپڑا میل سے اور اسے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے اور اسے داخل فرما بہشت میں اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الٰہی یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تو۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا وار تھا تو اسے بخش دے الٰہی ہمیں محروم نہ کر اس کے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الٰہی یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے نافذ اس میں حکم تیرا تو نے اسے پیدا کیا اوس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا ہو۔ یہ تیرے یہاں اوترا ہے اور تو بہتر ہے اون سب سے جن کے یہاں کوئی غریب الوطن اوترے الٰہی اسے اس کی حجت سکھادے اور اوسے اس کے لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے بس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

(۵) الٰہی تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اوسے عذاب کرنے سے غنی ہے۔ اگر نیک تھا تو اوسکی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اس سے درگزر فرما۔

(۶) الٰہی تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تو اوسکے حال کا زیادہ جاننے والا ہے ہم سے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اوسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور اوسے چھوڑ دیا اوسکے لوگوں کے لئے اور تیرا محتاج ہوا اور تو اوس سے غنی ہے اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد تیرے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی اسے بخش دے

اور اس سے در گزر فرما اور اسے ملا دے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الٰہی تو اس جنازے کا پروردگار ہے اور تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے اس کی جان قبض کی اور تو خوب جانتا ہے اس کا چھپا اور ظاہر حال ہم حاضر ہوئے ہیں شفاعت کرنے تو اسے بخش دے۔

(۹) الٰہی بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو اور اصلاح کر دے ہمارے آپس میں اور ملاپ کر دے ہمارے دلوں میں الٰہی یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے۔ تو ہمیں اور اسے سب کو بخش دے۔

(۱۰) الٰہی بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوال نکیرین اور عذاب دوزخ سے۔ کہ تو وعدہ پورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الٰہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۱) الٰہی اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے الٰہی دور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے اور آسمان پر لے جا اس کی روح کو اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الٰہی بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الٰہی بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ اور مردہ اور مرد و زن اور خورد و کلاں اور حاضر و غائب کو۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اوس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں نہ ڈال اوس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے زندہ اے پائندہ۔ اے نیا بنانے والے آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی و عزت بخشنے والے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اوسکے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا نہ کوئی اوسکے جوڑ کا۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اوس سوال کو کبھی رد نہیں کرتا۔ اور بیشک تو نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی اور تو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے۔ تو ہماری شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرما۔ اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں اور اوس پر رحم کر اوسکی تکلیف میں اور اوسے بڑا ثواب دے اور اوس کی قبر

نورانی کر اور اوسکا چہرہ پر نور کر اور اوسکی خواب گاہ ٹھنڈی کر اور اوسکی جگہ معطر کر اور اوسے عزت والی مہمانی دے اے سب میزبانوں سے بہتر اے سب بخشنے والوں سے بہتر اے سب مہربانوں سے بہتر۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ درود اور سلام و برکات اوتار سب شفیعوں کے سردار محمد اور اون کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام نہ معلوم ہو اوس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ هذا عبدك يا هذه امتك پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں اوسکی جگہ عبدك هذا یا عورت ہو تو امتك هذا کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور اگر معاذ اللہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لانعلم الا خیرا کی جگہ قد علمنا منه خيرا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے واللہ غفور رحیم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں اور دعا میں تکرار و مفید و مستحسن ہے جسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں وقت جانے تو دعائے اول و دوم و سوم اور چہارم بالقول الثابت تک اور ہشتم سے دوازدہم تک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہی کافی ووافی ہے۔ یہ نصف سے بھی کم رہ گیا اور چاہے تو چہاردہم بھی ملالے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا۔ اور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ امام جتنی دیر میں یہ دعائیں پڑھے۔ مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان ادعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین آہستہ کہتے رہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج: ۴، ص: ۹۳، ۹۴، المنۃ الممتاز"

طریقہ تلقین قبر

۱۳۰۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اوسکی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں ایک شخص اوسکی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانۃ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائیگا پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں اوسکے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدهٗ و رسولهٗ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انك رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نبيا و بالقرآن اماما۔

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی یارسول اللہ اگر اوسکی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا تو حوا کی طرف نسبت کرے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و الضیأ فی الاحکام و ابن شاہین فی ذکر الموت و آخرون

۱۳۱۔ راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب و حکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں۔ فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اوسکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا الہ الا اللہ تین بار پھر کہا جائے قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ عنہم سعید بن منصور فی سننہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس قدر اور زائد کرتا ہے واعلم ان ھذین اللذین اتیاک اویاتیانك انما ھو عبدان لله لایضران و لاینفعان الا باذن الله فلاتخف و لاتحزن واشھد ان ربك الله و دینك الاسلام و نبیك محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثبتنا الله و ایاك بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ انه ھو الغفور الرحیم۔

کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے نہ نفع دیں نہ نقصان پہونچائیں گے مگر خدا کے حکم سے تو نہ ڈر اور نہ غم کر اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رکھے ہمیں اللہ اور تجھ کو ٹھیک بات پر دنیا کی زندگی اور آخرت میں بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۵۔ المنۃ الممتازۃ"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

موت کے وقت اللہ سے ملنے کو جو محبوب رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے گا اور جو مکروہ رکھے گا اسے وہ بھی مکروہ رکھے گا۔

۱۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاء ہ و من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاء ہ۔**

جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ رکھے گا اللہ اس کا ملنا مکروہ رکھے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے کہ موت کو مکروہ نہ رکھے فرمایا یہ مراد نہیں بلکہ جس وقت دم سینہ پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے، اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو دوست رکھے گا اور ناپسند تو ناپسند۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۹"۔ (مسلم دوم، ص ۳۴۳۔ باب من احب لقاء اللہ الخ)

زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے حدیث میں ہے۔

۱۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان المیت یتأذی مما یتأذی منہ الحی۔**

جس چیز سے زندہ کو ایذا پہنچتی ہے اس سے مردہ کو بھی ایذا ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳"

مردوں کو صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت انہیں شامل ہوتی ہے۔

۱۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین۔**

اپنے اموات کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ (کنزالعمال، ص ۱۲۴، ج ۲۰)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ھم القوم لایشقی بھم جلیسھم۔**

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳" (مسلم دوم، ص ۳۴۴، باب فضل مجالس الذکر)

قبر پر چلنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان امشی علی جمرة او سیف احب الی من ان امشی علی قبر۔

مجھے آگ یا تلوار پر چلنا قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ رواہ ابن ماجة عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۹"۔ (ابن ماجہ، ۱۱۳۰ باب ماجأ فی النھی عن المشی علی القبور الخ)

موت فنائے روح نہیں، بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہو جانا ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے

۱۳۷۔ حدیث میں ہے۔ انما خلقتم للابد۔

تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے۔

ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۱۳۸۔ حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

روح اور جسم کی مثال

۱۳۹۔ حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے۔ ایک لنجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے۔ پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لنجھے نے اس سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے، دونوں ہی مستحق ہیں۔ اندھا اسے نہ لے جاتا تو وہ نہ جا سکتا اور لنجھا اسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا، وہ لنجھا روح ہے کہ اوراک رکھتی ہے اور افعال جوارح نہیں کر سکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور اوراک نہیں رکھتا۔ دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۲۵"

مردے کو تکلیف دینا یا قبر پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا اور قبر سے ٹیک لگانا سب منع ہے اس پر تین حدیثیں۔

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا،

و فی لفظ المیت یوذیه فی قبره مایوذیه فی بیته۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اس کو تکلیف دینی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مردے کو قبر میں ایذا دینی ایسی ہے جیسے اس کے گھر میں ایذا دینی۔ (مولف) (مسند احمد، ۷ / ۸۷)

۱۴۱۔ وقال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه اذی المومن فی موته کاذا فی حیاته۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن کو موت کے وقت یا بعد موت ایذا دینی زندگی میں ایذا دینے کی طرح ہے۔ (مولف)

۱۴۲۔ و عن عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال رأنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی (هذا) القبر لا توذی صاحب القبر۔

اور عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھا دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے اتر صاحب قبر کو ایذا نہ دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۰"۔ (الترغیب و الترهیب ۴/ ۳۷۴ الترهیب من الجلوس علی القبر)

علماء و مشائخ کی قبروں پر قبہ و گنبد بنانا جائز ہے لیکن عامہ ناس کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

۱۴۳۔ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه نهی عن التخصیص و التقصیص و عن البنأ فوق القبر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر پختہ اور چھپر کی عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۱"

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے۔

۱۴۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه لعن الله الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مسجدا قالت و لولا ذلك لابرزوا قبره۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال مبارک کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنا لیا حضرت عائشہ نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۷،

باب مایکرہ من اتخاذ المسجد الخ)

ولدالزنا کے بارے میں دو حدیثیں

۱۴۵۔ حدیث میں ہے۔ لایدخل الجنۃ ولد زانیۃ

ولدالزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

۱۴۶۔ حدیث میں ہے لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا ومن فیه عرق منه.

ولدالزنا لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فھو لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زانیۃ و اما امراء حملت به امه فی غیر طھر۔ رواہ الدیلمی و رواہ البیھقی من حدیث زید بن جبیر عن داؤد بن الحسین عن ابی رافع عن ابیه عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و لفظه اما منافق و اما مزنیۃ و اما لغیر طھور۔

جو شخص میری اولاد وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۲۳"۔ (کنزالعمال، ص ۸۹، ج ۱۳)

تعارف

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن
(کفن پر عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا ثبوت)

۹ رجب ۱۳۰۸ھ میں سوال ہوا کہ کفن پر آیات واحادیث اور عہد نامہ لکھ کر اسے میت کو پہنانا اور قبر میں شجرہ رکھنا کیسا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں اس رسالے میں سب سے پہلے حقیقت مسئلہ کی صراحت ووضاحت کے لئے اسے چار مقامات پر تقسیم کیا ہے۔

مقام اول: فقہ حنفی سے کفن پر لکھنے کا جزئیہ اور اس کے مؤید احادیث وروایات۔

مقام دوم: احادیث سے اس کا ثبوت کہ معظمات دینیہ میں کفن دیا گیا یا بدن پر رکھی گئیں اور اسے تعظیم کے خلاف نہ جانا گیا۔

مقام سوم: بعض متاخرین شافعیہ نے جو کفن پر لکھنے میں بے تعظیمی خیال کی اس کا جواب

مقام چہارم: قبر میں شجرہ رکھنے کا بیان۔

ان تقسیمات پر مفصل گفتگو کے بعد امام احمد رضا نے اس مسئلے کا اصل جواب اس طرح تحریر فرمایا کہ ہمارے علمائے کرام نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامے لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور شجرہ رکھنا بھی میت کے سکون واطمینان اور اعانت جواب کا باعث ہے لہذا قبر میں شجرہ رکھنے میں کوئی ممانعت وقباحت نہیں ہے البتہ اسے سرہانے یا جانب قبلہ طاق میں رکھے، یہی بزرگان دین کا معمول اور یہی مناسب وبجا ہے۔

اور مزید اس مسئلہ کی توضیح وتشریح کے لئے اس رسالے میں ۱۴ کتب فقہ سے اقوال ائمہ اور ۹ احادیث مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

میت کی پیشانی اور کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز و درست ہے حدیث میں ہے

۱۴۸۔ امام ترمذی حکیم الٰہی سیدی محمد بن علی معاصر امام بخاری نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من کتب ھذا الدعاء وجعله بین صدر المیت وکفنه فی رقعة لم ینله عذاب القبر ولایری منکرا ونکیرا۔ وھو ھذا.

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے لاالٰه الا الله والله اکبر لا اله الا الله وحده لاشریك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۲ الحرف الحسن"۔

عہد نامہ کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۴۹۔ ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم فاطر السمٰوات والارض عالم الغیب والشھادة الرحمن الرحیم انی اعھد الیك فی ھذه الحیوة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لاشریك لك وان محمدا عبدك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعدنی من الخیر وانی لاعلق الابرحمتك فاجعل رحمتك لی عھدا عندك تودیه الی یوم القیمة انك لاتخلف المیعاد.

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کر کے فرمایا وعن طاؤس انه امر بھذه الکلمات فکتبت فی کفنه۔ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔ (ترمذی دوم ص ۱۹۳، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید باب منه)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا اور کفن زیب تن کیا فرمایا

۱۵۰۔ مصنف عبدالرزاق اور ان کے طریق سے معجم طبرانی اور ان کے طریق سے حلیہ ابو نعیم میں ہے اخبرنا معمر عن عبدالله بن محمد بن عقیل ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا فوضع لها غسلا فاغتسلت وتطهرت ودعت بثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذاهی قبضت وان تدرج کما هی فی اکفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم کثیر بن عباس وکتب وفی اطراف اکفانه یشهد کثیر بن عباس ان لا اله الا الله.

حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرما دی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا کہاہاں کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ لا الہ الا اللہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ صالحرف الحسن"

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو کفن کے لئے اپنی ردائے اقدس عطا فرمائی

۱۵۱۔ صحیح بخاری میں ہے باب من استعد الکفن فی زمن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم ینکر علیه، حدثنا عبدالله بن مسلمة فذکر باسناده عن سهل رضی الله تعالیٰ عنه ان امرأة جاء ت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببردة منسوجة فیها حاشیتها اتدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بیدی فجئت لاکسوکها فاخذها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها فخرج الینا وانها ازاره فحسنها فلان فقال اکسینها ماحسنها قال القوم ماحسنت لبسها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها ثم سألته وعلمت انه لایرد قال انی والله ما سألته لالبسها انما سألته لتکون کفنی قال سهل فکانت کفنه.

(خلاصہ یہ ہے کہ) بعض اجلہ صحابہ نے کہ غالباً سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف یا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تہبند اقدس (جو کہ

ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بن کر نذر کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی) مانگا حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الاکرما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے پھر آپ نے کیوں مانگ لیا انھوں نے کہا واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاؤں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔" فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۱۲۹ الحرف الحسن" (بخاری اول ص۱۷۰، باب مذکور)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں میں کفن دینے کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۵۲۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتین ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیا من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذناه فالقی حقوه فقال اشعرنها ایاه

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جب ہم ان کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم۔منہ) کو غسل دے رہے تھے فرمایا اگر بہتر سمجھو تو اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگاؤ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلاؤ (ام عطیہ نے کہا) جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے حضور کو بلایا تو حضور نے اپنے تہبند کو ہم پر ڈالکر فرمایا کہ اس سے ان کے بال باندھ دو۔ (مولف) علماء فرماتے ہیں یہ حدیث مریدوں کو پیروں کے لباس میں کفن دینے کی اصل ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے قمیص اطہر میں کفن دیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصححه وابونعیم فی الحلیة عن انس وابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن جابر وابن عساکر عن علی والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وغیرهم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم

(بخاری اول ص۱۶۷، باب ما یستحب ان یغسل وترا)

۱۵۳۔ ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ اور دیلمی مسند الفردوس میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی قال لما ماتت فاطمة ام علی رضی الله تعالیٰ عنها خلع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه والبسها ایاه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم یا رسول الله رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد قال انی البستها قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة فاضطجعت معها فی قبرها لاخفف عنها من ضغطة القبر انها کانت احسن خلق الله صنیعا الی بعد ابی طالب۔

جب حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قمیص مبارک اتار کر ان کو پہنوایا اور ان کی قبر میں تھوڑی دیر حضور لیٹے جب مٹی برابر کر دی گئی تو بعض صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے لباس پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تا کہ فشار قبر خفیف ہو جائے کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر زیادہ حسن خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۰، الحرف الحسن"

۱۵۴۔ صحیحین وغیرہما میں صحاح و سنن میں ہے عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبدالله بن ابی لما توفی جاء ابنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه الحدیث۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق جب مرا تو اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا پیراہن مقدس دید یجئے کہ اسی میں کفن دوں گا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص عطا کر دیا۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۵۔ بخاری وغیرہ میں ہے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبدالله بن ابی بعد ما دفن فاخرجه فنفث من ریقه والبسه قمیصه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے دفن کے بعد تشریف لائے تو اس کو نکلوایا پھر لعاب دہن ڈالا اور قمیص مبارک پہنا دیا (مولف) (یہ بدلہ اس کا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

گرفتار آئے برہنہ تھے، بوجہ طول قامت کسی کا کرتا ٹھیک نہ آتا اس مردک نے انھیں اپنا قمیص دیا تھا حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہلبیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے، لہذا اپنے دو قمیص مبارک اس کے کفن میں عطا فرمائے، نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے خود اپنے قمیص مبارک میں کفن دیں، پھر اس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی، اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ منہ)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱ لحرف الحسن" (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۶۔ ابو عمر یوسف بن عبدالبر کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخرج لحاجته فتبعته بادواة فکسانی احد ثوبیه الذی یلی جسده فخبأته لهذا الیوم واخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اظفاره وشعره ذات یوم فاخذته فخبأته لهذا الیوم فاذا انامت فاجعل ذلك القمیص دون کفنی فما یلی جسدی وخذ ذلك الشعر والاظفار فاجعله فی فمی وعلی عینی ومواضع السجود منی.

یعنی میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ حاجت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے انعام فرمایا وہ کرتا میں نے آج کے لئے چھپار کھا تھا اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھار کھے جب میں مر جاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، وموئے مبارک وناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا (الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۹۹ ج ۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن دینے کی ترغیب پر تین حدیثیں

۱۵۷۔ حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبدالرحمن رواسی روایت کی قال حدثنا

الحسن بن صالح عن هارون بن سعيد عن ابی وائل قال کان عند علی رضی الله تعالیٰ عنه مسک فاوصی ان یحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، سکت علیه الحاکم ورواه ابن ابی شیبة فی مصنفه قال حدثنا حمید بن عبدالرحمن به ورواه البیهقی فی سننه۔

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس مشک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱، نحرف الحسن"

۱۵۸۔ ابن السکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ عن ابیہ روایت کی قال قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه، ذکره فی الاصابة۔

یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دو میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کیے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

۱۵۹۔ بیہقی وابن عساکر امام محمد بن سیرین سے راوی عن انس بن مالك انه کان عنده عصیة لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات فدفنت معه بین جنبیه وبین قمیصه.

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۲، الحرف الحسن"

آسانی ولادت کی دعاؤں پر مشتمل دو حدیثیں

۱۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دردزہ کے لئے فرمایا تکتب لها شئی من القران وتسقیٰ

قرآن مجید میں سے کچھ لکھ کر عورت کو پلائیں

۱۶۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا عسرت علی المرأۃ ولادتھا اخذ اناء نظیفا و کتب علیہ قولہ تعالیٰ کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الاساعۃ من نھار بلغ فھل یھلک الاالقوم الفسقون کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ اوضحٰھا لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منہ المرأۃ ینضح علی بطنھا وفرجھا.

جس عورت کو جننے میں دشواری ہو پاکیزہ برتن پر آیتیں لکھ کر دھو کر اسے پلائیں اور اس کے پیٹ اور فرج پر چھڑکیں۔ حاشیہ۔ (کنز العمال ص ۳۴ ج ۱۰)

آب زمزم کوکھ بھر کر پینا ایمان خالص کی علامت ہے

۱۶۲۔ تاریخ بخاری و سنن ابن ماجہ و صحیح مستدرک میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انھم لایتضلعون من زمزم.

ہم میں اور منافقوں میں فرق کی نشانی یہ ہے کہ وہ کوکھ بھر کر آب زمزم نہیں پیتے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۳ الحرف الحسن" (ابن ماجہ ۲ / ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

مخلص موذن مقام میں مثل شہید ہے

۱۶۳۔ اخرجہ الطبرانی عن عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال المؤذنون المحتسب کالشھید المتشحط فی دمہ واذا مات لم یدور فی قبرہ.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثواب سمجھ کر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لتھڑا ہو اور جب وہ مر جاتا ہے تو اپنی قبر میں نہیں گھومتا۔ (بلکہ جنت میں جہاں چاہتا ہے جاتا ہے) (مولف) (الترغیب والترھیب ۱/ ۱۸۱، الترغیب فی الاذان)

۱۶۴۔ حدیث المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیٰمۃ ولا یدورون فی قبورھم. رواہ عبدالرزاق

مؤذنین قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اپنی قبروں میں نہیں گھومیں گے یعنی ان کو ہر جگہ جانیکی آزادی ہوگی۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۴۵، ج ۱۲)

عامل بالقرآن کا جسم مٹی نہیں کھاتی ہے حدیث میں ہے

۱۶۵۔ ابن مندۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال قال رسول

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحی الله الی الارض ان لاتاکلی لحمه فتقول الارض ای رب کیف آکل لحمه وکلامك فی جوفه . قال ابن مندة وفی الباب ابوهریرة وابن مسعود وزاد فیه الشیخ قید العامل به.

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حامل قرآن مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ زمین سے فرماتا ہے کہ تو اس کے گوشت کو نہ کھا تا زمین کہتی ہے اے رب میرے میں کیسے اس کا گوشت کھاؤں جب کہ اس کے اندر تیرا کلام موجود ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۵، الحرف الحسن"۔(کنزالعمال ص ۹۳ ج ۱)

حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر مشتمل ایک حدیث پاک فضیلت کلمہ طیبہ میں

۱۶۶۔ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں۔ جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا حافظان حدیث امام ابوزراعہ رازی وامام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبان علم وحدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہورہے مذکورہ دونوں اماموں نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا حدثنی ابی موسیٰ الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال حدثنی جبریل قال سمعت رب العزت یقول لااله الا الله حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی.

یعنی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم سے وہ امام جعفر صادق سے وہ امام محمد باقر سے وہ امام زین العابدین سے وہ امام حسین سے وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث

بیان کی کہ ان سے جبریل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا ہے کہ لاالہ الااللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔ یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے بیس ہزار سے زائد تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳۱ الحرف الحسن"

تعارف

جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت

(میت کے گھر دعوت کی ممانعت کا بیان)

۱۳۱۰ھ کو استفتاء آیا کہ میت کے یہاں اس کے خویش واقارب کی عورتیں جمع ہوتی ہیں بعض تیسرے دن تک اور بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت میں عورتوں کے کھانے وغیرہ کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جس انداز سے اس کا جواب تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک دردمند دل تھا اور وہ ملت اسلامیہ کے درد سے بھرا ہوا تھا، اور وہ پورے اسلامی معاشرہ کو بدعت منکرہ اور ادنی سی خلاف شرع بات سے بھی پاک دیکھنا چاہتے تھے، خود فرماتے ہیں کہ

اے مسلمان یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں اور سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

یعنی میت کے گھر عورتوں کا اس طرح جمع ہونا اور دعوتیں اڑانا ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ ہاں پہلے ہی روز عزیزوں وہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور باصرار انہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا صرف اہل میت ہی کے قابل ہونا سنت ہے اس میلے اور دعوت والوں کے لئے ہرگز بھیجنے کا حکم نہیں۔

چونکہ عورتیں جمع ہو کر افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ یہ سب نیاحت میں داخل ہے اور نیاحت ونوحہ بحکم حدیث حرام وناجائز ہے۔

لہذا ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔

اور امام احمد رضا نے سولہ کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی وسرور میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اگر غمی میں دعوت وضیافت کا اہتمام وانتظام کیا جائے تو یہ بدعت شنیعہ ہے۔ اور اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام الموت

نوحہ کرنا اور میت کے گھر کھانا پکنا یا پکانا منع ہے

۱۶۷۔امام احمد نے اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنعھم الطعام من النیاحۃ۔

ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۸ ا جلی الصوت" (ابن ماجہ اول ص ۱۱۷، باب ماجاء فی النھی عن الاجتماع الخ)

تعارف

بریق المنار بشموع المزار
(مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت)

۸/ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ میں ایک سوال پیش ہوا کہ مزارات اولیاء اللہ پر روشنی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ مزارات اولیاء پر روشنی کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں تعبد منظور ہوتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے متعدد دلائل قاہرہ اور ۱۳ حدیثوں سے جو جواب مع کیا ہے وہ بڑے سائز کے ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

مقابر میں شمعیں روشن کرنا جب کسی فائدہ کے لئے ہو ہرگز منع نہیں ہے۔

پھر فائدہ کی متعدد مثالیں تحریر فرمائیں۔

۱۔ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

۲۔ مقابر بر سر راہ ہوں، روشنی کرنے سے راہگیروں کو نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے، فاتحہ پڑھیں گے، دعا کریں گے، ثواب پہنچائیں گے، گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زائد ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

۳۔ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب یا افادہ یا استفادہ کے لئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

یہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کو بھی بروجہ اولیٰ شامل ہیں کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مسجدیں ہوتی ہیں اور اکثر مقامات پر گزرگاہ بھی ہے اور حاضرین و زائرین خواہ مجاورین سے تو نادراً خالی نہیں ہوتے ہیں اور اگر یہ باتیں نہ بھی ہوں پھر بھی اہل اللہ کی ارواح طیبہ کی تعظیم و تکریم کے لئے روشنی کرنا جائز و مباح ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ روشنی دلیل اعتناء ہے، اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و موجب رضائے رحمٰن ہے۔

☆ اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلاو مذہب کرنا ہے کہ اگرچہ زمانہ سلف میں نہ تھا مگر اب جائز و مستحب ہے کہ دلیل تعظیم وادب ہے۔

☆ یونہی مساجد کی آرائش، ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدر اول، میں نہ تھے مگر اب ظاہری تزک واحتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے لہذا ائمہ نے حکم جواز دیا ہے۔

☆ یونہی مسجدوں کے لئے کنگورے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں اگرچہ صدر اول میں نہ تھے مگر اب مسلمانوں میں بلا نکیر رائج ہے۔

انہیں ظاہری تزک واحتشام کے پیش نظر مزارات اولیاء پر قبہ بنانے، چادر ڈالنے، پھول وغیرہ ڈالنے اور روشنی کرنے کی اجازت ہو گی۔

بالجملہ حاصل حکم یہ ہے کہ عامۃ الناس کی قبور پر روشنی جب کہ خارج سے مصلحت مذکورہ میں سے کوئی مصلحت نہ ہو تو وہ ضرور اسراف ہے اور اسراف ممنوع ہے اور فقہائے کرام اسی علت اسراف کے باعث روشنی کو منع کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے زید بے قید کے خرافات وہفوات کی چالیس وجوہات سے تردید کی ہے اور اس کے خیال باطل پر اسے تنبیہ بھی کی ہے۔

احادیث

بریق المنار بشموع المزار

عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں

۱۶۸۔ روی ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیھا المساجد و السراج۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں اور قبور پر مسجدیں بنانے والوں اور بے ضرورت چراغاں کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۴۶۱، باب زیارۃ النساء القبور)

مساجد میں نقش و نگار کرنا جائز ہے

۱۶۹۔ حدیث میں ہے لتزخرفنھا (لتزخرفنھا) کما زخرفت الیھود و النصاریٰ. رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ نے حکم جواز دیا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۵۔ بریق المنار"۔(ابوداؤد اول، ص ۶۵ باب فی بناء المسجد)

مساجد میں کنگورے بنانے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۰۔ حدیث شریف میں ہے ابنوا المساجد و اتخذوھا جما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البیھقی فی السنن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی مسجدیں منڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو۔ (صدر اول میں مسجدوں میں کنگرے نہ تھے مگر اب بنانا جائز ہیں کہ امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں۔ مولف) (کنز العمال، ص ۴۲۲، ج ۷)

۱۷۱۔ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ ابنوا مساجدکم جما وابنوا مدائنکم

مشرفة۔ رواہ فی المصنف عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۲۳، ج ۷)

قبر پر بیٹھنا اور عام لوگوں کی قبر پر عمارت و قبہ بنانا جائز نہیں

۱۷۲۔ حدیث صحیح مسلم و ابوداؤد و نسائی و مسند احمد عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نہی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یقعد علی القبر و ان یجصص و ان یبنیٰ علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کے اوپر گچ وغیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۶۔ بریق المنار" (مسلم، ۱/ ۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مدینہ منورہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۱۷۳۔ بخاری کی صحیح حدیث ہے انہا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضۃ۔

مدینہ تو پاک کرنے والا ہے کہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی چاندی کے زنگ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (بخاری ۲/ ۶۶۰۔ باب قولہ فمالکم فی المنافقین الخ)

ائمہ دین نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے منع فرمایا ہے

۱۷۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا لو رای النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مااحدث النساء لمنعهن المساجد کما منعت نساءُ بنی اسرائیل۔

یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب نکالی ہیں تو انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم۔ (بخاری اول، ص ۱۲۰۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۷۵۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تھا لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔

اللہ تعالٰی کی باندیوں کو اللہ تعالٰی کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما (اس لئے ائمہ دین نے نظر بحال زمانہ عورات کو مسجدوں سے منع فرمایا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۷۔ بریق المنار" (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء

الی المساجد. الخ)

بغیر عبادت وریاضت کے مسجد میں شب باشی منع ہے حدیث میں ہے

۱۷۶۔ بلاذری نے ابو سعید مولی ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعس فی المسجد بعد العشاء فلایری احدا الا اخرجه الا رجلاً قائما یصلی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد مسجد کریم میں دیکھ بھال کے لئے دورہ فرماتے جسے دیکھتے مسجد سے باہر فرمادیتے مگر جو شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہو (ان کو نہیں نکالتے تھے)۔

اکرام سلطان کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۷۷۔ حدیث میں ہے السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمه اکرمه اللہ و من اهانه اهانه اللہ۔

سلطان زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کو عزت دے اور جو اس کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اسے ذلت دے۔ رواه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب عن ابی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (کنز العمال، ص ۱، ج ۶)

قرب قیامت ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا۔

۱۷۸۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرها۔

بیشک ایمان مدینہ کی طرف سمٹتا ہے جیسے سانپ اپنے بل کی طرف۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (بخاری اول، ص ۲۵۲۔ باب الایمان یارز الی المدینة)

درود پاک کی برکت سے خواب میں جمال جہاں آرا کی زیارت ہوگی

۱۷۹۔ در منتظم امام ابوالقاسم محمد لولوی سبتی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیٰمة شفعت له و من شفعت له شرب من حوضی و حرم اللہ جسده علی النار۔

جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی الہ وسلم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔

علماء فرماتے ہیں کہ درود یوں پڑھو، اللهم صل على روح سيدنا محمد فى الارواح اللهم صل على جسد سيدنا محمد فى الاجساد اللهم صل على قبر سيدنا محمد فى القبور۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۵۹۔ بریق المنار"

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روضۂ کریم پر حاضری اور مروان کی نااہلی پر ایک روایت

۱۸۰۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسند شریف میں بسند حسن روایت فرماتے ہیں اقبل مروان يوما فوجد رجلا و اضعا وجهه على القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدرى ماتصنع فاقبل عليه فقال نعم انى لم آت الحجر انما جئت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول لاتبكوا على الدين اذا وليه اهله و لكن ابكوا على الدين اذا وليه غير اهله۔

یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں، مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دین پر نہ روؤ جب اس کا اہل اس پر والی ہو ہاں اس وقت دین پر روؤ جب کہ نااہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابو ایوب انصاری تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۶۰ بریق المنار"۔ (مسند احمد، ص ۵۸۷، ج ۶)

تعارف

جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور

(عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں)

۱۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسندیدہ نہیں، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ پر برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو عوام رجال کو بھی ناپسندیدہ ہے۔

یعنی عورتوں کو زیارت قبور منع ہے سوائے حاضری روضۂ انور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ واجب یا قریب بواجب ہے۔

زیارت قبور پہلے مطلقا ممنوع تھی پھر اس کی اجازت فرمائی تو علماء کو اختلاف ہوا کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں؟

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بعد نہی اجازت میں عورتیں بھی داخل ہیں، لیکن جب عورتوں کو حضور مساجد و جمعہ و عیدین کی ممانعت ہو گئی تو نظر بحال زمانہ و بحالت نساء زیارت قبور کی بدرجہ اولیٰ ممانعت ہو گی۔

لہذا عورت جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت و ملامت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کے لئے جانے کی ممانعت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس مسئلے کو پندرہ دلائل و نصوص سے مبرہن و منقح کیا ہے۔ اور گیارہ صفحات پر مشتمل اس محققانہ رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۶ حدیثیں عنوان بحث ہیں۔

احادیث

جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور

عہد رسالت میں عورتوں کو بھی حضوری جمعہ و عیدین و جماعت کا حکم تھا مگر اب ائمہ دین نے عورتوں کو جماعت و جمعہ اور عیدین و وعظ کی حاضری سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے امرنا ان تخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین و دعوتھم و تعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امراء ۃ یا رسول اللہ احدٰنا لیس لھا جلباب قال تلبسھا صاحبتھا من جلبابھا۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشیں کواریاں بھی برکت جماعت و دعا مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلیٰ سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے بعض کو چادر نہیں ہے حضور نے فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۶۹۔ جمل النور"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب اعتزال الحیض المصلیٰ) (مسلم اول، ص ۲۹۱۔ کتاب صلوٰۃ العیدین)

بعد والا زمانہ زیادہ شرانگیز ہے حدیث میں ہے

۱۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاتی علم الا والذی بعدہ شر منہ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شرانگیز ہو گا۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۰، جمل النور"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۴۷ باب لایاتی زمان الخ)

عورتوں کو مساجد میں حاضر ہونے کی ممانعت پر تین حدیثیں

۱۸۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماحدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نسأ بنی اسرائیل۔

اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں، تو ضرور

انہیں مسجد سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانہ سے ائمہ نے ممانعت شروع فرما دی، پہلے جوان عورتوں کو، پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی۔ (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۸۴۔ عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے نهی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فقالت لو علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماعلم عمر ما اذن لکن فی الخروج۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں فرمایا اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

۱۸۵۔ قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه المرأة عورة و اقرب ماتکون الی الله فی قعر بیتها فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد و کان ابراهیم نساءه الجمعة والجماعة۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت سراپا شرم کی چیز ہے، سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مستورات کو جمعہ و جماعات میں نہ جانے دیتے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۰۔ جمل النور۔"

جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے

۱۸۶۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے نهینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمادیا گیا مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۳۔ جمل النور۔" (بخاری اول، ص ۱۷۰، باب اتباع النساء الجنازة)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

تین باتیں اللہ تعالٰی کو ناپسندیدہ ہیں

۱۸۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ کرہ لکم ثلثا قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال۔

اللہ تعالٰی تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے۔ فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت۔رواہ الشیخان وغیرھما۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۶"۔(بخاری اول، ص ۲۰۰، باب من سأل الناس تکثرا)

میت کی تعزیت دفن کے بعد کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۱۸۸۔ فی صحیح الامام ابن السکن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اوذن بجنازۃ فاتی اھلھا فعزاھم کتب اللہ تعالٰی قیراطا فان تبعھا کتب اللہ لہ قیراطین فان صلی علیھا کتب اللہ لہ ثلثۃ قراریط فان شھد دفنھا کتب اللہ لہ اربعۃ قراریط القیراط مثل احد۔

جسے کسی جنازہ کی خبر ملے وہ اہل میت کے پاس جاکر ان کی تعزیت کرے اللہ تعالٰی اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے پھر اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو اللہ تعالٰی دو قیراط اجر لکھے پھر اس پر جنازہ پڑھے تو تین قیراط پھر دفن میں حاضر ہو تو چار، اور ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۷"

مصیبت زدہ کی تعزیت اور بیمار کی عیادت کار ثواب ہے اس پر چند احادیث طیبہ

۱۸۹۔ روی الترمذی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجر صاحبہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے صاحب مصیبت کی طرح اجر ہے۔(مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۵، باب ماجاء فی

اجر من عزی الخ)

۱۹۰۔ و ایضاً عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ۔
نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کی سب اولاد مر گئی اس کو جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب آخر فی فضل التعزیۃ)

۱۹۱۔ و ابن ماجۃ و البیہقی باسناد حسن قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مامن مومن یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ تعالیٰ من حلل الکرامۃ یوم القیٰمۃ
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اپنے مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت بخشش و کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (مولف) (ابن ماجۃ اول، ص ۱۱۶، باب ماجأ فی ثواب من عزی مصابا)

۱۹۲۔ روی ابوداؤد و النسائی فی حدیث قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسیدتنا البتول الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مااخرجک من بیتک یا فاطمۃ قال اتیت اھل ھذا المیت (البیت) فترحمت (فرحمت) الیھم و عزیتھم بمیتھم۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ تمہارے گھر سے نکلنے کا سبب کیا ہے حضرت فاطمہ نے عرض کی اس میت کے گھر والوں کے لئے دعائے رحمت اور ان کی تعزیت کے لئے آئی تھی۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۴۴۵۔ باب التعزیۃ)

۱۹۳۔ للنسائی عن معویۃ بن قرۃ عن ابیہ کان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس یجلس الیہ نفر من اصحابہ فیھم رجل لہ ابن صغیر ففقدہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال مالی لااری فلانا قالوا یا رسول اللہ بنیہ الذی رأیتہ ھلک فلقیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسأله عن بنیہ فاخبرہ انہ ھلک فعزاہ علیہ . الحدیث اہ ملخصا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام کی جماعت بھی ہوتی انہیں میں ایک صحابی کا چھوٹا بچہ بھی تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ موجود نہیں پایا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ فلاں نہیں ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جس لڑکے کو آپ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا ہے پھر حضور تشریف لائے اور بچہ کے بارے میں

پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو حضور نے اس پر اظہار تعزیت فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۸۔" (نسائی اول، ص ۲۹۶۔ فی التعزیۃ)

شہدائے موتہ کی خبر شہادت سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے

۱۹۴۔ اخرج الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ و جعفر و ابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن ۔ الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید و جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر شہادت سن کر مغموم و محزون مسجد میں تشریف رکھی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۶۱۱۔ باب غزوۃ من ارض الشام)

میت کے گھر حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا

۱۹۵۔ اخرج الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فجاء وجیء بالطعام۔ الحدیث ملخصا۔

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے جب واپس تشریف لے چلے تو میت کی زوجہ مطہرہ کا بھیجا ہوا آدمی حضور کو ملا اور انہوں نے حضور کو مدعو کیا تو حضور تشریف فرما ہوئے اور کھانا پیش کیا گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۹۔" (مسند احمد، ص ۲۹۷، ج ۶)

تعارف

الحجة الفائحة لطيب التعيين و الفاتحة

(مروجہ فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ کا ثبوت)

۱۳۰۷ھ کو سوال ہوا کہ مروجہ تیجہ دسواں چالیسواں اور برسی کے موقع پر کھانا وغیرہ پکا کر میت کے لئے ایصال ثواب کرنا اور فاتحہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے سات صفحات پر مشتمل اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

فاتحہ بہیئت مروجہ بلاریب جائز و مستحسن ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا ثابت اور مرغوب و مندوب ہے۔ اور اس بارے میں صحیح حدیثیں اور فقہی روایتیں کتب معتبرہ سے بکثرت وارد ہیں۔

اور وقت دعا ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے کہ مطلقاً دعا میں رفع یدین حدیث شریف سے ثابت ہے، اور تیجہ دسواں اور دیگر فاتحہ کے لئے تعیین اوقات بلاشبہ جائز ہے، کہ کسی بھی چیز کے لئے وقت کی تعیین دو قسموں پر ہے۔ (۱) شرعی و (۲) عادی۔

تعیین شرعی۔ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کام کے لئے کوئی وقت متعین فرمایا ہے اگر اس کے غیر میں کیا جائے تو بالکل درست نہ ہو گا جیسے قربانی کے لئے ایام نحر۔ اور حج و احرام حج کے لئے اشہر حج کی تعیین۔

تعیین عادی۔ یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کام کے لئے وقت متعین نہ ہو بلکہ مطلق ہو کہ جب چاہیں بجا لائیں جیسے نفل روزہ و نماز اور نذر مطلق وغیرہ، اسی طرح فاتحہ و اعراس بزرگان دین اور ایصال ثواب کی مجلس کا انعقاد وغیرہ۔

لیکن کسی بھی شی کا وجود وقوع زمانے سے آزاد ہو کر یا کسی غیر معین زمانے میں ہونا محال عقلی ہے، لہذا تعیین کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے ہر عاقل اپنے وجدان اور طبع سلیم سے جانتا ہے کہ جب کسی کام کے لئے وقت مقرر ہو گا تو اس کے وقت مقررہ پر اس کی یاد آئے گی ورنہ کبھی کبھی وہ فوت ہو جائے گا۔

پھر یہ کہ بعض چیزوں کا تعینات عادیہ میں سے ہونا آثار واحادیث سے ثابت ہے مثلاً۔

☆ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سال کا شروع مقرر فرمایا تھا۔

☆ مسجد قبا میں تشریف لانے کے لئے دوشنبہ کا دن مقرر فرمایا تھا۔

☆ رسالت ونبوت کے شکرانے میں روزہ کے لئے دوشنبہ کا دن تھا۔

☆ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشاورت دینیہ کے لئے صبح وشام کا وقت تھا

☆ سفر جہاد کی ابتدا زیادہ تر پنجشنبہ کے دن سے ہوتی تھی۔

☆ طلب علم کے لئے روز دوشنبہ مقرر کیا گیا۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ و تذکیر کے لئے روز پنجشنبہ مقرر کیا تھا۔

☆ اور علماء نے آغاز درس کے لئے روز چہار شنبہ معین کیا ہے وغیر ذلک۔

بالجملہ تخصیصات مذکورہ سب کے سب تعینات عادیہ ہیں یہ ہرگز باعث طعن و تشنیع نہیں ہے اگر کوئی ان اشیاء کو حرام وگناہ اور بدعت قبیحہ وغیرہ کہے تو یہ اس کی صریح جہالت ونادانی ہے۔

جو ان اشیاء کو ناجائز وناروا کہے تو وہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت دے ورنہ اپنی طرف سے کسی چیز کو ناروا کہہ دینا بحکم قرآن وحدیث خدا اور سول پر افترا کرنا ہے۔

اور یہ رسالۂ نافعہ خالص فارسی زبان میں ہے یہاں پر اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا اور متعدد دلائل کثیرہ کے علاوہ اس میں چار حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة

زیارت قبور اور ایصال ثواب کے ثبوت میں تین حدیثیں

۱۹۶۔ ابن المنذر و ابن مردویہ از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردند ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال احد تشریف لے جاتے جب پہاڑ کی گھاٹی میں پہنچتے تو شہدا کو سلام کہتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔ (مولف)

۱۹۷۔ امام ابن جریر در تفسیر خودش از محمد بن ابراہیم روایت نمود وقال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر وعثمان۔

یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدا کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الآیۃ اس کے بعد حضرت صدیق و فاروق اور ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے (مولف)

۱۹۸۔ در تفسیر کبیر است عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یأتی قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے سلام علیکم الآیۃ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۹۲۔ الحجۃ الفائحۃ"

مباح یا نیک کاموں میں دنوں کی تخصیص اگر مفید نہیں تو مضر بھی نہیں اس حدیث سے

اس کا ثبوت

۱۹۹۔ امام احمد در مسند بسند حسن از خاتونے صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ست حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود صیام السبت لالك و لا علیك۔

یعنی روزہ رکھنے کے لئے شنبہ کے دن کی تیری یہ تخصیص نہ تیرے لئے مزید ثواب کا باعث ہے نہ اس میں تجھ پر کوئی ملامت و عتاب ہے۔ یعنی اس میں تجھ پر کچھ گناہ بھی نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۹۲ الحجۃ الفائحۃ"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

پانی افضل صدقہ ہے حدیث میں ہے

۲۰۰۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں مروی

انہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماءُ قال فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد۔

یعنی انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ مادر سعد۔ کے لئے ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۶ باب فی فضل سقی الماء)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۲۰۱۔ رواہ البیھقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر عن سھل بن سعد و ھوو العسکری فی الامثال عن النواس بن سمعان والدیلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنھم وزاد ان اللہ عزوجل لیعطی العبد علی نیتہ مالایعطیہ (علی العمل)

بیشک اللہ عزوجل بندہ کو اس کی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے جو اس کے عمل پر نہیں دیتا۔ ھذا حدیث الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۴"

قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے حدیث میں ہے۔

۲۰۲۔ دار قطنی و طبرانی و دیلمی و سلفی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من مر علی المقابر و قراء قل ھواللہ احد احدی عشرۃ مرۃ ثم وھب اجرھا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔**

جو مقابر پر گزرے اور **قل ھو اللہ** گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو بخشے بعدد تمام

اموات کے ثواب پائیں گے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"

والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے آزاد ہے

۲۰۳۔ امام ابوالقاسم اصبہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن ابوالحسین بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار و کان للمحجوج عنھما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شئ۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لئے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۵)

صدقہ اور حج کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس پر تین حدیثیں

۲۰۴۔ طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماعلی احدکم اذا اراد ان یتصدق للہ صدقۃ تطوعا ان یجعلھا عن والدیہ اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیہ اجرھا ولہ مثل اجورھما بعد (بغیر) ان لاینقص من اجورھما شئ۔

یعنی جب تم میں کوئی شخص صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"۔ (کنز العمال، ص ۲۶۶، ج ۶)

۲۰۵۔ امام دار قطنی اور ابو عبداللہ ثقفی فوائد ثقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منھما و استبشرت ارواحھما و کتب عند اللہ برا۔

جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا۔ اور ان کی روحیں خوش ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیوالا نیکوکار لکھا جائے۔ (کنز العمال، ص ۵۶، ج ۲۲)

۲۰۶۔ ثقفیات میں ان لفظوں سے ہے من حج عن ابویہ ولم یحجا اجزاء عنھما و

بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عندالله برا۔

جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں یہ ان کی طرف سے حج کرے وہ ان دونوں کا حج ہو جائے اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۰"

پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے

۲۰۷۔ حدیث میں ہے افضل الصدقة الماء.

سب سے بہتر صدقہ پانی ہے

۲۰۸۔ حدیث میں ہے جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانی پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے۔ او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۴"

صدقہ عام ہے، انفاق مال اور دیگر نیک کاموں کو اس پر چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تسلیمه علی من لقی صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ہر اس مسلمان بھائی کو سلام کرنا جو بھی ملے (جان پہچان ہو خواہ نہ ہو) صدقہ یعنی نیکی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۲۔ باب صلاة الضحیٰ)

۲۱۰۔ البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحهما عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تبسمك فی وجه اخیك صدقة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے چہرے میں مسکراہٹ پیدا کرنا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۱۔ احمد و الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دل الطریقة صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۵، ج ۶)

۲۱۲۔ و فی حدیث ابی ذر المذکور ارشاد الرجل فی ارض الضلال صدقۃ۔
بھٹکنے بھکنے کی جگہ کسی کی راہنمائی کرنا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۳۔ الخطیب فی جامع عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسماع الاصم صدقۃ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہرے آدمی کو سنانا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۴۔ احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الارجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۱"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین)

میت کی طرف سے حج بدل اور مالی خیرات کرنا مفید و موجب اجر ہے

۲۱۵۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من حج عن میت فللذی حج عنہ مثل اجرہ۔
جو مردہ کی جانب سے حج کرے اس کو اس مردہ کے برابر ثواب ملے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۵)

۲۱۶۔ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرمود اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا فلا ینقص من اجرہ شیء۔
جب تم میں کوئی صدقہ نافلہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اسے اپنے والدین کی جانب سے کردے کہ ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما و روی نحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۲"

۲۱۷۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ او عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ

و كان له فضل عشر حجج۔ رواه الدار قطنی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جس نے اپنے ماں یا باپ کی جانب سے حج کیا تو اس نے ان کا حج ادا کیا اور اس نے خود دس حج کی فضیلت پائی (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۳"۔ (کنزالعمال، ص ۵۹، ج ۲۲)

بندۂ مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے

۲۱۸۔ حدیث میں ہے من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه۔ رواه مسلم و احمد عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہیئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۵۶، ج ۳)

الحمدللہ بہترین دعا ہے

۲۱۹۔ حدیث میں ہے افضل الدعا الحمد لله۔

بہترین دعا الحمدللہ ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۷"۔ (ترمذی دوم، ص ۷۶ ابواب ماجأ ان دعوة المسلم مستجابة)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت مرحومہ کی طرف سے قربانی فرمائی

۲۲۰۔ صحیحین میں ہے ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين احدهما عن نفسه و الاخر عن امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے کی قربانی فرمائی ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۷۵۔ باب فی الاضحية بكبشين)

۲۲۱۔ و زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ و ذبح الاخر عن محمد و آل محمد

اور ابن ماجہ کے یہاں یہ ہے کہ ایک ذبح فرمایا امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے حضور کے لئے وحدانیت کی اور رسالت پہنچانے کی گواہی دی اور دوسرا محمد و آل محمد کی جانب سے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم، ص ۲۳۲۔ باب اضاحی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم)

۲۲۲۔ ولاحمد وغيره عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه، عنه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قوله عند التضحية اللهم لك و منك عن محمد و امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے وقت کہا (اے اللہ یہ تیرے لئے اور

تیری عطا سے محمد اور ان کی امت کی طرف سے ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۰۶"

وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے

۲۲۳۔ صحیح حدیث میں فرمایا المرأۃ تموت بجمع شھید۔

حمل میں انتقال شہادت ہے یعنی دردزہ میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۲۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۴۳۔ باب فی فضل من مات بالطاعون)

موت کی ضیافت مناسب نہیں ہے اور یہ کہ وہ نوحہ میں شمار ہے حدیث میں ہے

۲۲۴۔ روی الامام احمد و ابن ماجة بسند صحیح عن جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنعھم الطعام من النیاحۃ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گروہ صحابہ میت کے یہاں جمع ہونے اور کھانا پکانے کو نوحہ میں سے شمار کرتے تھے یعنی میت کے یہاں کھانا وغیرہ پکانا اور دوسروں کی دعوت کرنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۷۔ باب ماجاء فی النھی عن الاجتماع الخ)

صدقہ دینا صدقہ لینے سے اچھا ہے

۲۲۵۔ حدیث الید العلیا خیر من الید السفلی۔

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی صدقہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا خیر الخ)

مسلمان کا دل خوش کرنا نیکی ہے

۲۲۶۔ حدیث میں ہے احب الاعمال الی المولیٰ تعالیٰ ادخال السرور فی قلب المسلم۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (کنز العمال، ص ۲۰۸، ج ۲)

بغیر علم کے فتوی دینا حرام و باعث لعنت ہے

۲۲۷۔ حدیث شریف میں ہے۔ من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السموات و الارض۔

جو بے علم فتوی دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۱"۔ (کنز العمال، ص ۱۱۱، ج ۱۰)

جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بول دیتا ہے حدیث میں ہے

۲۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الکذوب قد یصدق۔

بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۲۲"

نیکوکار کو کھانا کھلانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۲۲۹۔ حدیث میں ہے لایاکل طعامك الاتقی۔

تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۶"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۴۔ باب من یوعوان یجالس)

ہر جاندار کو کھلانا پلانا ثواب ہے

۲۳۰۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی کل ذات کبد حری اجر۔

ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔ یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا ثواب پائے گا۔ اخرجہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ و احمد عن عبداللہ بن عمرو و ابن ماجۃ عن سراقۃ بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ دوم، ص ۲۷۰، باب فضل صدقۃ الماء)

۲۳۱۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فیما یاکل ابن آدم اجر و فیما یاکل السبع و الطیر اجر۔

جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے، جو پرند کو پہنچے اس میں ثواب ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صحح سندہ

اہل و عیال اور خادموں کو کھلانا صدقہ ہے

۲۳۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اطعمت زوجك فھو لك صدقۃ و ما اطعمت ولدك فھو لك صدقۃ و ما اطعمت خادمك فھو لك صدقۃ و ما اطعمت نفسك فھو لك صدقۃ۔

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو کھائے وہ

تیرے لئے صدقہ ہے۔ اخرجه الامام احمد و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۹"۔ (کنز العمال، ص ۲۵۷، ج ۶) (مسند احمد، ص ۱۱۶، ج ۵)

فخر وریاء والی دعوت کا کھانا منع ہے

۲۳۳۔ حدیث صحیح میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارین ان یؤکل۔

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کے لئے پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اخرجه ابوداؤد و الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما باسناد صحیح۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۲۷، باب فی طعام المتبارین)

تعارف

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح
(روحوں کے گھروں میں آنے کا ثبوت)

۱۴ / شعبان ۱۳۲۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ انسان کی موت کے بعد اس کی روح اپنے مکان پر آتی ہے یا نہیں؟ اگر آتی ہے تو کس کس دن؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں چند کتب معتبرہ اور چھ حدیثوں کے حوالوں سے مثل آفتاب روشن کیا کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر شب جمعہ و شب برأت اور ہر روز عید و عاشورہ اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ کے ذریعہ مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو، بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ، ہم پر رحم کرو،

اگر گھر والے اس کے لئے تصدق یا ایصال ثواب وغیرہ کرتے ہیں تو روحیں خوش ہوتی ہیں ورنہ غم واندوہ کے ساتھ واپس چلی جاتی ہیں۔

بعض منکرین نے اس مسئلہ میں یہ گمان کیا ہے کہ یہ مسئلہ یعنی روحوں کا گھروں میں آنا عقائد و کلام کا ہے، اس کے لئے حدیث مشہور و متواتر کی ضرورت ہے۔

تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں سات وجوہ سے اس کا رد و بلیغ فرمایا اور آخر میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔

بالجملہ یہ مسئلہ نہ باب عقائد سے ہے نہ باب احکام حلال و حرام سے۔ اسے جتنا ماننا چاہئے اس کے لئے اتنی سندیں (جتنی اس رسالہ مبارکہ میں پیش کی گئی ہیں) کافی ووافی ہیں۔

یعنی روحوں کا گھروں میں آنا اگر باب عقائد سے ہے تو اس کا اثبات وانکار بھی اسی باب سے ہوگا کہ جس طرح ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہوگی اسی طرح دعوائے نفی وانکار کے لئے

7

بھی دلیل قطعی درکار ہوگی ورنہ ادعائے بے دلیل محض باطل و ذلیل ہوگا اور منکرین کے نزدیک اس کی نفی پر کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

اور جب یہ مسئلہ باب عقائد سے ہے ہی نہیں تو اس کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی بھی حاجت و ضرورت نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث غیر مشہور و متواتر ہونا بھی اس کے ثبوت کو کافی ہے جو اس رسالہ میں بحصہ وافر موجود ہے غرضیکہ اس رسالے میں امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ سے روحوں کا گھروں میں آنا ثابت کیا ہے۔

احادیث

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح

مومنین کی روحیں جب جسم سے جدا ہوتی ہیں تو جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۳۴۔ امام اجل عبداللہ بن مبارک و ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے موقوفاً اور امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابو نعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و ھذا لفظ ابن المبارك قال ان الدنیا جنة الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔

بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔ (مسند احمد، ص ۶۲۰، ج ۲)

۲۳۵۔ ابو بکر کی روایت یوں ہے، فاذا مات المومن یخلی سربه یسرح حیث شاء۔

جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے

۲۳۶۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما المومنون فان ارواحھم فی الجنة وھی تذھب حیث شأت۔

ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

۲۳۷۔ ابن المبارک کتاب الزہد و ابو بکر بن ابی الدنیا و ابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شأت و نفس

الکافر فی سجین۔

بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں مقید ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

۲۳۸ ابی ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی قال بلغنی ان ارواح المومنین مرسلۃ تذھب حیث شأت۔

مجھے حدیث پہنچی کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۲۔ اتیان الارواح"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

عیدو جمعہ اور عاشورہ و نصف شعبان کی شب میں مومنین کی روحیں اپنے گھروں کو آتی ہیں

۲۳۹۔ خزانۃ الروایات مستند صاحب مأتہ مسائل میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما اذا کان یوم عید او یوم جمعۃ او یوم عاشوراء او لیلۃ النصف من الشعبان تاتی ارواح الاموات و یقومون علی ابواب بیوتھم فیقولون ھل من یذکرنا ھل من احدیترحم علینا ھل من احد یذکر غربتنا. الحدیث۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۳۔ اتیان الارواح"

تعارف

حیات الموات فی بیان سماع الاموات
(اموات کے زائروں کو دیکھنے اور کلام وغیرہ سننے کا مدلل بیان)

جمادی الاخریٰ ۱۳۰۵ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے وقت یہ کہنا کہ اے بزرگ آپ برگزیدہ درگاہ کبریا ہیں بطفیل رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے واسطے خدا کی بارگاہ میں دعا کر دیجئے تاکہ میری فلاں حاجت پوری ہو، پھر فاتحہ درود وغیرہ پڑھنا اور اس طرح دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین سے مرصع و مملویہ رسالہ تصنیف فرمایا جو تحقیقات باہرہ اور تدقیقات قاہرہ پر مشتمل ہے قدیم مصنفین و مؤلفین کی تصنیفات و تالیفات میں جس طرح مقدمے و مقاصد اور خاتمے وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح امام احمد رضا نے بھی اس رسالے کو ایک مقدمہ، تین مقاصد، ایک خاتمہ اور متعدد فصول و انواع پر مشتمل تصنیف کیا جو حق سے متصل اور باطل سے منفصل و جدا ہے۔

مقدمہ : سبب تالیف کے بارے میں کہ سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس میں صورت مذکورہ کو صاف صاف شرک اور ادنیٰ درجہ شائبہ شرک قرار دیا تھا اور اصحاب قبور کی سماعت سے انکار کیا تھا بلکہ اسے محال کہا تھا۔

مقصد اول : مجیب پر سوالات و اعتراضات اور اس کے ازالہ شبہات کے بارے میں۔

اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول : میں امام احمد رضا نے مجیب کا رد بلیغ کرتے ہوئے ان پر ۲۵ سوالات قائم کئے ہیں۔ اور

نوع دوم : میں نو اعتراضات کئے ہیں، اس طرح مجیب پر کل ۳۴ سوالات و

اعتراضات قائم کئے گئے ہیں۔

مقصد ثانی: میں وہ احادیث مذکور ہیں جو سماع موتی اور ان کے حیات وادراک سے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کی تعداد ۶۲ ہے۔

اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول: موت کے بعد روح کی بقا اور اس کے صفات وافعال میں

یہاں وہ حدیثیں مذکور ہیں جن سے ثابت ہے کہ روح فنا نہیں ہوتی، اور اس کے افعال و ادراکات (جیسے دیکھنا، بولنا سننا، سمجھنا آنا، جانا، چلنا، پھرنا وغیرہ) سب بدستور باقی رہتے ہیں، بلکہ اس کی قوتیں موت کے بعد اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں، حالت حیات میں جو کام ان آلات خاکی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔

اور اس نوع میں ۵۰ حدیثوں کے مفاہیم و معانی بطور اختصار ذکر کئے گئے ہیں جو موتی کے علم و ادراک و سمع و بصر اور کلام و سیر وغیرھا صفات و احوال حیات پر برہان ساطع ہیں۔ اور اس نوع کی کل حدیثیں ۱۹ ہیں۔

نوع دوم: اہل قبور کے سمع و ادراک سے متعلق احادیث کے بارے میں اور اس میں پانچ فصلیں اور ۴۱ حدیثیں ہیں۔

فصل اول: اصحاب قبور سے حیا کرنے میں، اس میں دو حدیثیں ہیں۔

فصل دوم: احیاء کے آنے پاس بیٹھنے بات کرنے سے مردوں کے جی بہلنے میں، اس میں تین حدیثیں ہیں۔

فصل سوم: زندوں کی بے اعتدالی سے اموات کے ایذا پانے میں، اس میں گیارہ حدیثیں ہیں۔

ظاہر ہے کہ زندوں کے افعال و احوال پر اگر انھیں اطلاع نہیں تو ان کا ایذا پانا محض بے معنی۔

فصل چہارم: میں وہ احادیث ہیں جن میں صراحۃً وارد ہے کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انھیں جواب دیتے ہیں، اس میں آٹھ احادیث ہیں۔

فصل پنجم: میں وہ جلیل حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہے کہ اہل قبور کا سماع صرف سلام سننے ہی پر موقوف و مقصود نہیں بلکہ دیگر کلام و اصوات بھی سنتے ہیں، اس فصل میں ۱۹ حدیثیں ہیں۔

مقصد ثانی کے انواع و فصول کے مندرجات سے ظاہر ہوا کہ موتی کے علم وادراک اور ان کی سماعت و بصارت پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے۔

مقصد ثالث: میں سماع موتی سے متعلق صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور علمائے عظام کے ۱۰۰ اقوال وارشادات اور ان کے اسماء مذکور ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گیارہ ارشادات عالیہ ہیں، تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ اقوال، تبع تابعین کے تین قول اور علمائے سلف رحمہم اللہ کے ۷۴ اسماء اور ان کے فرمودات وارشادات زیب تحریر ہیں۔

امام احمد رضا نے سماع موتی برحق ہونے کے ثبوت میں دس ایسے لوگوں کے بھی اقوال و اسماء جمع کیے ہیں جو منکرین سماع کے معتمد و پیشوا ہیں مزید براں اس مقصد کے حاشیہ میں ۱۶۵ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور علمائے فخام کے اقوال و فرامین اور ان کے اسماء اس کی تائید و توثیق میں پیش کیے گئے ہیں، مگر کثرت اقوال کی وافر مقدار مہیا ہونے کے باوجود اس میں انحصار و استیعاب مقصود نہیں ہے یعنی موتی کے علم وادراک کے بارے میں اور بھی اقوال سلف موجود ہیں جو بخوف طوالت یہاں پر ذکر نہیں کیے گئے ہیں۔

مقصد ثالث بھی دو نوع پر مشتمل ہے۔

نوع اول: میں دو سو علمائے سلف و اعاظم خلف کے کلمات طیبات اور اقوال و تصریحات مندرج ہیں جن سے سماع موتی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔

اور یہ نوع ایک تمہید اور پندرہ فصول پر مشتمل ہے۔

تمہید: اس بات میں ہے کہ روحیں موت سے نہیں مرتیں، بلکہ موت صرف جسم خاکی پر طاری ہوتی ہے۔ اور اس نوع کی پندرہ فصلوں کے مندرجات سے جو ماحصل مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔

☆ موت صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جانا ہے، نہ کہ معاذ اللہ جماد ہو جانا۔

☆ علماء نے فرمایا موت کے یہ معنی نہیں کہ آدمی محض نیست و نابود ہو جائے بلکہ وہ یہی روح و بدن کے تعلق چھوٹنے اور ان میں حجاب و جدائی ہو جانے اور ایک طرح کی حالت بدلنے اور ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانے کا نام ہے۔

☆ مذہب اہل سنت میں روح کو بعد موت بھی بدن سے ایک تعلق و اتصال رہتا ہے۔

☆ موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا اور اس کے علوم و افعال بدستور باقی رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

☆ اموات کے علم و ادراک دنیا و اہل دنیا کو بھی شامل ہیں۔

☆ بعض اہل نظر اموات سے حیا کرتے ہیں۔

☆ زندوں کے افعال سے اموات ایذا پاتے ہیں۔

☆ زندوں کی ملاقات اور ذکر خدا سے مردوں کا جی بہلتا ہے۔

☆ مردے اپنے زائرین کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں اور ان کے سلام و کلام کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ ہے اس میں کسی دن یعنی جمعہ وغیرہ کی تخصیص نہیں۔

☆ اولیاء کی کرامتیں، اولیا کے تصرفات بعد وصال بھی بدستور باقی ہیں، برزخ میں بھی ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی امداد و یاری ہے۔

☆ بعد دفن میت کو تلقین اور اسے عقائد اسلام یاد دلانا احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہے۔

☆ ارواح طیبہ کے دیکھنے سننے میں دور و نزدیک سب یکساں و برابر ہے۔

☆ بزرگان دین یا ان کی ارواح کرام کو ندا کرنا اور ان سے توسل و طلب دعا جائز ہے۔

☆ بعد موت علم و سماع کا باقی رہنا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں، جنات کے لئے بھی حاصل ہے کہ سماع اموات میں کوئی تخصیص یا دلیل مخصص نہیں ہے۔

پھر امام احمد رضا اس نوع کے اخیر میں بعنوان "تنبیہ" فرماتے ہیں۔

ناظر گمان نہ کرے کہ ہمارے تمام دلائل بس اسی قدر ہیں بلکہ جو نقل نہ کئے وہ ان سے بیشتر و اکثر ہیں۔

پھر فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس رسالہ میں یہ التزام بھی رکھا کہ جو آثار و احادیث اور اقوال علمائے قدیم و حدیث خاص حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات عالی و علم عظیم و سمع جلیل و بصر کریم میں وارد ہیں انہیں تین وجوہ سے ذکر نہ کیا۔

۱- مسلمانوں پر نیک گمان کہ خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کوئی کلمہ کو سائر اموات کے مثل نہ جانے گا، ارباب طائفہ کہ ارواح موتی کو جماد سمجھتے ہیں، شاید یہاں اس کلمہ مغضوبہ معوضہ سے انہیں بھی احتراز ہو اور معاذ اللہ جسے احتراز نہ ہو تو استغفر اللہ ایسا شقی لئیم

قابل کلام و خطاب نہیں بلکہ اس کا جواب اللہ کا عذاب۔

۲- واللہ فقیر کو حیا آئی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ایسی بحث لاو نعم میں بطور خود شامل کرے ہاں دوسرے کی طرف سے ابتدا ہو تو اظہار حق میں مجبوری ہے۔

۳- وہاں دلائل کی وہ کثرت کہ نطاق نطق بیان سے عاجز، پھر انہیں اقوال پر قناعت بس کہ جس سرکار کے غلام ایسے العظمۃ للہ اس کا پوچھنا ہی کیا ہے، آخر انہیں یہ مدارج و معارج کس نے عطا کئے اسی سرکار ابد قرار نے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع دوم: اقوال کبریٰ و عمائد خاندان عزیزی، ولی اللہی میں

اس میں اکابر خاندان ولی اللہی کے ۱۰۵ مقالات سماع موتی کے جائز ہونے میں مذکور و مسطور ہیں اور اس میں چند وصلیں ہیں۔

اس طرح تمام اقوال سلف و خلف اور ان کے اسماء گرامی کی تعداد ۴۰۵ ہو جاتی ہے، اس میں حاشیہ کے ۱۶۵ اقوال و اسماء شامل حساب نہیں ہیں۔ مقاصد ثلثہ اور اس کے انواع و فصول کے مندرجات سے مسئلہ سماع موتی آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن و آشکار ہو گیا۔

اور امام احمد رضا نے آخر میں فرمایا کہ

علم و سمع و بصر موتی پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اور اس مسئلہ میں خلاف کرنے والے بدعتی و گمراہ اور بدمذہب ہیں۔

خاتمہ رسالہ میں سماع موتی کے فتویٰ پر آٹھ معزز و جلیل القدر علمائے عرب کی تصدیقات و توقیعات ثبت ہیں۔

مصدقین علمائے عرب کے اسماء یہ ہیں۔

۱- حضرت مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مفتی مکہ مکرمہ۔

۲- رئیس المدرسین بالمسجد الحرام حضرت مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی۔

۳- حضرت مولانا حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ مبارکہ۔

۴- زین الحرم حضرت مولانا احمد زین دحلان شافعی مفتی مکہ معظمہ۔

۵- حضرت مولانا محمد بن محمد عزب شافعی مدنی مدرس مسجد مدینہ طیبہ۔

۶- حضرت مولانا عبدالکریم حنفی از علمائے مدینہ منورہ۔

۷- حضرت مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ سکینہ۔

۸- حضرت مولانا السید ابراہیم بن الخیار شافعی مفتی مدینہ امینہ۔

اور اختتام رسالہ میں ایک تکملہ ہے جو چند مسائل شرعیہ اور فوائد عالیہ پر مشتمل ہے۔

اس معرکۃ الآراء رسالے میں مسئلہ سماع موتیٰ کے ثبوت و جواز میں جو دلائل کے انبار موجود ہیں وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ ان کے اختصار و قوت استدلال اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ حجازی سائز کے ۹۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۷۷ حدیثیں دلیل بحث ہیں۔

احادیث

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

امت کے درود فرشتے پہنچاتے ہیں اور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق صادق کا درود خود بھی سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۲۴۰۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیل اور ابن اسحاق و ابن عساکر و ابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلھا) قائم علی قبری (زاد الی یوم القیمۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیھا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینی عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔ (کنزالعمال ص ۴۴۹ ج ۱)

۲۴۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یامحمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ .

مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یارسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۰ حیات الموات" (کنزالعمال ص ۴۹۱ ج ۱)

مومن کو تکلیف و ضرر دینا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۴۲۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ بسند حسن مالک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ضار ضار (اضر) اللہ بہ ومن شاق شق (شاق) اللہ علیہ۔

جو کسی کو ضرر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات "(ابوداؤد دوم ص ۵۱۲، باب من القضاء، ابن ماجہ دوم ۱۷۰، باب من بنی فی حقہ الخ)

اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا یہ جائز ہے

۲۴۳۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لاتنسنا یا اخی من دعائك اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جانا۔ رواہ ابوداؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۶، حیات الموات "۔(ابوداؤد اول ص ۲۱۰، باب الدعاء)

۲۴۴۔ احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے فرمایا اشرکنا یا اخی فی صالح دعائك ولا تنسانا۔

بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔(مسند احمد ص ۲۶ اج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے

۲۴۵۔ امام احمد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفرلك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له۔

جب تو حاجی سے ملے سلام و مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں جائے اپنی مغفرت کی دعا اس سے منگوا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔(مسند احمد ص ۱۲۸ اج ۲)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کرانے کے بارے میں چند حدیثیں

۲۴۶۔ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقیه منکم فلیامره فلیستغفر له

تم میں جو اسے پائے اپنے لئے اس سے دعائے بخشش کرائے۔ اخرجه مسلم والبیهقی عن عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه۔(مسلم دوم ص ۳۱۱، باب من فضائل اویس القرنی)

۲۴۷۔ ایک روایت میں ہے حضرت فاروق کو بالتخصیص بھی حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ اخرجه الخطیب وابن عساکر۔

۲۴۸۔ حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ اخرجه

ابن سعد والحاکم وابوعوانه والرویانی والبیهقی فی الدلائل وابونعیم فی الحلیة کلهم من طریق امیر بن جابر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ

۲۴۹۔ ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق وامیر المومنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔ اخرجہ ابن عساکر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷، حیات الموات"

حجر اسود کے بارے میں ایک حدیث

حاکم کی حدیث میں ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایابلیٰ یا امیر المومنین یضر وینفع.

کیوں نہیں اے امیر المومنین یہ پتھر نقصان دے گا اور نفع پہنچائے گا۔ یعنی اگر محض پتھر کی عزت کی جائے تو نقصان اور بوسہ گاہ مصطفیٰ ہونے کے سبب احترام کیا جائے تو نفع دے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات"

قحط کے موقع پر انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ کرانے پر بارش ہوئی اور قحط دور ہوا

۲۵۰۔ امام ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی دلائل النبوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معویه عن الاعمش عن ابی صالح عن مالك الدار رضی اللہ تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ لامتك فانهم قد هلکوا فاتاه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال ائیت عمر فاقرأه السلام اخبرهم انهم سیسقون . الحدیث

یعنی عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجأ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے کہ اب پانی آیا چاہتا ہے۔ شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں رواه ابو عمر فی الاستیعاب۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷ حیات الموات"

مومن کی روح قبض ہوتے وقت اسے تکلیف نہیں ہوتی ہے

۲۵۱۔ سیدی محمد بن علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماشبهت خروج المومن من الدنیا الامثل خروج الصبی من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الی روح الدنیا.

یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے ~~وسیع دنیا میں آئے~~ اسی لئے علماء فرماتے ہیں دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔

مردہ جنازہ اٹھانے والے اور غسل دینے والے کو دیکھتا ہے اور اس پر رونے والوں کی آواز سنتا ہے، اس پر چند احادیث کریمہ

۲۵۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال علی اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدمونی وان كانت غير صالحة قالت ياويلها اين تذهبون بها سمع صوتها كل شیء الا الانسان ولو سمعه صعق.

جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں میں اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لئے جاتے ہو ہر شی اس کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۴ حیات الموات"۔ (بخاری اول ص ۱۷۶ باب قول المیت وهو علی الجنازة الخ)

۲۵۳۔ ابوداؤد طیالسی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اذا وضع المیت علی سریره . الحدیث مانند حدیث ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵۴۔ امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و مروزی و ابن منده ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المیت یعرف من یغسله ویحمله ومن یکفنه ومن یدلیه فی حفرته.

بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو اٹھائے اور جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اتارے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۵۔ ابوالحسن ابن البراء کتاب الروضہ میں بسند خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یموت الا وھو یعرف غاسله ویناشد حامله ان کان بشر بروح وریحان وجنة النعیم ان یعجله وان کان بشر بنزل من حمیم وتصلیة جحیم ان یحبسه۔

ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے روک رکھ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات" (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۶۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یوضع علی سریرہ فیخطی به ثلث خطا الا تکلم بکلام یسمعه ماشاء الله الا الثقلین الجن والانس یقول یااخوتاه ویا حملة نعشاه لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ولاتلعبن بکم کما لعبت بی خلفت ماترکت لورثتی والدیان یوم القیٰمة یخاصمنی ویحاسبنی وانتم تشیعونی وتدعونی۔

جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جسے خدا چاہے سوائے جن وانس کے کہتا ہے اے بھائیو اے نعش اٹھانے والو تمہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیل اپنا ترکہ تو میں وارثوں کے لئے چھوڑ چلا اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

شہید کی روح خوبصورت جسم میں داخل ہوتی ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے

۲۵۷۔ ابن مندہ راوی حبان بن ابی حبلہ (یہ تابعی ثقہ ہیں۔ منہ) نے فرمایا بلغنی ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان الشھید اذا استشھد انزل الله تعالیٰ جسدا کاحسن جسد ثم یقال لروحه ادخلی فیه فینظر الی جسده الاول مایفعل به ویتکلم فیظن انھم یسمعون کلامه وینظر الیھم فیظن انھم یرونه حتی یاتیه ازواجه یعنی من الحور العین فیذھبن به۔

مجھے حدیث پہنچی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے لئے ایک جسم

نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اس میں داخل ہو پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آ کر اسے لیجاتی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین بعد وفات معاہدہ کے بارے میں دو حدیثیں

۲۵۸۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی ان سلمان الفارسی و عبدالله بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقی الاحیاء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحه فی الجنة وهی تذهب حیث شاء ت۔

سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔ مغیرہ بن عبدالرحمٰن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی قال لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی وان مت قبلك اخبرتك ۔ الحدیث

یعنی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمہیں خبر دوں گا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۶، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

مردہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور ثقلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے

۲۶۰۔ ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم اپنے مصنف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لایقبض المومن حتی یری البشری فاذا قبض نادی فلیس فی الدار دابة صغیرة ولا کبیرة الا وهی تسمع صوته الا الثقلین الجن والانس

تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی سریرہ قال ما ابطأ ماتمشون ۔ الحدیث
مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے پھر جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے ندا کرتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف، پھر جب جنازہ پر رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔

۲۶۱۔ امام احمد کتاب الزہد میں ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتیں ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی یا اھلاہ ویا جیراناہ ویا حملۃ سریراہ لاتغرنکم الدنیا کما غرتنی ۔ الحدیث
بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے پکارتا ہے اے گھر والو اے ہمسایو اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص: ۲۵ حیات الموات"

۲۶۲۔ ابن ابی الدنیا امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل الشان امام مجتہد مفسر ثقہ علماء مکہ معظمہ واجلہ تلامذہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سب صحاح میں ان سے روایت ہے۔ منہ) سے راوی اذا مات المیت فملک قابض نفسہ فما من شئی الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ.
جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس کی روح ہاتھ میں لے رہتا ہے نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ سب دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴۔۹۵)

۲۶۳۔ وہی عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یہ بھی تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں علمائے مکہ معظمہ ورجال صحاح ستہ سے منہ) سے راوی مامن میت یموت الا وھو یعلم مایکون فی اھلہ بعدہ وانھم یغسلونہ ویکفنونہ لینظر الیھم.
ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۲۶۴۔ ابو نعیم انہیں سے راوی مامن میت یموت الا روحہ فی ید ملک ینظر الی جسدہ کیف یغسل وکیف یکفن وکیف یمشی بہ ویقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیک.
ہر مردے کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیوں

کر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۵۔ امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا کہ امام ابن ماجۃ صاحب سنن کے استاذ ہیں امام اجل بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں رواۃ صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی کہ انھوں نے فرمایا بلغنی انه مامن میت الا وروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفتونه وهو یری مایصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم عن الرنة والعویل.

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۶۔ یہی امام سفیان علیہ رحمۃ المنان (تبع تابعین و مجتہدان کوفہ و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ منہ) سے راوی ان المیت لیعرف کل شیء حتی انه لیناشد بالله غاسله الا خففت علی قال ویقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك.

بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا، اور یہ بھی فرمایا کہ اس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بلاے میں کیا کہتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۷۔ یہی امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ و سبحانہ (یہ تابعی عظیم القدر جلیل الشان ہیں رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع مایقال لك . الحدیث

روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۸۔ یہی ابن ابی نجیح تبع تابعین سے راوی مامن میت یموت الا وروحه فی یدملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره. الحدیث

جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے

کیونکر نہلایا جاتا ہے کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

تعجیل تدفین سے مردہ خوش ہوتا ہے

۲۶۹۔ یہی ابو عبداللہ بکر مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی حدثت ان المیت لیتبشر بتعجیله الی المقابر۔

مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

اصحاب قبور سے حیا کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۰۔ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جو مشکوٰۃ شریف میں بروایت امام احمد منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا کہ فرماتیں کنت ادخل بیت الذی فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر فوالله مادخلت الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر۔

میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے یہی میرے شوہر یا میرے باپ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ زوجہا ثم ابیہا ثم علیہا وبارک وسلم، جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔" فتاویٰ رضوی ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(مشکوٰۃ اول، ص ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، الفصل الثالث)

قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے

۲۷۱۔ ابن ابی شیبہ وحاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهر انیه والناس ینظرون۔

یعنی میں ایک سا جانتا ہوں کہ قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

احیا کے آنے پاس بیٹھنے، بات کرنے سے مردوں کے جی بہلتے ہیں اس پر تین حدیثیں

۲۷۲۔ شفاء السقام امام سبکی وار بعین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انس مایکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا
قبر میں مردے کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا
ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۷۳۔ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبۃ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل یزرو قبر اخیہ و یجلس علیہ الا استأنس ورد علیہ حتی یقوم
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۷۴۔ صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم واعلم ماذا راجع بہ رسل ربی
جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۲۱)

زندوں کی بے اعتدالی سے اموات ایذا پاتے ہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۲۷۵۔امام احمد بسند حسن عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھ فرمایا لا توذ صاحب ھذا القبر۔
یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا فرمایا لا توذہ اسے تکلیف نہ پہنچا۔(کنز العمال ص ۱۶۵ ج ۲۰)

۲۷۶۔حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا یا صاحب القبر انزل من علی القبر لاتوذی صاحب القبر ولا یوذیک۔

او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔(ترغیب و ترہیب

۴/۲۴۷۳، الترهیب من الجلوس علی القبر)

۲۷۷۔ ابن ابی الدنیا ابوقلابہ بصری (تابعی ثقہ فاضل رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا، رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلۃ اے شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"

۲۷۸۔ امام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی (اجلۂ اکابر تابعین سے ہیں زمانۂ رسالت پائے ہوئے ثقہ ثبت عمائد رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی میں مقبرے میں گیا میں دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۲)

۲۷۹۔ حافظ ابن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ (تابعی ثقہ فاضل رواۃ صحاح ستہ سے غیر انہ عندخ فی التعلیقات ۔ منہ) سے راوی اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا الیك عنی یا رجل ولا توذنی

اے شخص الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

مردوں کو ایذا دینا زندوں کی مانند ہے

۲۸۰۔ امام مالک واحمد وابوداؤد وابن ماجہ وعبد الرزاق وسعید بن منصور وابن حبان ودار قطنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللفظ لاحمد کسر عظم المیت واذاہ ککسرہ حیا۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اسے ایذا دینی ایسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی توڑنی۔ بعض روایات دار قطنی میں لفظ فی الاثم اور زائد یعنی درد پہنچنے میں زندہ و مردہ برابر ہیں۔ ذکرہ فی المقاصد الحسنۃ (مسند احمد ص ۷۸ ج ۷)

مردے کو اچھا کفن نہ دینے، اور وصیت پوری نہ کرنے اور قرض ادا نہیں کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

۲۸۱۔ دیلمی و ابن مندہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسنوا الکفن ولا تؤذوا موتاکم بعویل ولا تاخیر وصیة ولا بقطیعة وعجلوا قضاء دینه واعدلوا عن جیران السوء.

کفن اچھا دو اور اپنی میت کو چلا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچا اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو۔ یعنی قبور کفار و اہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔

زندوں کا چلا کر رونا مردے کے لئے باعث ایذا ہے

۲۸۲۔ امام احمد ابو الربیع سے راوی کنت مع ابن عمر فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته فقلت لم اسکته یا ابا عبدالرحمن قال انه یتاذی به المیت حتی یدخل فی قبره

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی آدمی بھیج کر اسے خاموش کرادیا، میں نے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن آپ نے اسے کیوں چپ کرایا فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲)

مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۲۸۳۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه رای نسوة فی جنازة فقال ارجعن مازورات غیر ماجورات انکن لتفتن الاحیاء وتؤذین الاموات.

یعنی انھوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل، تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

زندوں کا رونا مردہ کے لئے باعث عذاب ہے

۲۸۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث مشہور میں فرمایا المیت یعذب ببکاء الحی علیه

زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے جسے امام احمد و شیخین نے عمر فاروق

وعبداللہ بن عمرو مغیرہ بن شعبہ اور ابو یعلی نے ابو بکر صدیق وابو ہریرہ اور ابن حبان نے انس بن مالک و عمران بن حصین اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے کو صدمہ ہوتا ہے۔ (بخاری اول ص ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب الخ)

مومن کو مرنے کے بعد ایذا دینا زندگی میں ایذا دینے کے مترادف ہے

۲۸۵۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ۔

مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچانی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۷ ۲)

۲۸۶۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے اس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ۔

مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

سورۂ بقر کے آغاز واختتام پڑھنے کا ثبوت

۲۸۷۔ طبرانی عبدالرحمٰن بن علا بن حلاج سے ان کے والد علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی ثقہ ہیں اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن تبع تابعین مقبول الروایہ سے دونوں صاحب رجال جامع ترمذی میں ہیں۔ منہ) نے ان سے فرمایا یابنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ثم شن علی التراب شنا ثم اقراء عند راسی بفاتحۃ البقرۃ وخاتمتھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذلک۔

اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہتا پھر مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میرے سرہانے سورۂ بقر کا شروع یعنی مفلحون تک اور خاتمہ یعنی آمن الرسول سے پڑھنا کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۳)

مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۸۸۔ امام ابو عمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایامامن احد یمر بقبر اخیه المومن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام۔
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتااور جواب سلام دیتا ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۸۹۔ابن ابی الدنیاو بیہقی وصابونی وابن عساکر وخطیب بغدادی وغیرہم محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا مرالرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام وعرفه واذا مر بقبر لایعرفه فسلم علیه رد علیه السلام۔
جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتااور اسے پہچانتا ہےاور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت اسے جواب سلام دیتا ہے۔

۲۹۰۔امام عقیلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال ابوزرین یا رسول الله ان طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء الله بکم لاحقون قال ابو زرین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون ولکن لایستطیعون ان یجیبوا۔
یعنی ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میراراستہ مقابر پر ہے، کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں تو کہوں فرمایایوں کہہ سلام تم پر اے قبروالو اہل اسلام اور اہل ایمان سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۲۔حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۹۱۔طبرانی معجم اوسط میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اوران کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیمة۔
قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔بعینہ اسی طرح حاکم نے صحیح مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرکے

تصحیح کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۳ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۲۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع (یہ تابعی ہیں ثقہ عابد عارف باللہ کثیر المناقب رجال صحاح ستہ سے الا الطرفین۔ منہ) سے راوی قال بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارھم یوم الجمعة یوما قبله ویوما بعده۔

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے اور دونوں سے بیش وافزوں ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۳۔ حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں بطریق عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلیٰ بن عبداللہ سے وہ اپنے والد ماجد عبداللہ بن ابی فروہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللھم ان عبدك ونبيك يشهد ان هولاء شهداء وانه من زارهم اوسلم عليهم الى يوم القيمة ردوا عليه۔

الٰہی تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے۔ عطاف کہتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا اور آواز آئی والله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔ میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے سوار ہوئی اور واپس آئی۔

۲۹۴۔ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انھوں نے بآواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار جواب آیا وعلیك السلام یا ابا عبدالله۔ باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور

سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۹)

۲۹۵۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انھیں عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل والنهار.

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

اہل قبور سلام کے علاوہ دیگر کلام واصوات بھی سنتے ہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۲۹۶۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی اپنے صحاح اور امام احمد اپنے مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللفظ لمسلم ان المیت اذا وضع فی قبرہ انه یسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا.

مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ (مسلم دوم ص ۳۸۶، باب عرض مقعد المیت الخ)

۲۹۷۔ احمد و ابوداؤد بسند جید براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المیت یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرین.

بیشک مردہ جوتیوں کی کھچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

(مسند احمد ص ۱۹۳ ج ۳)

۲۹۸۔ بیہقی و طبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المیت اذا دفن یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفین.

بیشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ آتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

(کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۲۰)

۲۹۹۔ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف اور ابن حبان نے صحیح مسمّی بالتقاسیم والانواع اور حاکم نیشاپوری نے صحیح المستدرک علی البخاری و مسلم اور بغوی نے شرح السنہ اور طبرانی معجم اوسط اور ہناد نے کتاب الزہد اور سعید ابن السکن نے اپنی سنن اور ابن جریر وابن منذر وابن مردویہ و بیہقی نے

اپنی اپنی تصانیف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ یسمع خفق نعالھم حین یولون عنہ.

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفش پائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔

(الترغیب و الترھیب ۴/ ۱۷۰، الترھیب من المرور بقبور الظالمین الخ)

۳۰۰۔ جویبر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی جس میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانہ یسمع خفق نعالھم ونفض ایدیکم اذا ولیتم عنہ مدبرین.

بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی پکچل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۳۰۱ طبرانی وابن مردویہ ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن راوی قال شھدنا جنازۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ من دفنھا وانصرف الناس قال انہ الا ن یسمع خفق نعالکم . الحدیث

ہم ایک جنازہ میں حضور کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔ (الترغیب والترھیب ۴/ ۳۷۰، الترھیب من المرور بقبور الخ)

بدر کے مقتول کافروں سے حضور علیہ السلام نے کلام فرمایا

۳۰۲۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال وجدتم ماوعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منھم ولکن لایجیبون.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا یعنی عذاب، کسی نے عرض کی حضور مردوں کو پکارتے ہیں ارشاد فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

(بخاری اول، ص ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر الخ)

۳۰۳۔ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یرینا مصارع اهل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی اتی الیهم فقال یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم الله و رسوله حقا فانی قد وجدت ما وعدنی الله حقا فقال عمر یا رسول الله کیف تکلم اجساد الاروح فیها قال ما انتم باسمع لما اقول منهم غیر انهم لایستطیعون ان یردوا علی شیأ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنوئیں میں بھر دیے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا اور رسول نے تمہیں دیا تھا کہ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ حضور ان جسموں سے کیونکر کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انھیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۷ حیات الموات"۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۴۔ یوہیں صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسه بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم ولکنهم لایقدرون ان یجیبوا۔

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یونہی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حدیث ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اما البخاری فساقه بطوله واما مسلم فاحاله علی حدیث انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۵۔ طبرانی نے بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ولکن لایجیبون۔

جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح امام سلیمان بن احمد مذکور نے حدیث عبداللہ بن سیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔(کنزالعمال ص ۲۳۵ ج ۱۰)

ام محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا

۳۰۶۔ ابوالشیخ عبید بن مرزوق سے راوی کانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما انتم باسمع منها فذکر انها اجابت ان اقم لمسجد۔

یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

دفن کے بعد مردے کو تلقین کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۷۔ طبرانی معجم کبیر و کتاب الدعاء میں اور ابن مندہ اور امام ضیائی مقدسی کتاب الاحکام اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابو بکر غلام الخلال کتاب الشافی اور ابن زبیر وصایا العلماء عند الموت اور ابن شاہین کتاب ذکر الموت و دیگر علماء محدثین اپنی تصانیف حدیثیہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلانة فانه یسمعه ولایجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله ولکن لاتشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وانك رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اما

ما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منھما بید صاحبه ویقول انطلق بنا ماتقعد عند من لقن حجته ۔ الحدیث

جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوں ہی ندا کرے وہ سیدھا ہو بیٹھے گا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا، منکر و نکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۴)

فائدہ: امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں اعتضد بشواھد ویعمل اھل الشام قدیما۔ یعنی اس کو دو وجہ سے قوت ہے ایک تو احادیث اس کے مؤید دوسرے زمانۂ سلف سے علمائے شام اس پر عمل کرتے آئے۔ نقله العلامة ابن امیر الحاج فی الحلیة۔ اسی طرح امام نقاد الحدیث ضیائی مقدسی اور امام خاتم الحفاظ حافظ الشان ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی نے اس کی تقویت اور امام شمس الدین سخاوی نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں خاص ایک رسالہ تالیف فرمایا۔ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کرنا علمائے شام سے نقل فرمایا، اور امام ابوبکر ابن العربی نے اہل مدینہ اور بعض دیگر علماء نے اہل قرطبہ وغیرہ سے اس کا عمل نقل کیا، میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی کما اخرجه ابن منده من وجه آخر کما ذکره الامام السیوطی فی شرح الصدور قلت بل و الطبرانی ایضا علی ما ساق لفظه البدر المحمود فی البنایة شرح الھدایة۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۹ حیات الموات"

۳۰۸۔ امام سعید بن منصور شاگرد امام مالک واستاذ امام احمد اپنے سنن میں راشد بن سعد (تابعی ثقہ رجال سنن اربعہ سے۔ منہ) وضمرہ بن حبیب (تابعی ثقہ رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) وحکیم بن عمیر (تابعی صدوق رجال ابوداؤد وابن ماجہ سے۔ منہ) سے راوی ان سب نے فرمایا اذا سوی علی المیت قبرہ وانصرف الناس عنه کان یستحب ان یقال للمیت عند قبرہ یا

فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جب میت پر مٹی دیکر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے اے فلاں کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلاں کہہ میرا رب اللہ اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰ ۳ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۵)

قبر میں کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں

۳۰۹۔ ابن ماجہ بسند حسن صحیح عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیثما مررت بقبر مشرک فبشرہ بالنار قال فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے اسے آگ کا مژدہ دینا وہ صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ایک مشقت میں ڈالا، کسی کافر کی قبر پر میرا گزر نہ ہوا مگر یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰ ۲ حیات الموات"۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۴، باب ماجاء فی زیارة قبور المسلمین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بقیع سے کلام فرمایا

۳۱۰۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن ودیارکم قد سکنت واموالکم قد فرقت فاجابه هاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربحناه وماخلفناه فقد خسرناه.

یعنی ایکبار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نکاح کر لئے اور تمہارے گھروں میں اور لوگ بسے تمہارے مال تقسیم ہو گئے اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑا وہ

ٹوٹے میں گیا۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۷)

مردے اپنے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے اور اپنے حالات بتاتے ہیں

۳۱۱۔امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن المسیب سے راوی قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی طالب فنادی یااھل القبور السلام علیکم ورحمة اللہ تخبرون باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا وعلیك السلام ورحمة اللہ وبرکاته یا امیرالمومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن واما اموالکم فقد اقتسمت والا ولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامیٰ والبناء الذی شیدتم فقد سکن اعدائکم فھذہ اخبار ما عندنا فما عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان انتثرت الشعورو تقطعت الجلود وسالت الاحداق علی الخدود وسالت المناخیر بالقیح والصدید وما قدمناہ ربحناہ وما خلفناہ خسرناہ ونحن مرتھنون بالاعمال۔

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ میں داخل ہوئے حضرت مولیٰ علی نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبر دیں، سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں نے آواز سنی کسی نے مولیٰ علی کو جواب سلام دیکر عرض کی یا امیرالمومنین آپ بتائیے ہمارے بعد کیا گزری امیرالمومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے اور تمہارے مال سو وہ بٹ گئے اور اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے، ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں، اب تمہارے پاس کیا خبر ہے ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہوا اور ہم اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۷۰ حیات الموات "۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کی ایمان افروز حکایت

۳۱۲۔ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیرالمومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشاء باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ

کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیۂ کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بے ہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا رات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتادے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے، آگے لفظ حدیث یوں ہیں۔ فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربه جنتٰن فاجابه الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیھا ربی فی الجنة مرتین۔

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا اے فلاں جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لئے دو باغ ہیں، جوان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمی جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۷۲، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۱)

مردہ دنیا کی مانند قبر میں بھی ایذا پاتا ہے

۳۱۳۔ دیلمی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المیت یوذیه فی قبره مایوذیه فی بیته۔

میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے اذیت پاتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۸۳، حیات الموات"

جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ روز قیامت مستحق شفاعت نہ ہوگا

۳۱۴۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث متواتر میں فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیٰمة حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے اہل سے نہ ہوگا۔

رواہ ابن منیع عن زید بن ارقم و بضعة عشر من الصحابة رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۹۰۔ حیات الموات"

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے

۳۱۵۔ حدیث شریف میں ہے من حلف بغیر الله فقد اشرك۔

جس نے غیر اللہ کی قسم کی کھائی بیشک اس نے شرک کیا، یعنی بت وغیرہ کے نام سے قسم کھانا شرک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳، حیات الموات"۔ (کنز العمال، ص ۲۱۴، ج ۲۲)

تعارف

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین
(مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا جواب)

سماع موتی کے منکرین نے قسم کے ایک مسئلہ سے استدلال بلکہ ثابت کرنے کی بیجا و ناکام کوشش کی ہے کہ مردے سنتے دیکھتے نہیں، جس مسئلہ یمین سے انکار سماع پر مخالفین نے دلیل حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زید سے نہ بولوں گا تو یہ قسم زید کی حالت حیات پر مقصود رہتی ہے اگر بعد انتقال زید سے کلام کرے تو حانث نہ ہوگا۔ یعنی اگر میت کو قوت سماعت حاصل ہوتی تو بعد موت بھی کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جانی چاہئے تھی، یہاں قسم کا نہ ٹوٹنا بتا رہا ہے کہ زید کے اندر بعد موت قوت سماع نہیں ہے، یہ قول منکرین کا مفہوم ہے۔

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ سے اس کو جو رنگ تحریر دیا ہے وہ یوں ہے کہ اصل مسئلہ ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالی عنہم سے صرف اسی قدر ہے کہ بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کی وجہ یہ کہ ہمارے نزدیک بنائے یمین عرف پر ہے لفظ سے جو معنی عرفاً مراد و مفہوم ہوتے ہیں ان پر قسم وارد ہوتی ہے، نہ معنی لغوی یا معنی شرعی پر، تمام کتب مذہب اس امر کی تصریحات جلیہ سے مملو ہیں۔

پھر قسم کی چند مثالیں ایسی دی ہیں جن میں معنی عرفی مراد لے کر قسم نہ ٹوٹنے کا قول کیا گیا ہے جب کہ معنی شرعی یا لغوی کے اعتبار سے حنث لازم آتا ہے۔

مسئلہ مذکورہ کی تائید و تصحیح میں ایک مثال یہ ہے کہ۔

اگر زید امام ہو اور قسم کھانے والا مقتدی، زید نماز میں کچھ بھول جائے اور وہ بتادے تو قسم نہ ٹوٹے گی حالانکہ اس نے زید سے کلام کیا اور زید نے بذات خود سنا بھی۔

اب اگر اس سے یہ قرار دے دیا جائے کہ نمازی پتھر ہیں، نمازی کچھ نہیں سنتے، نمازیوں سے کلام حقیقۃً کلام ہی نہیں تو یہ عجیب جہالت و فضاحت ہوگی۔

لہذا ہمارے علماء کا یہ ارشاد کہ "بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی" اس پر مبنی ہے کہ قسم کی بناء عرف پر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مردے حقیقۃً نہیں سنتے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد وجوہ اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ

موت صرف جسم کو آتی ہے نہ کہ روح کو، کہ روح فانی نہیں ہے۔

اور اصطلاح مناطقہ سے ہٹ کر انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ

انسان، روح متعلق بالبدن کا نام ہے۔

اور یہ کہ حقیقت موت بدن کے لئے ہے روح اس سے مبرا ہے لیکن بدن و روح دونوں پر میت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک روح کے لئے فنا نہیں، موت سے روحوں کا مرجانا بدمذہبوں کا قول ہے، کتب عقائد ان کی تصریحات و توضیحات سے مالامال ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

روح کا بدن سے تعلق چار قسموں پر ہے۔

۱- تعلق دنیوی بحال بیداری

۲- تعلق بحال خواب کہ من وجہ متعلق اور من وجہ مفارق

۳- تعلق برزخی

۴- تعلق اخروی

ان میں اکمل و اعلیٰ تعلق اخروی ہے جس کے بعد فراق کا احتمال ہی نہیں اور ادون و اقل تعلق برزخی ہے کہ فراق کے باوجود ایک اتصال معنوی ہے۔

مگر قرآن عظیم و حدیث کریم کے نصوص قاطعہ شاہد ہیں کہ اس قدر تعلق بھی بقائے انسانیت کے لئے کافی ہے۔

اور فرماتے ہیں

صفات بدن دو قسم ہے

۱- صفات اصلیہ کہ خود بدن کے لئے حاصل ہے۔

۲- صفات جعلیہ کہ حقیقۃً صفات روح ہیں اور بوجہ اتحاد مذکور بدن کی طرف منسوب ہے جیسے علم و سمع و بصر وغیرہ۔ اور متعدد احادیث اس پر ناطق و شاہد ہیں کہ جس طرح مسلمان قبر میں سنتا ہے یونہی ہندو کافر مرگھٹ میں،

اور جس طرح ابھی کا مردہ دیکھتا سنتا ہے اسی طرح مدفون ہزار سالہ،

اس بحث کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مردے زندوں کی طرح شکل و صورت اور صوت و ندا کا ادراک کرتے ہیں، اور ادراک روح کا کام ہے، اور روح نہ موت سے مرتی ہے نہ متغیر ہوتی ہے مگر اس پر بھی لفظ میت کا اطلاق آتا ہے، ہم انہیں ارواح موتی کے سماع و ابصار کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کو اموات کا دیکھنا سننا کہتے ہیں۔

دراصل یہ زیر تبصرہ رسالہ "الوفاق المتین" رسالہ "حیات الموات" کی تذئیل جلیل ہے۔ کہ رسالہ "حیات الموات" میں ایک مسئلہ یمین (جو اوپر مذکور ہوا) در پیش آیا تھا جس سے منکرین نے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کیا تھا، امام احمد رضا نے اسی مسئلہ کی تشریح و تحقیق کے پس منظر میں یہ مستقل رسالہ، "الوفاق المتین" ۱۳۱۶ھ کو تصنیف کیا، اور بطور تمہید چھ مقدمات پھر ان کے مندرجات کی وضاحت و صراحت کے لئے چھ الگ الگ جوابات جو تحقیقات و تدقیقات کا بیش بہا خزانہ ہیں، اور بارہ دلائل قاطعہ کی روشنی میں اس مسئلہ کی تائید و توثیق اور گیارہویں دلیل میں ۲۵ شواہد اور متعدد فوائد جلیلہ وغیرہ سے شفاف آئینہ کی مانند ثابت کیا کہ مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف دلیل دینا محض باطل و عاطل ہے۔

اور اخیر میں فرمایا کہ

جو اس رسالہ کو بنظر انصاف دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ دل سے شہادت دے گا کہ مسئلہ یمین آج حل ہوا جسے مخالفین موافق اور موافقین مخالف سمجھا کرتے تھے اس کا عقدہ اب منحل ہوا۔

جن کلمات کو مخالفین اپنی دلیل بنایا کرتے تھے اب وہ کلمے خود انہیں کو ذلیل بنائیں گے، اور جن اقوال کو موافقین محتاج جواب سمجھتے تھے اب انہیں کو وہ اپنی دلیل بنائیں گے۔

۵۴ صفحات پر مبسوط و مشحون اس محققانہ رسالۂ جلیلہ میں ۱۸ احادیثیں بنائے بحث ہیں۔

احادیث

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

روح کیلئے فنا نہیں کہ موت صفت بدن ہے نہ وصف روح یہی اہلسنت کا مذہب ہے

۳۱۶۔ حدیث میں ہے اللھم رب الارواح الفانیة و الاجساد البالیة۔الحدیث و لفظه عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الجبانة یقول السلام علیکم ایتها الارواح الفانیة و الابدان البالیة و العظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بالله المؤمنة اللھم ادخل علیھم روحا منك و سلامامنا۔

اے اللہ فانی روح اور گلے ہوئے بدن کے رب۔ الحدیث۔ اس حدیث کے لفظ ابن السنی کے یہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قبرستان میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے وہ روحو جن کے بدن فنا ہو گئے اور جسم گل گئے اور ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں تم پر سلام ہو جو دنیا سے اس حال میں نکلی کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتی تھی اے اللہ تو ان میں اپنی جانب سے راحت داخل فرما اور ہماری طرف سے ان پر سلام۔ (مولف) (اس حدیث میں روح پر اطلاق فانی باعتبار جسم واقع ہوا ہے۔ ورنہ خود روح کے لئے ہر گز فنا نہیں۔ مولف، منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۷ الوفاق المتین"

روح کے عدم فنا کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۷۔ در حدیث شریف وارد است انما خلقتم للابد۔

یعنی تم ہمیشہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، یعنی وہ جان جس کا نام حقیقت میں آدمی ہے وہ ہر گز فانی نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۲۸، الوفاق المتین"

جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۸۔ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے مالا عین رأت و لا اذن سمعت۔

یعنی جنت اور اس کی نعمتیں وہ ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۹۔ الوفاق المتین"۔ (بخاری ۱/۴۶۰ باب ماجاً فی صفۃ الجنۃ)

حقیقت قبر کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۹۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ و السلام القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (مولف) (شرح الصدور مترجم، ص ۱۳۸)

روح کے غیر فانی ہونے کے بارے میں ایک حدیث۔

۳۲۰۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ حمل المیت علی نعشہ رفرف روحہ فوق النعش و یقول یا اھلی و یاولدی، الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مردے کو تابوت پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح تابوت کے اوپر جاکر کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میری اولاد، الحدیث۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۳، الوفاق المتین"

مردہ کے حسنات یا سیئات کے پیش نظر صبح و شام اس کا ٹھکانہ بتلایا جاتا ہے

۳۲۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مؤطا امام مالک و جامع ترمذی و سنن ابن ماجۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احدکم عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ و العشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ و ان کان من اھل النار فمن اھل النار، یقال لہ ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیٰمۃ۔

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام (قبر میں) اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت کا اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا اس کو کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے روز قیامت اسی طرف بھیجے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۹ الوفاق المتین"۔ (بخاری اول، ص ۱۸۴، باب المیت یعرض علیہ الخ) (مسلم دوم، ص ۳۸۵، باب عرض مقعد المیت الخ)

قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

۳۲۲۔ روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلم و النسائی و غیرھما عنھا فی حدیث طویل قالت قلت کیف اقول لھم یا رسول اللہ قال قولی السلام علیکم اھل الدیار من المومنین المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا و

المتاخرین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ جب میں مدفونان بقیع کی زیارتوں کو جاؤں تو ان سے کیا کہوں، فرمایا سلام کر کے یوں کہو اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو! رحم فرمائے ان پر جو ہم سے آگے گئے اور جو پیچھے رہ گئے اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹۔ الوفاق المتین"۔ (مسلم ۱/ ۳۱۴، کتاب الجنائز)

فرعون اور ذریت فرعون کی روحوں پر عذاب کے بارے میں ایک حدیث

۳۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار کل یوم مرتین تغدو و تروح الی النار فیقال یا آل فرعون ھذہ ماوٰکم حتی تقوم الساعۃ۔

(فرعون اور فرعونیوں کو ڈوبے ہوئے کئی ہزار برس ہوئے) بیشک آل فرعون کی روحیں کالے پرندہ کے جوف میں ہیں ہر روز صبح و شام دو وقت آگ پر لے جائی جاتی ہیں جہنم جھنکا کر ان سے کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۳۹۔ الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۱)

زندوں کی آہ وزاری سے مردے کو ایذا ہوتی ہے

۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و طبرانی نے (حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر له صویحبه فیا عباداللہ لاتعذبوا موتاکم۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے کہ تمہارے رونے پر تمہارا مردہ رونے لگتا ہے تو اے خدا کے بندو اپنی اموات کو عذاب نہ کرو، "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۳۸ الوفاق المتین"

روز جمعہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور حیات انبیاء علیہم السلام سے متعلق دو حدیثیں

۳۲۵۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر فضائل جمعہ ارشاد فرمایا

اکثروا علی من الصلاۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی۔
اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمہارے درود مجھ پر عرض کی جائے گی، صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ و کیف تعرض صلاتنا علیک و قد ارمت یا رسول اللہ یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ بعد وصال جسم باقی نہیں رہتے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے رواہ الامام احمد و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و ابن حبان والدار قطنی و الحاکم و البیہقی فی الدعوات الکبیر و ابونعیم و صححہ الاربعۃ السابقون علی الاخیرین و ابن دحیۃ وغیرھم و حسنہ عبدالغنی و المنذری۔ (نسائی اول، ص ۲۰۳، اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ) (ابوداؤد اول، ص ۲۱۴، باب فی الاستغفار)

۳۲۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملئکۃ و ان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منہا۔
جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کہ وہ دن حضور ملائک کا ہے رحمت کے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک بھیجتا رہے اس کی درود مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت میں نے عرض کی اور بعد انتقال اقدس کے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔
تتمہ حدیث ہے فنبی اللہ حی یرزق تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۶، الوفاق المتین"۔ (کنز العمال، ص ۴۳۶، ج ۱)

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات سے متعلق ایک حدیث جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار بھی منقول ہیں۔
۳۲۷۔ حدیث جلیل ام المومنین منقول بہ نقل ائمہ اجلہ ثقات و عدول رجال بخاری و مسلم مروی جامع ترمذی شریف یہ ہے حدثنا الحسین بن حریث (ثقۃ من رجال الشیخین) نا عیسیٰ بن یونس (ثقۃ مأمون من رجال الستۃ کسائر السند) عن ابن جریج عن

عبدالله بن ابی ملیکة قال توفی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما بالحبشی قال فحمل الی مکة دفن فیها فلما قدمت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها اتت قبر عبدالرحمن بن ابی بکر فقالت ۔

وکنا کندمانی جذیمة حقبة　　من الدهر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا　　لطول اجتماع لم لبت لیلة معا

ثم قالت و الله لو حضرت مادفنت الا حیث مت و لو شهدتک مازرتک۔

یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما برادر حقیقی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ کے قریب موضع حبشی میں انتقال فرمایا ان کی نعش مبارک مکہ معظمہ لائے جنت المعلی میں دفن ہوئے جب ام المومنین مکہ معظمہ آئیں تو ان کے مزار مبارک پر گئیں دو شعر (کہ تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے مرثیہ میں کہے تھے) پڑھے کہ ایک مدت دراز تک جذیمہ (بادشاہ عرب و عراق و جزیرہ مقتول ملک جزیرہ زبا) کے دونوں مصاحبوں کی طرح (کہ چالیس سال تک صحبت بادشاہ میں یکجا رہے تھے) ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ ہرگز جدا نہ ہوں گے اب کہ جدا ہوئے گویا اس قدر طول یکجائی پر کسی شب ایک جگہ نہ رہے تھے۔ پھر اپنے برادر مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ باتیں کیں خدا کی قسم اگر میں آپ کے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو آپ وہیں دفن ہوتے جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا اور اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتی اب آپ کی زیارت کو نہ آتی، وہیں دفن ہونا اسی لئے کہ یہی سنت ہے نعش کو دور لے جانا نہ چاہئے اور زیارت کو نہ آنا یوں کہ زیارت قبور میں عورات کا حصہ کم ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۸، الوفاق المتین"

صنادید قریش کی لاشیں بدر کے گندہ کنوئیں میں پھینک دی گئیں پھر تین دن کے بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا۔

۳۲۸۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر یوم بدر باربعة و عشرین رجلاً من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث و کان اذاظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و تبعه اصحابه و قالوا مانری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شفة الرکی فجعل ینادیهم

باسمائهم و اسمأ آبائهم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسر کم انکم اطعتم الله و رسوله فانا قد وجدنا ماوعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ماوعد ربکم حقا قال فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله ماتکلم من اجساد لاارواح لها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی نفس محمد بیده ماانتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے بڑے بڑے بہادر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم فرمایا کہ بدر کے کسی گندہ کنوئیں میں پھینک دیئے جائیں اور حضور کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو اسی میدان میں تین راتیں قیام فرماتے پھر جب فتح بدر کا تیسرا دن ہوا تو کوچ کرنے کا حکم فرمایا سامان سفر تیار کیا گیا حضور پیدل تشریف لے چلے صحابہ بھی پیچھے پیچھے اور صحابۂ کرام کہنے لگے شاید کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں یہاں تک کہ کنواں کے کنارے کھڑے ہو کر کفار کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام سے پکارنے لگے اے فلاں بن فلاں کیا تم کو خوش آرہی یہ بات کہ کاش کہ تم نے اللہ و رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ بیشک ہم نے تو وہ پایا جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے وہ پایا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا کلام کرتے ہیں ان بدنوں سے جن میں روحیں نہیں حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا بخدا تم ان سے زیادہ میری بات نہیں سنتے، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت و ندامت اور توبیخ و تذلیل کے لئے اعادۂ حیات فرما کر سنوایا۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۰۔ الوفاق المتین"۔(بخاری دوم، ص ۵۶۶، باب قتل ابی جھل)

شہدائے اجنادین کے بارے میں ایک روایت

۳۲۹۔ اثر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اخرج ابن سعد عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا الی موضع لایعبره الا انسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه فتقدم هشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل ووقع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا ان یوطؤها الخیل فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فلوطؤه الخیل ثم اوطأ هو و تبعه الناس حتی قطعوه۔

جنگ اجنادین کے دن جب روم کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے تعاقب میں مجاہدین اسلام) ایک ایسی تنگ جگہ پہنچ گئے جس کو ایک انسان ہی عبور کر سکتا تھا (یہ دیکھ کر مسلمان رک گئے اور سوچنے لگے کہ کیا کریں) تو حضرت ہشام بن عاص آگے بڑھے اور پہنچ کر رومیوں سے اکیلے ہی لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور اسی شگاف میں گر گئے اور وہ بند ہو چکا تھا تو جب اور مسلمان وہاں تک پہنچے (اور راستہ بند پایا) تو ڈرے کہ ان کی لاش مبارک کو گھوڑے روند ڈالیں گے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت دی اور ان کی روح کو اٹھا لیا اب یہ تو ان کا جثہ (جسم بے جان) ہے تو گھوڑے دوڑا دو پھر پہلے عمرو بن عاص نے گھوڑا دوڑا کر ان کی لاش کو روند دیا اور لوگوں نے ان کا اتباع کیا یہاں تک کہ وہ راستہ سب نے طے کر لیا۔ یعنی مجبوراً ایسا کیا ورنہ میت کا احترام بہر حال لازم ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۴، الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۷۹)

مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے

۳۳۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا علام تنصون میتکم۔

کس جرم پر اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو، الامام محمد فی الآثار اخبرنا ابو حنیفة۔

۳۳۱۔ و عبدالرزاق فی مصنفه و اللفظ له قال اخبرنا سفین عن الثوری کلاهما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراهیم النخعی عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امرأة یکیدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مردہ عورت کو دیکھا کہ لوگ اس کے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو (مولف)

۳۳۲۔ رواه کمحمد ابو عبید القاسم بن سلام و ابراهیم الحربی فی کتابیهما فی غریب الحدیث عن ابراهیم عن عائشة انها سئلت عن المیت یسرح راسه فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۵۵، الوفاق المتین"

قبرستان میں جائے تو یہی کہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل بقیع کے لئے کہا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر تشریف لے جاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ رواہ مسلم ، و لفظ النسائی مکان قولہ اتاکم الی مؤجلون و انا وایاکم متواعدون و غدا و مواکلون، و لابن ماجۃ من وجہ اخر و اشار الیہ النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔

سلام تم پر اے ان گھر والے مسلمانو اب تم کو ملا چاہتا ہے جس کا تم سے وعدہ ہے تمہارے میعاد کل کے دن ہے ہم اور تم آپس میں کل کے وعدے پر ہیں اور اسی پر بھروسہ کئے ہیں تم ہم سے پہلے پہنچ لئے اور خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹، الوفاق المتین"۔ (مسلم ۱/۳۱۳۔ کتاب الجنائز)

تعارف

تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

(مال زکوٰۃ کے حساب لگانے اور ادا کرنے کے اوقات و مصارف کے بیان میں)

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ کو زکوٰۃ کے سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا ان تمام سوالوں اور ان کے جوابات کا خلاصہ مختصر اس طرح ہے۔

۱۔ زکوٰۃ بتدریج دی جائے یا یکمشت؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سال رواں کی زکوٰۃ اگر پیشگی بتدریج ادا کرے تو کوئی حرج نہیں اور اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہو گی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتی پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ ہے، ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی توضیح و تشریح ثابت ہے۔

۲۔ ۳۔ زیور اگر آئندہ زیادہ یا کم ہو تو اس کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے؟

شریعت مطہرہ نے سونے چاندی کی نصاب پر کہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو کر خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو یا گہنا یا برتن یا ورق وغیرہ حولان حول قمری کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں مقرر فرمایا ہے۔

سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی ساڑھے باون تولے۔

پھر نصاب کے بعد جو کچھ نصاب مذکور کے پانچویں حصہ تک نہ پہنچے معاف ہے اس پر کچھ واجب نہیں۔ جب خمس کامل ہو جائے اس پر پھر اس خمس کا چالیسواں حصہ فرض ہو گا یوں ہی ایک خمس سے دوسرے خمس تک عفو اور ہر خمس کامل پر اس کا ربع عشر۔

۴۔ ضرورت مند سادات کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟

زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے۔ جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم ہے۔ اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون، لہذا یہ اس

ستھری نسل والوں کے قابل نہیں، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ پھر امام احمد رضا بریلوی نے ۲۲ صحابہ کرام اور ۳ صحابیات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں جن سے اس مضمون کی حدیثیں مروی ہیں۔

اور چالیس ائمہ و فقہاء کے اقوال وارشادات سے اس کی تائید و توثیق کی ہے۔

۵- مصارف زکوٰۃ کیا ہیں؟

مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے ۳۲ ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جن میں ۱۶ شخصوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں اور ۱۶ کو جائز ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونے کی چار صورتیں ذکر کی ہیں، اور صورت چہارم کے ضمن میں متعدد شقوق کی نشاندہی کی ہے۔

۶- سونا چاندی اگر مختلط ہوں تو اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے اور اس کے لئے دستور العمل کیا ہے؟

مال جب بشرائط معلومہ نصاب کو پہنچے تو بعنہ وجوب زکوٰۃ کا سبب اور ایراث حکم میں مستقل ہے جسے اپنے حکم میں دوسری شئ کی حاجت نہیں اور نصاب کے بعد جو خمس نصاب ہو وہ بھی نصاب و سبب ایجاب ہے ہاں جو خمس سے کم ہے وہ اپنی نوع میں مثلاً چاندی یا سونا، سونے میں موجب زکوٰۃ نہیں ہو سکتا کہ شرع مطہر نے اسے عفو کہا ہے۔

اسی طرح جو راسا نصاب کو نہیں پہنچا بعنہ سببیت وجوب کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر جب اس نوع کے ساتھ دوسری نوع بھی ہو یعنی زر و سیم مختلط ہوں تو ازانجا کہ وجہ سببیت ثمنیت تھی اور وہ دونوں میں یکساں تو اس حیثیت سے ذہب و فضہ جنس واحد ہیں، لہذا ہمارے نزدیک جو ایک نوع میں موجب زکوٰۃ نہ ہو سکتا تھا، خواہ اس لئے کہ نصاب ہی نہ تھا یا اس لئے کہ نصاب کے بعد عفو تھا اس مقدار کو دوسری نوع سے تقویم کر کے ملا دیں گے کہ شاید اب اس کا موجب زکوٰۃ ہونا ظاہر ہو پس اگر اس ضم سے کچھ مقدار زکوٰۃ بڑھے گی (بایں معنی کہ نوع ثانی قبل ضم نصاب نہ تھی اس کے ملنے سے نصاب ہو گئی یا اگلی نصاب پر نصاب خمس کی تکمیل ہو گئی) تو اسی قدر زکوٰۃ بڑھا دیں گے اور اب اگر کچھ عفو بچا تو وہ حقیقۃً عفو ہو گا ورنہ کچھ نہیں، اور اگر ضم کے بعد بھی کوئی مقدار زکوٰۃ زائد نہ ہو تو ظاہر ہو جائے گا کہ یہ اصلاً موجب زکوٰۃ نہ تھا۔

یعنی سونا یا چاندی اگر الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے تو دونوں ضم ہو کر نصاب ہوں گے ورنہ عفو ہو گا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اختلاط زر و سیم کی ۷ ۳ صورتیں رقم کی ہیں اور اخیر میں تحریر فرمایا ہے کہ بحمد اللہ یہ دستور العمل کامل و مکمل ہو گیا کہ عالم میں کوئی اختلاط زر و سیم ان ۷ ۳ صورتوں سے خارج نہیں ہو سکتا۔ اور ان مسائل کو ایسی شرح و بسط جلیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ شاید ان کی نظیر کتب میں نہ ملے۔

۷۔ زکوٰۃ کی صحیح مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال جو مقدار واجب سے کم زکوٰۃ میں دیا گیا وہ محسوب زکوٰۃ ہو گا یا نہیں؟

نیت زکوٰۃ سے جو مقدار ادا کیا وہ ضرور محسوب زکوٰۃ ہو گی صرف یہ کہ ایک جزء واجب کے ادا میں تاخیر ہوئی اگرچہ مذہب راجح پر تاخیر ادا گناہ ہے، پس ہر سال جتنا زکوٰۃ میں دیا وہ قطعاً ادا ہوا اور جو باقی رہتا گیا وہ اس پر دین ہوا حتی کہ اگر کسی نصاب سے معارض ہو جائے گا تو اسی قدر مقدار واجب گھٹ جائے گی۔

سات سوالوں کے جوابات پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں تین احادیث مبارکہ ہیں۔

احادیث

تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

حولان حول کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۳۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لازکوٰۃ فی مال حتی یحول علیہ الحول، اخرجہ ابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ سال تمام ہونے سے قبل مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۸، تجلی المشکوٰۃ"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۹، باب من استفاد مالا)

اہل بیت سے حسن سلوک کے متعلق دو حدیثیں

۳۳۵۔ ابن عساکر امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع الی اہل بیتی یدا کافأتہ علیہا یوم القیٰمۃ۔ جو میری اہل بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (کنزالعمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

۳۳۶۔ خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی مکافأتہ اذا لقینی۔

جو شخص اولاد عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹۴، تجلی المشکوٰۃ"۔ (کنزالعمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

تعارف

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

(زکوٰۃ نہ دینے والے کا صدقہ مقبول نہیں)

ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر مصرف خیر میں روپیہ خرچ کرتا ہے، تو جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور اسے کار خیر میں صرف کیا جائے تو یہ درست ہے یا نہیں اور اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں اس کا جو مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے مختصراً اس کا مفہوم اس طرح ہے صاحب نصاب اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات و خیرات میں مال صرف کرے تو کچھ مقبول نہیں کہ فرائض کو چھوڑ کر نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، اور صدقات و خیرات کیا ہوا مال واپس بھی نہیں لیا جا سکتا کہ اس نے جس مد میں بھی خرچ کیا وہ سب صحیح و لازم ہو گئے، اور جب تک زکوٰۃ پوری پوری ادا نہ کرے مصارف خیر پر امید ثواب و قبول فضول ہے کہ کسی فعل کا صحیح و درست ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔

جتنی زکوٰۃ اس کے ذمے میں فرض ہو گئی ان سب کا ادا کرنا فرض ہے ورنہ مستحق عذاب نار ہوگا غرضیکہ اسی مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں متعدد دلائل شرعیہ کے علاوہ اس رسالہ میں ۲۹ حدیثیں شامل بحث کی گئی ہیں۔

احادیث

اعزالاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ

جس مال میں مال زکوۃ مخلوط ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے گا حدیث میں ہے

۲۳۷۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ماخالطت الصدقۃ او مال الزکوۃ مالا الا افسدتہ۔**

زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہو گا اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ رواہ البزار والبیھقی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۳، اعزالاکتناہ"۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۲۳۸۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ماتلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوۃ**

خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن امیرالمومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

ادائیگی زکوۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے

۲۳۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من ادی زکوۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہ۔**

جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنزالعمال ص ۷۶ ج ۶)

۲۴۰۔ حضور اعلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں **حصنوا اموالکم بالزکوۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ۔**

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیھقی وغیرھما عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(مراسیل ابوداؤد ص ۸، باب فی الصائم یصیب اھلہ)

زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کامل کی دلیل ہے

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان تمام اسلامکم ان تودوا زکوۃ امو‌الکم۔

تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔رواہ البزار عن علقمۃ۔ (کنز العمال ص ۲۷۶، ج ۶)

۳۴۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یومن باللہ ورسولہ فلیؤد زکوۃ مالہ۔

جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ یعنی ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۴، اعزالاکتناہ"۔(کنز العمال ص ۲۹۲ ج ۲۰)

زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل چند حدیثیں

۳۴۳۔ حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسلم اول ص ۳۱۸، باب اثم مانع الزکوۃ)

۳۴۴۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس۔(بخاری اول ص ۱۸۹، باب اثم مانع الزکوۃ الخ)

۳۴۵۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔رواہ مسلم (مسلم اول ص ۳۲۱، باب تغلیظ عقوبۃ من لایودی الزکوۃ)

۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ

پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائیگی بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔
(الترغیب والترھیب ۱/ ۵۴۵، الترھیب من منع الزکوۃ)

۳۴۷۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے سیطوقون مابخلوا بہ یوم القیمۃ۔

جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے روز۔ رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵ اعز الاکتناہ"۔ (نسائی اول ص ۳۳۳، باب التغلیظ فی حبس الزکوۃ)

۳۴۸۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائیگا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم اول ص ۳۲۰، باب اثم مانع الزکوۃ)

۳۴۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جارہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دیدیگا وہ چبائیگا پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ص ۸۲ ا ج ۶)

۳۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول ص ۱۸۸، باب اثم مانع الزکوۃ لخ)

روز قیامت مالداروں پر سخت عذاب ہو گا

۳۵۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہر گز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں

دردناک عذاب دے گا۔رواہ الطبرانی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ نہ دینے والا اور سود کھانے والا ملعون ہے

۳۵۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔رواہ ابن خزیمۃ واحمد وابو یعلی وابن حبان۔

۳۵۳۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔رواہ الاصبھانی۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

روز قیامت فقراء کو رب کی قربت نصیب ہوگی اور اغنیاء کو دوری حدیث میں ہے

۳۵۴۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انھوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی تمھیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انھیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی وابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵، اعز الاکتناہ"۔ (کنز العمال ص ۱۸۵ ج ۶)

صاحب لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسراء زکوۃ نہ دینے والوں کو انتہائی برے حال میں دیکھا۔

۳۵۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کی یہ زکوۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔رواہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عورتوں کو زکوۃ نہ دینے کی تہدید پر دو حدیثیں

۳۵۶۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاان کی زکوۃ دو گی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوۃ دو۔ رواہ الترمذی والدار قطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (نسائی اول ص ۳۴۳۔ باب زکوۃ الحلی)

۳۵۷۔ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایاان کی زکوۃ دو گی انھوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد والدار قطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (ابوداؤد اول ص ۲۱۸، باب الکنز ماھو زکوۃ الحلی)

زکوۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے

۳۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

زکوۃ نہ دینے والا مالدار سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا

۳۵۹۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶ اعزالاکتناہ"۔ (الترغیب والترہیب ۱/ ۵۴۰، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ ادا نہیں کرنے سے صدقہ نافلہ قبول نہیں ہوتا ہے

۳۶۰۔ محمد بن المبارک بن الصباح اپنے جزء امالی اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبدالرحمٰن بن سابط وزید وزبید پسران حارث ومجاہد سے راوی لما حضر ابا بکرن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان لہ عملا بالنھار لایقبلہ باللیل وعملا باللیل لایقبلہ بالنھار واعلم انہ لایقبل نافلۃ حتی تودی الفریضۃ. الحدیث

یعنی جب خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔ ذکرہ العلامۃ ابراھیم بن عبداللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث

عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب وفی الباب التاسع عشر من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق وھو اول کتب کتابہ الا کتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء ورواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فی الجامع الکبیر فقال عن عبدالرحمن بن سابط وزید وزبید بن الحارث ومجاھد قالوا لما حضر الخ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶، اعز الاکتناہ"

فرض کے بغیر نفل قبول نہ ہونے کی ایک عرفانی مثال

۳۶۱۔ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی (جس نے فرض چھوڑ کر نفل پڑھا) مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی، یعنی جب پورے دنوں پر اگر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۳۶۲۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین۔

یعنی اگر فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

اسلام کے چار ارکان پر مشتمل ایک حدیث پاک

۳۶۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنہ شیئا حتی یاتی بھن جمیعا الصلاۃ والزکوۃ وصیام رمضان وحج البیت۔

چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوۃ، روزۂ رمضان، حج کعبہ۔ رواہ الامام

احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴
ص ۷۴۳ اعز الاکتناہ"۔ (مسند احمد ص ۲۲۶ ج ۵)

زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلاۃ ایتاء الزکوۃ ومن لم یزك فلا صلاۃ لہ۔

ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔ (الترغیب والترھیب ۱/ ۵۲۰، الترھیب من منع الزکوۃ)

ادائیگی زکوٰۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا

۳۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصبہانی کی روایت میں یوں آیا کہ فرماتے ہیں من اقام الصلاۃ ولم یؤت الزکوۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ۔

جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۸ اعز الاکتناہ"۔ (الترغیب والترھیب ۲/ ۵۲۰، الترھیب من منع الزکوۃ)

تعارف

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف
(امام ابویوسف کی جانب ایک غلط مسئلہ کے انتساب کا ازالہ)

۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ میں ایک سوال آیا کہ کیا یہ درست ہے کہ امام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اختتام سال سے پہلے اپنا مال اپنی بیوی کے نام ہبہ کردیا کرتے تھے اور اس کا مال اپنے نام ہبہ کرالیا کرتے تھے تاکہ زکوۃ ساقط ہوجائے۔

امام احمد رضا بریلوی نے سات وجوہات سے اس قول کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ہمارے کتب مذہب نے اس مسئلہ میں امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اختلاف نقل کیا اور صاف لکھ دیا کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے کہ ایسا فعل جائز نہیں بلکہ ہمارے تمام ائمہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع ہے اور حضرت امام ابویوسف بھی اسے مکروہ کہتے ہیں۔ ممنوع وناجائز جانتے ہیں۔

نیز امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ:

یہ حکایت کسی سند مستند سے ثابت نہیں اور کسی حکایت کا بے سند مذکور ہونا طعن کے لئے کیا نفع دے سکتا ہے۔

امام ابویوسف سے منسوب حیلہ کا یہ قول تسلیم کرلینے کی صورت میں امام احمد رضا بریلوی اس کی تحویل وتشریح کے طور پر فرماتے ہیں کہ

"بعد وجوب منع کا حیلہ بالاجماع حرام قطعی ہے یہاں کلام منع وجوب میں ہے یعنی وہ تدبیر کرنی کہ ابتداً زکوۃ واجب ہی نہ ہو، امام ابویوسف فرماتے ہیں اس میں کون سے حکم خدا کی نافرمانی ہوئی، اللہ عزوجل نے سال تمام ہونے پر زکوۃ فرض کی جو بعد وجوب ادا نہ کرے بالاجماع عاصی ہے، یہ کہاں فرض کیا ہے کہ اپنے مال پر سال گزر بھی جانے دو، جس طرح یہ فرض فرمایا ہے کہ جو زاد وراحلہ اور قدرت رکھتا ہو حج کرے۔ یہ کب فرض کیا ہے کہ زاد اور راحلہ اور استطاعت کے قابل مال جمع بھی کرو، یونہی ہرگز واجب کیا مستحب بھی نہیں کہ قدر نصاب مال جوڑ کر سال بھر رکھ چھوڑو تاکہ زکوۃ واجب ہو۔

ائمہ دین کو تعلیم غل کی طرف منسوب کرنا بدگمانی ہے جو عوام مسلمین پر بھی جائز نہیں، اور حق یہ کہ امام ممدوح کا یہ قول بھی اس لئے نہیں کہ لوگ اسے دستاویز بنا کر زکوۃ سے بچیں بلکہ وہ وقت ضرورت وحاجت پر محمول ہے۔ مثلاً کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مال چوری ہو گیا مصارف حج ونفقہ عیالی کے لئے ہزار درہم یا اس سے زیادہ کی ضرورت ہے کہ اس سے کم میں نہ ہوگا، محنت وکوشش سے جمع کئے آج قافلہ جانے کو ہے کل سال زکوۃ تمام ہوگا، اگر پچیس درم نکل جائیں گے مصارف میں کمی پڑے گی یہ ایسا حیلہ کرے کہ حج فرض سے محروم نہ رہے۔

یا کوئی شخص اپنے حال کو جانتا ہے کہ زکوۃ اس سے ہرگز ہرگز قطعاً نہ دی جائے گی اس کا نفس ایسا غالب ہے کہ کسی طرح اس فرض کی ادا پر اصلاً قدرت نہ دے گا یہ اس خیال سے ایسا کرے کہ بعد فرضیت ترک ادا اور ارتکاب گناہ سے بچوں تو از قبیل من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما (یعنی جسے دو بلاؤں میں گرفتار ہونے کا احتمال ہو وہ ان کا آسان اختیار کرے) ہوگا۔

اس رسالے میں مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب ایک مسئلہ زکوۃ کو غلط منسوب کر دیا گیا ہے اس رسالہ میں اس کا تردیدی جواب دیا گیا ہے۔ اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۶ حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

کسی کا قول اگر مفتی بہ کے خلاف ہو یا اس سے رجوع کر لیا ہو تو اسے لے کر ان پر طعن کرنا جائز نہیں، اس پر تین روایتیں

۳۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانۂ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے ہی لوپر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ و کنیز شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواھما حرام۔ ان دو کے سوا جو فرج ہے حرام ہے۔ رواہ الترمذی (ترمذی ج ۱ ص ۲۱۴، باب ماجاء فی نکاح المتعۃ)

۳۶۷۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انھوں نے جو حج و جہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمادے گا۔ رواہ الدار قطنی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۴۴ رادع التعسف"

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انھوں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جواب دیا دعہ فانہ فقیہ۔ انھیں کچھ نہ کہہ کہ وہ مجتہد ہیں۔ رواہ البخاری۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۴۵ رادع التعسف"۔ (بخاری ۱/۵۳۱، ذکر معاویۃ)

حیلۂ شرعی کے بارے میں ایک روایت

۳۶۹۔ حیل شرعیہ کا جواز قرآن عظیم واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ثابت ہے۔ حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے۔ رب العزت عز جلالہ نے فرمایا وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث۔
یعنی سو تیلیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو۔ قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عثکالا فیه مائة شمراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔ شاخہائے خرما کا ایک گچھا لیکر جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ایک بار مار دو۔ رواہ احمد وابن ماجة وابوداؤد بمعناہ البغوی فی شرح السنة۔ الاولان عن ابی امامة بن سهل عن سعید بن سعد بن عبادة والثالث عن ابی امامة بن سهل عن بعض الصحابة من الانصار والرابع عن سعید بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برجل الحدیث هذا حدیث حسن الاسناد ورواه الرویانی فی مسنده فقال حدثنا محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر نا فلیح عن سهل بن سعد ان ولیدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احلك فقال احبنی المقعد فسئل فاعترف فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لضعیف عن الحلد فامر بمائة عثکول وضربه بها ضربة واحدة آه هکذا وقع فیما رأیت انما المعروف ابن سهل سعید بن سعد وفی اخری لابن ماجة عن ابن سهل عن سعد بن عبادة۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۳۶ رادع التعسف" (ابن ماجہ اول ص ۱۸۸، باب الکبیر والمریض یجب علیه الحد)

سود کی ممانعت پر دو حدیثیں

۴۷۰۔ صحیح بخاری شریف بلکہ صحیحین میں حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرمے وہاں سے لائے فرمایا کیا خیبر کے سب خرمے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یارسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرمے تین سیر اور نو سیر دیکر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا۔
ایسا نہ کرو بلکہ ناقص یا مخلوط پہلے روپوں کے عوض بیچ پھر ان روپیوں سے یہ عمدہ خرمے خریدو اور ہر موزون کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

۴۷۱۔ نیز صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دیکر یہ تین سیر لئے فرمایا اوہ عین الربا عین الربا لاتفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتربه.

اف خاص سود ہے ایسا نہ کرو ہاں جب بدلنا چاہو تو اپنے چھوہارے اور چیز سے پہلے بیچ کر پھر اس سے اچھے چھوہارے مول لے لو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۶ راد ع لتعسف" (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

تعارف

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم
(بنی ہاشم پر زکوۃ اور صدقات واجبہ حرام ہیں)

یکم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقہ واجبہ دینا بجہت سقوط خمس الخمس جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالۂ مبارکہ میں جو جواب بنی ہاشم پر تحریم زکوۃ کے متعلق تحریر کیا ہے وہ ارباب علم وفن کے لئے تحقیقات و معلومات کا ایک عظیم باب ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقات واجبات دینا زنہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس کی تحریم میں آئیں، اور علت تحریم ان کی عزت وکرامت ہے کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذنوب، تو ان کا حال ماء مستعمل کے مثل ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدث کے قاذورات دھو کر لایا، ان پاک نظیف ستھرے لطیف اہلبیت طیب وطہارت کی شان اس سے بس ارفع واعلیٰ ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں، خود احادیث صحیحہ میں اس علت کی تصریح فرمائی۔ اس کے بعد متعدد دلائل ساطعہ سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۵ حدیثیں بطور دلیل زینت بخش ہیں۔

احادیث

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم

سادات و بنی ہاشم کے لئے صدقہ و زکوۃ حلال نہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۳۷۲۔ احمد ومسلم عن المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لاتنبغی لمحمد ولا لآل محمد. انما هی او ساخ الناس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آل محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوة علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۷۳۔ الطبرانی عن ابن عباس رضی تعالیٰ عنهما انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شئی انما هی غسالة الایدی هذا مختصر الطحاوی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہل بیت اطہار کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھوون ہے (مولف)(مسلم اول ص ۳۴۴ باب تحریم الزکوة الخ)

۳۷۴۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه قال قلت للعباس سل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یستعملك الصدقات فساله فقال ماکنت لاستعملك علی غسالة ذنوب الناس.

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بنادیں تو انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کردی تو فرمایا کہ میں اس لئے نہیں کہ آپ کو لوگوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل بناؤں (یعنی یہ خدمت آپ کے شایان شان نہیں ہے۔) (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۷۸ الزهر الباسم"۔ (کنز العمال ج ۶، ص ۳۵۹)

۳۷۵۔ حدیث میں ہے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان آل محمد لایحل لهم الصدقة و ان مولی القوم من انفسهم۔

بیشک آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۸۲، الزہر الباسم"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجاء فی کراهیة الصدقة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کنز العمال ج ۶، ص ۲۸۵)

۳۷۶۔ روی ابن ابی شیبة و الطبرانی عن خصیف عن مجاهد قال کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لاتحل لهم الصدقة فجعل لهم خمس الخمس۔

آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے البتہ ان کے لئے غنیمت کا پانچواں حصہ ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۷۹ الزہر الباسم"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

بیشک زکوۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دینا افضل اور دو چند اجر کا باعث ہے

۳۷۷۔ زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود اور ایک بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لھما اجران اجرا لقرابۃ واجر الصدقۃ۔

ان کے لئے دو ثواب ہوں گے ایک ثواب قرابت دوسرا تصدق کا۔ رواہ احمد و الشیخان عن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (بخاری اول ص ۱۹۷، باب الزکوۃ علی الاقارب الخ)

۳۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الصدقۃ علی المسکین صدقۃ و علی ذی الرحم اثنتان صدقۃ و صلۃ۔

مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا ایک تصدق ایک صلہ رحم۔ اخرجہ الترمذی و النسائی و حسنہ و ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحھما و الحاکم و قال صحیح الاسناد۔ (نسائی اول، ص ۳۶۱، الصدقۃ علی الاقارب) (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

۳۷۹۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا امۃ محمد و الذی بعثنی بالحق لایقبل اللہ صدقۃ من رجل و لہ قرابۃ محتاجون الی صلتہ و یصرفھا الی غیرھم و الذی نفسی بیدہ لاینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ۔

اے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔ اخرجہ الطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی

رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۵"

بغیر مانگے کوئی چیز بطور ہبہ لینا جائزہ

۳۸۰۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے وہ تو ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا، رواہ مالک فی الموطا و اصل الحدیث عند الشیخین من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و فی الباب عن ام المومنین الصدیقۃ عند احمد و البیہقی و عن واصل بن الخطاب عند ابی یعلی و عن خالد بن عدی الجہنی عند احمد و ابی یعلی و الطبرانی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند الامام احمد و عن عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عند احمد و الطبرانی و البیہقی وہذہ کلہا احادیث قویۃ باسانید جیاد۔ (بخاری اول، ص ۱۹۹، باب من اعطاہ اللہ شیأ من غیر مسألۃ الخ)

اگر آدمی خود حاجت مند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں

۳۸۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما المعطی من سعۃ بافضل من الأخذ اذا کان محتاجا۔

تونگری سے دینے والا کچھ لینے والے سے افضل نہیں جب کہ وہ حاجت رکھتا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و شاہدہ عندہ فی الاوسط کابن حبان فی الضعفاء من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۹۹"

جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔

۳۸۲۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتحل الصدقۃ لغنی و لذی مرۃ سوی۔

صدقہ حلال نہیں ہے کسی غنی کے لئے نہ کسی قوی تندرست کے لئے۔ رواہ الائمۃ احمد و الدارمی و الاربعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نسائی اول، ص ۳۶۳، اذا لم یکن لہ دراہم الخ) (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب ماجآ من لاتحل لہ الصدقۃ)

۳۸۳۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سأل الناس و له مایغنیه جأ یوم القیمة و مسئلته فی وجهه خموش۔

جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرہ پر خراش و زخم ہو۔ رواه الدارمی و الاربعة عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب من تحل له الزکوٰة)

آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں اس پر چند احادیث مبارکہ۔

۳۸۴۔ الشیخان و اللفظ لمسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لاتحل لنا الصدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مسلم اول، ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوٰة علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۸۵۔ احمد و ابوداؤد و الترمذی و صححه و النسائی و الحاکم و قال علی شرط الشیخین و اقروه و ابنا خزیمة و حبان و الطحاوی عن ابی رافع مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۳۶۶، باب مولی القوم منهم)

۳۸۶۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن الحسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا آل محمد لاتحل لنا الصدقة۔

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) احمد عن ام کلثوم صلی الله تعالیٰ علی ابیهما و علیهما و مسلم عن مهران مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثله وهو عند الطحاوی عن ام کلثوم ان مولیٰ لنا یقال له هرمز او کیسان ۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۵"۔ (مسند احمد، ص ۳۲۹، ج ۱)

۳۸۷۔الطبرانی عن ابن عباس یرفعه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شئ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ اہل بیت کیلئے صدقات کی کوئی چیز جائز نہیں۔(مولف) (کنزالعمال، ص ۲۸۷، ج ۶)

۳۸۸۔ احمد و ابوداؤد والنسائی و الحاکم و صححه و الطحاوی عن نهر بن حکیم عن جده عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لایحل لآل محمد منهما شئ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آل محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں ہے۔(مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۶"۔(نسائی اول، ص ۳۳۶ باب عقوبۃ مانع الذکوٰۃ)

علم حدیث میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی وسعت نظر کی ایک جھلک۔

فائدہ:۔زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم، امام شعرانی میزان میں فرماتے ہیں اتفق الائمة الاربعة علی تحریم الصدقة المفروضة علی بنی هاشم و بنی عبدالمطلب وهم خمس بطون آل علی و آل العباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب، هذا من مسائل الاجماع و الاتفاق آه ملخصا اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبۃ بے شذوذ شاذ و عامہ شروح معتمدہ و فتوی مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پر نور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد اس وقت جہاں تک فقیر (امام احمد رضا) کی نظر ہے بائیس صحابہ کرام اور ۳ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد والبخاری و مسلم ، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد و ابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما روی عنه الامام الطحاوی و الحاکم و ابو نعیم و ابن سعد فی الطبقات و ابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال و روی عنه الطحاوی حدیثا آخر و الطبرانی حدیثا ثالثا، حضرت عبدالمطلب بن ربیعة بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد و مسلم و النسائی، حضرت سلمان

فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان و الطحاوی و الحاکم و ابونعیم، حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان و لہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری و مسلم ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی و النسائی ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابورافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و الطحاوی و ابن حبان و ابن خزیمۃ و الحاکم، حضرت ھرمز یاکیسان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و الطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ اسحٰق بن راھویۃ و ابویعلیٰ الموصلی و الطحاوی و البزار و الطبرانی و الحاکم، حضرت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوی عنھما الطحاوی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما، حضرت عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال لہ صحابی، حضرت عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الثلثۃ الترمذی حضرت ام المومنین صدیقۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھما روی عنھا الستۃ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا روی عنھا الطحاوی، حضرت ام المومنین جویریۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنھا روی عنھا احمد ومسلم۔ منہ (سبحانہ تعالیٰ۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۸۶"

بھلائی کی راہ بتانے والا فاعل کی طرح مستحق ثواب ہے

۳۸۹۔ حدیث۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۹۹"۔ (الترغیب و الترھیب، ۱/۲۰ ۱۔ الترغیب فی نشر العلم)

حقیقی توکل یہ ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں کچھ نہ رہے اس پر تین حدیثیں

۳۹۰۔ لاحمد و الطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیۃ ثم توفی

آخر فوجد فی متزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں ایک دینار ملا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرے کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں دو دینار ملے تو حضور نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۶، ج ۶)

۳۹۱۔ ولاحمد و ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کیتان۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کی چادر میں دو دینار ملے حضور سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۱۲، ج ۲)

۳۹۲۔ ولهما و للبخاری من سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی بجنازة فقال هل ترك شیأ قالوا نعم ثلثة دنانیر فقال باصابعه ثلث کیات۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے کہ ایک جنازہ آیا تو حضور نے فرمایا کیا انہوں نے کچھ چھوڑا ہے صحابہ نے عرض کی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں تو حضور نے انگشت مبارک سے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۴۳۹، ج ۴)

جو زکوۃ نہیں دے گا روز قیامت اسی مال سے اس کو داغا جائے گا

۳۹۳۔ حدیث صحیح ہے من اوکی علی ذهب او فضة و لم ینفقه فی سبیل اللہ کان جمرا یوم القیمة یکویٰ به. رواہ احمد و الطبرانی و اللفظ له کلاهما بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس نے سونا یا چاندی پر بخیلی کی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا روز قیامت وہ انگارہ ہو جائے گا اور وہ اس سے داغا جائے گا۔ (مولف)

جس مال کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے

۳۹۴۔ فللبیهقی فی سننه عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما موقوفا و

مرفوعا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل مال ادی زکوٰته فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت الارض و کل مال لاتؤدی زکوٰته فهو کنز و ان کان ظاهرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے اگرچہ سطح زمین پر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۲"۔ (کنز العمال، ص ۱۷۴، ج ۶)

آدمی کو اپنی صنعت و حرفت پر قائم رہنے کی تاکید پر ایک حدیث۔

۳۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رزق فی شیٔ فلیلزمه۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن

جس کو جس چیز میں رزق دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو لازم کر لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنز العمال، ص ۱۰، ج ۴)

جو اپنی ضروریات کے لائق مال رکھتا ہو اسے سوال حرام ہے

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل الناس اموالهم مکثرا فانما یسأل جمر جهنم فلیستقل منه او یستکثر (لیکثر)

جو اپنا مال بڑھانے کو لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے اب چاہے تھوڑی لے یا بہت، رواه احمد و مسلم و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۳۳، من سأل عن ظهر غنی) (مسلم اول، ص ۳۳۳، باب النهی عن المسئلة)

۳۹۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل من غیر فقر فانما یاکل الجمر۔

جو بے حاجت و ضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔ رواه احمد و ابن خزیمة و الضیاء فی المختارة عن حبشی بن زیادة رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (الترغیب و الترهیب، ۱/ ۵۷۴، الترهیب من المسئلة و تحریمها)

بلا ضرورت شرعیہ مال جمع کرنا یا کل کے لئے اٹھا رکھنا توکل کے خلاف ہے۔

۳۹۸۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شیٔ الذخرته لغد میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اعدد ذلك لاضیافك حضور کے مہمانوں کے خیال سے اٹھیں رکھا ہے فرمایا اما تخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم انفق یا بلال و لاتخش من

ذوی العرش اقلالا۔

کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو اے بلال خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کرو۔ رواہ البزار بسند حسن و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط بسند حسن و البیھقی فی شعب الایمان و اللفظ الاول له عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنزالعمال، ص ۳۶۸، ج ۶)

امیری سے غریبی بہتر ہے

۳۹۹۔ ایک بار انہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا عرض کی اس کی کیا سبیل ہے فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا، (ظاہر ہے کہ جب نہ مال چھپانا ہو نہ کسی کا سوال رد کیا جائے تو سائلین کسی وقت بھی کچھ پاس نہ چھوڑیں گے) عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا ھو ذاك او النار۔

یا تو یوں ہی کرنا ہوگا یا آگ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابوالشیخ فی الثواب و الحاکم فی المستدرك عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔

دنیا میں آدمی بحیثیت مسافر رہے نہ مال جمع کرے نہ باقی رکھے کہ یہ فانی ہے اس پر تین حدیثیں۔

۴۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل وعد نفسك فی اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساً و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

دنیا میں یوں رہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہو گی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہو گی۔ رواہ الترمذی و البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما وھو فی صحیح البخاری برفع اوله ووقف آخرہ۔ (بخاری دوم، ص ۹۴۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کن الخ) (ترمذی دوم، ص ۵۹، باب ماجاء فی قصر الامل)

۴۰۱۔ ایک حدیث میں ہے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الاتعجبون من اسامة المشتری الی شھر ان اسامة لطویل الامل والذی نفسی بیدہ ماطرفت عینای الا

وظننت ان شفری لایلتقیان حتی یقبض اللہ روحی و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعہ حتی اقبض و لا لقمت لقمۃ الاظننت انی لااسیغھا حتی اغص بھا من الموت و الذی نفسی بیدہ ان ماتوعدون لاٰت و ماانتم بمعجزین۔

کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وعدے پر خریدی بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکانہ سکو گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قصر الامل و ابونعیم فی الحلیۃ و الاصبھانی فی الترغیب و البیھقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ص ۲۸۱ ج ۳)

۴۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایھا الناس الا تستحیون اے لوگو کیا تمہیں شرم نہیں آتی، حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ کس بات سے فرمایا تجمعون مالاتاکلون تبنون مالا تعمرون و تاملون مالاتدرکون الا تستحیون من ذلک۔

جمع کرتے ہوئے جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۶"۔ (کنزالعمال، ص ۴۳، ج ۲۱)۔

مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ فی سبیل اللہ دینا فرض ہے

۴۰۳۔ لابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما نزلت ھذہ الآیۃ والذین یکنزون الذھب و الفضۃ کبر ذلک علی المسلمین فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما فرض المواریث تکون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت والذین یکنزون الخ نازل ہوئی تو یہ آیت مسلمانوں پر گراں ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری

دشواری دور کراؤں کا پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ہو رہی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے بچے ہوئے مال کو پاکیزہ ستھرا کر دے۔ اور وراثت صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ متروکہ اموال تمہارے پسماندگان کو مل جائیں یہ (خوشخبری سن کر مارے خوشی کے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۵، باب حقوق المال)

قدیم موروثی جائیداد بیچنا منع ہے

۴۰۴۔ حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من عبد يبيع تالدا الاسلط الله عليه تالفا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه۔

جس نے قدیم مال یعنی موروثی جائیداد بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور ایسے کو مسلط فرمائے گا جو اسے تلف کر دے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲ ج ۳)

گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے

۴۰۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع عقر دار من غير ضرورة سلط الله على ثمنها تالفا يتلفه۔ رواه فی الاوسط عن معقل بن يسار رضی الله تعالیٰ عنه۔

جس نے گھر کی بنیاد بغیر ضرورت کے بیچی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسی چیز کو مسلط فرمائے گا جو اس کو ضائع کر دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنز العمال، ص ۳۲ ج ۳)

ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کا نفقہ جمع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۰۶۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ينفق منه (ای مما افاء الله على رسوله من اموال بنی النضير) على اهله رزق سنة ثم يجمع مابقى منه مجمع مال الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے (یعنی بنو نضیر کے اموال غنیمت میں سے) اپنی ازواج مطہرات پر ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے پھر جو بچتا تھا اس کو اللہ کے بیت المال میں جمع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنة الخ)

۴۰۷۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول ا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی اھلہ نفقۃ سنتھم من ھذا المال ثم یاخذ مابقی فیجعلہ مجعل مال اللہ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال (غنیمت) سے اپنی ازواج کے لئے ایک سال کا نفقہ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس کو لے کر راہ خدا میں صرف فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنۃ الخ)

اولاد کے لئے اتنی جائیداد چھوڑنا جائز ہے جس سے وہ اس کے مرنے کے بعد نفع حاصل کرے

۳۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔ رواہ الشیخان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۸"۔ (بخاری اول، ص ۳۸۳، باب ان یترک ورثتہ اغنیاء الخ)

صدقہ کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۹۔ حدیث تصدقوا علی اھل الادیان کلھا۔

یعنی تمام دین والوں پر تصدق کرو۔ حاصل حدیث یہ کہ جن کو دینا قربت ہے وہ کسی دین کے ہوں ان پر تصدق کرو اور یہ صرف اہل ذمہ کو شامل ہے نصرانی ہوں خواہ یہودی خواہ مجوسی خواہ وثنی کسی دین کے ہوں۔ (مولف)

۳۱۰۔ حدیث سے ثابت ہے کہ ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"

دنیا فانی ہے اس لئے اس میں صرف مال جمع کرنا بے عقلی ہے اور یہ کہ موت کب آئے گی معلوم نہیں

۳۱۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیوار پر کہگل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں فرمایا الامر اسرع من ذلک

کہ معاملہ اس سے قریب تر ہے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۰، باب فی البناء)

۲۱۲۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله۔

یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے پھر دست انور پھیلا کر فرمایا و ثم امله و ثم امله۔ اور وہاں تک دور اس کی امید ہے وہاں تک دور اس کی امید ہے۔ رواه الترمذی و ابن حبان و بنحوه النسائی و ابن ماجة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی دوم، ص ۵۹، باب ماجاء فی قصر الامل)

۲۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لاعقل له۔

دنیا بے گھروں کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔ رواه احمد و البیهقی فی شعب الایمان عن ام المومنین و هذا عن ابن مسعود من قوله رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (مسند احمد، ص ۱۰۴، ج ۷)

۲۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بیدالله الا وانی لااکنز دینارا و لادرهما و لااخباء رزقا لغد۔

جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو زندگی تو اللہ کے ہاتھ ہے سن لو میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں، رواه ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جس کی کفالت شرعاً ضروری ہے اس سے روگردانی کرنا گناہ ہے

۲۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفی بالمرء اثماان یضیع من یقوت۔

آدمی کو گناہ کافی ہے کہ جس کا قوت اس کے ذمہ ہے اسے ضائع چھوڑے۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و النسائی و الحاکم و البیهقی بسند عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۷"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۸، باب فی صلة الرحم)

حضور پرنور سید المتوکلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نفس کریم کے لئے کل کا کھانا بچا رکھنا پسند نہ فرماتے

۲۱۶۔ ایک بار خادمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پرند کا گوشت کہ آج تناول فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انهك ان ترفعی شیأ لغد فان الله یاتی برزق غد۔

کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لئے کچھ اٹھا کر نہ رکھنا کل کی روزی اللہ کل دے گا۔ رواہ ابویعلی بسند صحیح والبیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۴، ص ۵۰۸"۔
(کنزالعمال، ص ۲۰۷ ،ج ۶)

سانپوں کے مار ڈالنے کے بارے میں چند حدیثیں

۴۱۷۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں فرمایا کہ جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۶ باب استحباب قتل الوزغ)

۴۱۸۔ دوسری حدیث میں ہے جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ رواہ الامام احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ص ۳۹۴ ،ج ۱)

۴۱۹۔ صحیح حدیث میں ہے اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منا۔
سب سانپوں کو قتل کر دیا جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبداللہ و عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۴۲۰۔ حدیث میں ہے من قتل حیۃ او عقربا فکانما قتل کافرا۔
جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"۔

نماز فجر باجماعت پڑھنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے اس پر ایک حدیث۔

۴۲۱۔ مالک فی المؤطا عن شھاب عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ عن عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلاۃ الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء ام سلیمن فقال لھا لم ار سلیمن فی صلاۃ الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشھد صلاۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی ان اقوم لیلۃ آہ۔ و رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن عبدالرحمن عن عمر و لفظہ لان اصلیھا فی جماعۃ احب الی من احی ما بینھما یعنی الصبح و العشاء۔

ایک دن امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمن بن ابی حثمہ کو جماعت صبح

میں نہیں دیکھا حضرت فاروق اعظم نے بازار جاتے ہوئے کہ ان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان تھا ان کی ماں سے پوچھا تو ان کی ماں نے عرض کی کہ اس نے پوری رات نماز پڑھی اور صبح کو سو گیا اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہو سکا تو امیر المومنین نے فرمایا کہ مجھ کو جماعت صبح میں حاضر ہونا زیادہ محبوب ہے، پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۳"۔ (موطا مالک، ص ۳۶، ماجاء فی العتمة و الصبح)

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۴۲۲۔ عن علی بن ابی طالب روایت است۔ قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان مثل مصلی النوافل و علیه فریضة کمثل حبلی حملت فلما دنی نفاسها اسقطت فلا هی ذات حمل و لا هی ذات ولاد و كذلك المصلی لایقبل الله له نافلته حتی یودی الفریضة و مثل المصلی كمثل التاجر لایحصل له ربحه حتی یاخذ رأس ماله فكذلك المصلی بالنوافل لا یقبل الله نافلته حتی یودی الفریضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نفل پڑھنے والے کی مثال جس پر فرض باقی ہے اس حبلی کی طرح ہے کہ حاملہ تو ہوئی لیکن جب جننے کے قریب ہوئی تو حمل ساقط کر دیا تو وہ نہ حمل والی ہے اور نہ بچے والی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ نمازی کا نفل قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ فرض ادا کر لے، اور نمازی کی مثال اس تاجر کی طرح ہے کہ منافع اس کو فائدہ نہیں دے گا یہاں تک کہ وہ اصل مال لے لے ایسے ہی نفل پڑھنے والے کا نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ فرض ادا نہ کر لے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۷، ج ۷)

وقت ہونے سے پہلے جو افطار کر لیتے ہیں ان کی تعذیب و تہدید پر ایک حدیث

۴۲۳۔ اخرجه ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول بینا انا نائم اتانی رجلان فاخذا بضبعی فاتیابی جبلا وعرا۔ (وساق الحدیث الی ان قال) ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیهم مشققة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال قلت من هولاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن خواب میں تھے کہ دو آدمی آئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک

خوفناک پہاڑ پر لے گئے، یہاں تک فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جو منہ کے بل لٹکی ہوئی تھی ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے ان میں سے خون نکل رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے قبل رمضان میں روزے کا افطار کرتے ہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۴" (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۸، الترھیب من افطار شی الخ)

تین ارکان اسلام پر مشتمل دو حدیثیں

۲۲۴۔ ابو یعلی باسناد قال المنذری حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال عری الاسلام و قواعد الدین ثلثۃ علیھن اسس الاسلام من ترک واحدۃ منھن فھو بھا کافر حلال الدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و الصلاۃ المکتوبۃ و صوم رمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ مباح القتل کافر ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا، فرض نمازیں اور رمضان کے روزے۔ (مولف) (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۹، الترھیب من افطار شی الخ)

۲۲۵۔ فی روایۃ من ترک منھن واحدۃ فھو باللہ کافر و لا یقبل منہ صرف و لا عدل و قد حل دمہ و مالہ۔ وروی ھذا سعید بن زید عن عمرو بن مالک البکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم یشک فی رفعہ۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ کا منکر ہے نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل بلکہ اس کے جان و مال حلال ہیں۔ یعنی جو فرائض کا انکار کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۵"۔ (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۱۰ الترھیب من افطار شی الخ)

بے وجہ شرعی رمضان کا ایک روزہ بھی قضا کرنا ایسا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی عمر بھر کے روزوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس پر ایک حدیث

۲۲۶۔ اخرج الترمذی و اللفظ لہ و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجۃ و البیھقی و ابن خزیمۃ فی صحیحہ و البخاری تعلیقا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من افطر یومامن رمضان من غیر رخصة و لامرض لم یقضه. (لم یقض عنه) صوم الدهر کله و ان صامه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا پھر اگر وہ زندگی بھر روزہ رکھے تو یہ تمام روزے اس ایک روزہ کا نقصان پورا نہیں کر سکتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۵"۔(ترمذی اول، ص ۱۵۳۔ باب ما جاء فی الافطار متعمداً)

بچے کو نماز کی ترغیب دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۲۷۔ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مروا اولادکم بالصلوٰة و هم ابنأ سبع اضربوهم علیها و هم ابنأ عشر سنین۔

اپنی اولاد کو نماز کا زبانی حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور ان کو مار کر نماز کی ترغیب دو جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔(مولف)(ابوداؤد اول، ص ۷۱۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰة)

نابالغ بچہ مرفوع القلم ہوتا ہے حدیث میں ہے

۴۲۸۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن الصبی حتی یحتلم۔ رواه احمد وابوداؤد و الحاکم عن امیرالمومنین عمرو علی و النسائی و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں از اں جملہ ایک یہ کہ بچہ مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۶"۔(نسائی دوم، ص ۱۰۳، باب من یقع طلاقه من الازواج)

فضیلت شہر رمضان مبارک

۴۲۹۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہر مبارک کی نسبت فرمایا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه و من ادی فریضه فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه۔ الحدیث رواه ابن خزیمة و البیهقی۔

جس نے اس میں (رمضان میں) نیکی کا کوئی کام کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے غیر ماہ

مبارک میں کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فریضہ ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۰"

شرع مطہر نے صوم و افطار کو رویت ہلال پر معلق فرمایا ہے حدیث میں ہے

۴۳۰۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوموا لرویته و افطروا لرویته۔ اخرجه الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه و الحدیث مشھور۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔(مولف) (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا رأیتم الھلال الخ)

تفسیر بالرائے حرام و گناہ ہے حدیث میں ہے

۴۳۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من قال فی القرآن (کتاب اللہ) برائه فاصاب فقد اخطأ۔ اخرجه ابو داؤد والترمذی و النسائی عن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا تو درستگی کے باوجود اس نے خطا کی۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۱"۔(ابو داؤد دوم، ص ۵۱۴، باب الکلام فی کتاب اللہ بلا علم)

رویت ہلال سے متعلق چند حدیثیں

۴۳۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین۔ اخرجه البخاری و نحوہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس کی گنتی پوری کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۲"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا الخ)

۴۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ امدہ لرویته.

اللہ تعالیٰ نے اس کا مدار رویت پر رکھا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۲۹"۔(مسلم ۱، ۳۴۹ — [illegible])

۲۹ کو اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ دن پورے کرنا چاہئے یہ حکم بارہ مہینے کیلئے ہے

۴۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتان مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا۔

مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا۔ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی ۲۹ دن کا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۴"۔ (مسلم ۱/ ۳۴۸، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال الخ)

۴۳۶۔ حدیث میں ہے لاتقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تكملوا العدة. الحديث ۔ رواه ابوداؤد و النسائی۔

مہینے سے آگے مت نکلو (یعنی جلدی نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کر لو (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۷" (ابوداؤد اول، ص ۳۱۸، باب اذا اغمی الشهر)

یوم شک میں عوام الناس کو روزہ رکھنا منع ہے

۴۳۷۔ حدیث میں ہے من صام يوم الشك فقد عصى اباالقاسم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم قاسم نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۹"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأيتم الهلال الخ)

تعارف

طرق اثبات الهلال
(ثبوت رویت ہلال کے طریقے)

۲۵ / محرم الحرام ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ رویت ہلال شریعت میں کس طرح ثابت ہوتی ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں متعدد دلائل شرعیہ اور نو حدیثوں سے اس کے جواب کو جس انداز سے منقح فرمایا ہے وہ امام احمد رضا کی دقت نظر اور ان فقہی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ثبوت رویت ہلال کیلئے سات طریقے ارقام کئے ہیں۔

۱۔ خود شہادت رویت یعنی خود چاند دیکھنے والے کی گواہی۔ ہلال رمضان مبارک کے لئے ایک ہی مسلمان عاقل بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے۔

یہ اس صورت میں ہے کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو چاند کی جگہ ابر یا غبار ہو اور بحال صفائی مطلع اگر ویسا ایک شخص جنگل سے آیا یا بلندی پر تھا تو بھی ایک ہی کا بیان کافی ہو جائے گا ورنہ ایک جماعت عظیم چاہئے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے جس کے بیان سے خوب غلبہ ظن حاصل ہو جائے کہ ضرور چاند ہوا۔

باقی گیارہ ہلالوں کے واسطے مطلقاً ہر حال میں ضرور ہے کہ دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتیں عادل آزاد جن کا ظاہری و باطنی حال تحقیق ہو کہ پابند شرع ہیں قاضی شرع کے حضور بلفظ اشہد گواہی دیں۔

اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام اس کا قائم مقام ہے جب کہ تمام اہل شہر سے علم فقہ میں زائد ہو اس کے حضور گواہی دیں، اور اگر کہیں قاضی و مفتی کوئی نہ ہو تو مجبوری کو اور مسلمانوں کے سامنے ایسے عادل دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا بیان بے لفظ اشہد بھی کافی سمجھا جائے گا۔

ان گیارہ ہلالوں میں ہمیشہ یہی حکم ہے مگر عیدین میں اگر مطلع صاف ہو اور مسلمان رویت ہلال میں کاہلی نہ کرتے ہیں اور وہ دو گواہ جنگل یا بلندی سے نہ آئے ہوں تو اس صورت میں وہی جماعت عظیم درکار ہے۔

۲- شهادة على الشهادة یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی، اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا انہوں نے اس کی گواہی دی، یہ وہاں ہے کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔

۳- شهادة على القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گزاریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا دو شاہدان عادل اس گواہی و حکم کے وقت حاضر دار القضا تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام قاضی شرع یا وہ نہ ہو تو مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گزریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں وردو کا حکم دیا۔

۴- كتاب القاضى الى القاضى یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فصل مقدمات کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گزری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام و نشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی ہو اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۵- استفاضه یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بربنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

جس جگہ ان جماعتوں نے آکر رویت ہلال کی خبر دیں وہاں کے لوگوں کے لئے ان کی خبروں سے روزہ یا عید وغیرہ کرنا جائز و درست ہے۔

۶- اکمال عدت یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہ متصل کا ہلال

آپ ہی ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو کہ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

۷- علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے توپیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ہلال سے شمار کیا ہے۔ مگر یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے ۲۹ کی شام کو توپوں کے فیر صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہوا کرتے ہوں ورنہ توپوں کی آواز ثبوت ہلال کے لئے معتبر نہ ہو گی۔

ثبوت ہلال کے شرعی طریقے یہ ہیں ان کے سوا جس قدر طرق لوگوں نے ایجاد کئے محض باطل و مردود اور نا قابل قبول ہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آج کل جہال میں غلط طریقے جو زیادہ رائج ہیں وہ بھی سات ہیں۔

۱- حکایت رویت یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے اس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں۔

۲- افواہ، شہر میں خبر اڑ جاتی ہے کہ فلاں جگہ چاند ہوا جاہل اسے تواتر و استفاضہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ جس سے پوچھیے سنی ہوئی کہتا ہے ٹھیک پتہ کوئی نہیں دیتا یا منتہائے سند صرف دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔

۳- خطوط و اخبار۔

۴- تار (اسی طرح ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن) یہ سب خط سے بھی زیادہ بے اعتبار ہیں۔

۵- جنتریوں کا بیان یا نوشتہ کہ فلاں دن پہلی ہے۔

۶- قیاسات و قرائن مثلاً چاند بڑا تھا روشن تھا دیر تک رہا تو ضرور کل کا تھا، آج بیٹھ کر نکلا تو ضرور پندرہویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہو گا، اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انتیس کا ہو گا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھر ان پر عمل، جہالت و ناوانی کے سوا کچھ نہیں۔

۷- کچھ استقرائی کچھ اختراعی قاعدے۔ مثلاً رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہو گی، رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہو گی، اگلے رمضان کی پانچویں اس رمضان کی پہلی ہو گی، چار مہینے برابر تیس تیس کے ہو چکے ہیں یہ ضرور ۲۹ کا ہو گا، تین مہینے پے درپے ۲۹ کے ہوئے ہیں یہ ضرور تیس کا ہو گا۔

یہ ساری باتیں بلا دلیل ہیں اور یہ سب محض نامعتبر ہیں۔

احادیث

طرق اثبات الهلال

رویت ہلال کے بارے میں چند احادیث کریمہ۔

۴۳۸۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صوموا لرویته و افطرو الرویته۔
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔(مولف) (اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و الحدیث مشهور) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۳۔ طرق اثبات الهلال"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶ باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأیتم الهلال الخ)

۴۳۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلثین
اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔ رواه الشیخان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۴۔ طرق اثباب الهلال"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶،باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا الخ)

۴۴۰۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا امة امیة لانکتب و لانحسب۔رواه الشیخان و ابوداؤد و النسائی و غیرهم عن ابن عمررضی الله تعالیٰ عنهما۔
ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔یعنی مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کرو۔(مولف) (نسائی اول، ص ۳۰۲۔ ذکر اختلاف علی یحییٰ الخ)

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۴۱۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الفطر یوم یفطر الناس و الاضحی یوم اضحی الناس۔ اخرجه الترمذی بسند صحیح عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عید الاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔(مولف) (ترمذی اول، ص ۱۶۵۔

باب ماجأ فی الفطر الخ)

۴۴۲۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فطرکم یوم یفطرون و اضحاکم یوم تضحون۔ رواہ ابوداؤد و البیھقی بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسلمانوں کا روزہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، روز عرفہ سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۵۔طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۸۔ باب اذا اخطأ القوم الھلال)

قربانی کے لئے بھی رویت ہلال ضروری ہے

۴۴۳۔اخرج ابوداؤد و الدار قطنی عن امیر مکۃ الحارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عھد الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ننسک للرویۃ فان لم نرہ و شھد شاھدا عدل نسکنا بشھادتھما۔ قال الدار قطنی ھذا اسناد متصل صحیح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی کہ ہم چاند دیکھ کر قربانی کریں، اگر چاند نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ گواہی دیں تو ان کی گواہی سے قربانی کر لیں۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۶، طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۹، باب شھادۃ رجلین علی رویۃ الخ)

قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے اس پر تین حدیثیں

۴۴۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعۃ انتفاخ الاھلۃ۔

قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے نکلیں گے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلاً و یقال ھو للیلتین۔

علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا کہا جائے گا کہ دو رات کا ہے۔ رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابوالبختری سعید بن فیروز سے ہے قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ قال ترأینا الھلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث و قال بعض القوم ھو

تعارف

البدور الاجلة في امور الاهلة
(رویت ہلال کے تفصیلی احکام)

قدیم مصنفین و مولفین نے جس طرح اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کے مغلق و دشوار ہونے کی وجہ سے خود ہی شرح لکھی اور کبھی حاشیہ بھی لکھا اسی طرح امام احمد رضا بریلوی نے بھی جب یہ رسالہ تصنیف کیا تو اس کے مندرجات عام فہم نہ ہونے کے باعث خود ہی اس کی شرح تصنیف کی اور اس کا نام "نور الادلة لبدور الاجلة" رکھا، لیکن شرح بھی بجائے خود ایک مستقل رسالہ ہونے کے سبب اسے بھی سہل اور عام فہم کرنے کی ضرورت تھی لہذا اس پر حاشیہ آرائی کی گئی اور اس کا نام "رفع العلة عن نور الادلة" رکھا گیا اس طرح یہ رسالہ شرح اور حاشیہ سے مزین و آراستہ ہے اور متن میں کسی حدیث کا اندراج تو نہیں ہے البتہ اس کی شرح میں چھ اور حاشیہ میں نو حدیثیں ہیں اس طرح اس رسالے میں کل پندرہ حدیثیں ہیں، اور متن و شرح اور حاشیہ کا مجموعہ جہازی سائز کے سترہ صفحات پر مشتمل ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے خداداد علم و فکر اور اصابت رائے سے مسئلہ رویت ہلال کو جن دلائل شرعیہ و عبارات فقہیہ سے ثابت و واضح کیا ہے وہ ان کی فقہی بصیرت کا عظیم شاہکار اور قوت استدلال کا بین ثبوت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں ہیئت داں اور نجومیوں کے بعض مخترعات و خود ساختہ اصولوں کا بھی رد بلیغ کیا ہے اور بعض عوامی وہم و خیالات کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل کے لئے اس رسالۂ نافعہ کو دو فصلوں پر منقسم کیا اور دونوں فصلوں کے مندرجات کو ہلال و قمر کے عنوان سے موسوم کر کے لکھا ہے۔

فصل اول: رویت ہلال کے حکم اور اس کے متعلق مسائل و فوائد میں، یہ فصل پندرہ ہلال پر مشتمل ہے۔

فصل دوم: ان امور میں جن کا دربارۂ تحقیق ہلال کچھ اعتبار نہیں، یہ فصل بیس قمر پر

مشتمل ہے۔

اس محققانہ رسالہ میں رویت ہلال کے جن مسائل و فوائد پر بحث و تمحیص کی گئی ہے ان کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ ۲۹/ شعبان کو غروب آفتاب کے بعد ہلال رمضان، یوہیں ۲۹/ رمضان کو ہلال عید کی تلاش فرض کفایہ ہے۔

☆ ۲۹/ رجب کو ہلال شعبان، ۲۹/ شوال کو ہلال ذیقعدہ اور ۲۹/ ذیقعدہ کو ہلال ذی الحجہ کی تلاش بھی ضروری ہے۔

☆ اہل ہیئت و نجوم کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ عادل ہوں یا کثیر ہوں۔

☆ چاند کو بڑا دیکھ کر یہ کہنا کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی، ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا یہ محض خام خیال ہے۔

جس جگہ قاضی شرع نہ ہو تو وہاں کے لوگ کس کے حضور رویت ہلال کی گواہی دیں تو اس سلسلے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جہاں ریاست اسلامی ہیں ان بلاد میں جو عالم دین سنی المذہب سب سے زیادہ علم فقہ رکھتا ہو وہ بحکم شرع سردار مسلمانان ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی دینی باتوں میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے فتووں پر عمل کریں، تو چاند دیکھنے والے پر بھی واجب ہے کہ اس شب کو اس کے حضور حاضر ہو کر لوائے شہادت کرے اور جہاں کوئی عالم بھی نہ ہو تو مجمع مسلمین مثل مسجد جامع وغیرہ میں گواہی دیں۔

اور گواہوں کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم ہیں

عادل　　　مستور　　　فاسق

عادل :- وہ جو مرتکب کبیرہ یا خفیف الحرکات نہ ہو، اس کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے۔

مستور :- پوشیدہ حال جس کی کوئی بات مسقط شہادت معلوم نہیں، اس کی گواہی ہلال رمضان میں مقبول ہے۔

فاسق :- جو ظاہر آبد افعال و بد کردار ہو، اس کی گواہی کہیں مقبول نہیں۔

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاہلہ
شرح
نور الادلة للبدور الاجلة

چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینے کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۷۔حدیث میں ہے **ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رأی الھلال صرف وجھہ عنہ۔**

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ مبارک اس کی طرف سے پھیر لیتے۔ رواہ ابوداؤد عن قتادۃ مرسلا و لاشواھد و سندہ ثقات۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شر کی چیز ہے افادہ المناوی فی التیسیر۔اقول۔یا یہ کہ کفار نے اس کی عبادت کی، اور شرع میں اسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دعا کرنی آئی تو پسندیدہ ہوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے مشابہت لازم نہ آئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۳، نور الادلہ"۔(ابوداؤد دوم، ص ۶۹۵، باب مایقول الرجل اذا رأی الھلال)

من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ہے

۲۴۸۔ترمذی نسائی حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا یا **عائشۃ استعیذی باللہ من شرھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب۔**

اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوب یا گہنائے، یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا ومن شر غاسق اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۳، البدور الاجلہ"۔(ترمذی دوم، ص ۱۷۴، سورۃ المعوذتین)

رویت ہلال کے بارے میں دو حدیثیں۔

۲۴۹۔صحیحین وغیرہما میں بطرق کثیرہ بہت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم سے مروی کہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں صوموا لرویته و افطروا لرویته فان اغمی علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلثین۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔

(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال الخ)

۴۵۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انا امة امية لانكتب و لا نحسب الشهر هكذا و هكذا و الشهر هكذا و هكذا۔

ہم امی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں، دونوں انگلیاں تین بار اٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا یعنی انتیس اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے ہر بار سب انگلیاں کھلی رکھیں یعنی تیس۔ رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، نور الادلۃ"۔ (نسائی اول، ص ۳۰۲، ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی کثیر الخ)

حدیث شریف میں نماز عشاء کی نسبت ہے

۴۵۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھا کرتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۹، البدور الاجلۃ"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۰، باب وقت العشاء الاخرة)

مسئلہ قضا سے متعلق ایک حدیث پاک

۴۵۲۔ حضور اقدس عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیأ فلایاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔

تم میرے حضور اپنے مقدمات پیش کرتے ہو اور شاید تم ایک دوسرے سے زیادہ اپنی حجت بیان کرنے میں تیز زبان ہو تو میں جو سنوں اس پر حکم فرمادوں پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق سے کچھ حکم کروں وہ اسے نہ لے کہ یہ تو ایک آگ کا ٹکڑا ہے اس کے لئے قطع کرتا ہوں۔

رواہ احمد و الستة عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۰، البدور الاجلۃ"۔ (مسلم دوم، ص ۔۔، باب بیان ان حکم الحاکم الخ)

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاهلة

شرح

نورالادلة للبدور الاجلة

حاشیة

رفع العلة عن نور الادلة

ہلال شعبان کی تلاش کے حکم پر ایک حدیث

۴۵۳۔ اخرج الترمذی فی الجامع و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے لئے شعبان کی ہلالی تاریخیں شمار کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۷ رفع العلة"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۸ باب ماجاء فی احصاً ھلال شعبان لرمضان)

رویت ہلال کی دعائیں

۴۵۴۔ حدیث میں رویت ہلال کی بہت دعائیں آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (ی) اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ اللھم انی اسئلک من خیر ھذا الشہر و اعوذبک من شرالقدر و من شر یوم المحشر۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں اے اللہ میں تجھ سے اس مہینے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور قدر اور یوم محشر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۵۔ (طب) عن عبادۃ بن الصامت ھلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقک۔

اے خیر و رشد کے چاند میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ (مولف) فتاوی

رضویہ، ج ۴، ص ۳۷۳ د رفع العلۃ" (ابوداؤد، ۲/ ۲۹۵، باب ما یقول الرجل اذا رای الہلال)

۴۵۶۔ (د) عن قتادة بلاغا اللھم انی اسئلک من خیر ھذا، اللھم انی اسئلک من خیر ھذا الشھر و خیر القدر و اعوذبک من شرہ۔

اے اللہ میں اس مہینے اور قدر کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۷۔ (طب) عن رافع بن خدیج باسناد حسن اللھم اھله علینا بالیمن و الایمان و السلامة و الاسلام۔

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے خیر و برکت اور امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کا چاند بنا دے۔ (مولف) (ترمذی، ۲/ ۱۸۳، باب ما یقول عند رویۃ الہلال)

۴۵۸۔ (ق ت ك حب) عن طلحة بن عبید الله باسناد حسن و التوفیق لما تحب و ترضی (حب) عن طلحة (اطب) عن ابن عمر و السکینة و العافیة و الرزق الحسن (سن) عن حدیر السلمی مرسلا ربی و ربک الله۔

اور ایسے اعمال کی توفیق مانگتا ہوں جو تجھے محبوب و پسند ہیں، اور سکون و عافیت اور رزق حسن مانگتا ہوں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (مولف)

۴۵۹۔ (امی ت ك حب) عن طلحة (طب) عن ابن عمر الحمد لله الذی ذھب بشھر کذا و عن قتادة بلاغا (سن) عن عبدالله بن مطرف اسئلک من خیر ھذا الشھر و نورہ و برکته و ھداہ و طھورہ و معافاته (سن) مثله اللھم ارزقنا خیرہ و نصرہ و برکته و فتحه و نورہ و نعوذبک من شرہ و شر مابعدہ مومص عن علی موقوفا۔

میں اس مہینے کی بھلائی، اس کا نور، اس کی برکت و ہدایت، طہارت و عافیت، اور اس کی فتح و نصرت مانگتا ہوں اور ان سب اور ان کے مابعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۷۳ د رفع العلۃ"

رمضان و ذوالحجہ کے چاند سے متعلق ایک حدیث

۴۶۰۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شھر ان لا ینقصان شھرا عید رمضان و ذو الحجه، دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، دونوں عید کے یعنی رمضان اور ذی الحجہ، رواہ الامام احمد و الستة عن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعض علماء نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے، صحیح بخاری میں ہے قال محمد

لا یجتمعان کلاھما ناقص، امام سراء نے فرمایالا ینقصان جمیعا فی سنة واحدة، امام حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایاان نقص رمضان تم ذوالحجة و ان نقص ذوالحجة تم رمضان.

رمضان ۲۹ کا ہوگا توذوالحجہ ۳۰ کااور ذوالحجہ انتیس کا ہوگا، رمضان تیں کا۔ اور اس معنی کی مویدوہ حدیث ہے جو

۴۶۱۔ بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ شھرا عید لایکونان ثمانیة و خمسین یوما۔

عید کے دونوں مہینے ۵۸ دن کے نہیں ہوتے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۳، رفع العلة"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب شھرا عید لاینقصان) (مسلم اول، ص ۳۴۹، باب بیان معنی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا الخ)

تعارف

تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلاۃ و الصیام

(نماز اور روزے کے فدیہ کی مقدار کا بیان)

۱۰ ر صفر ۱۳۱۶ھ کو بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور جزئیات فقہیہ سے مرصع و مشحون یہ محققانہ رسالہ تصنیف فرمایا جو ان کی جودت فکر پر شاہد عدل ہے، ہم جملہ سوال و جواب کا خلاصہ بطور اختصار س وج کے عنوان سے ذیل میں تحریر کر رہے ہیں۔

س۔ نماز و روزے کا فدیہ کیا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج۔ ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ یا کفارہ میں ایک مسکین کی خوراک یا ایک شخص کا صدقۂ فطر ہے اور یہ سب گیہوں سے نیم صاع اور جو سے ایک صاع ہے، اور ایک صاع کا وزن دو سو ستر تولے ہے۔

س۔ گیہوں اور جو کے علاوہ دیگر غلوں کا اعتبار صاع کے حساب سے ہوگا یا نہیں؟

ج۔ گندم و جو کے سوا دیگر غلہ کسی قسم کا دیا جائے اس میں وزن کا کچھ لحاظ نہ ہوگا بلکہ اسی ایک صاع جو یا نیم صاع گندم کی قیمت ملحوظ رہے گی اگر اس کی قیمت کی قدر ہے تو کافی ہے ورنہ ناکافی۔

س۔ فدیۂ صوم اگر کسی کے ذمہ بہت سا باقی ہو تو وہ کل بیک وقت ادا کرے یا بدفعات مختلفہ، اور متعدد روزوں کا فدیہ ایک ہی دن ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ فدیۂ صوم و صلاۃ بیک دفعہ ایک ہی شخص کو دینا جائز ہے اور بدفعات مختلفہ الگ الگ شخصوں کو بھی روا۔

س۔ مصارف فدیہ کون کون ہیں اور یہ سید کو دے سکتے ہیں یا نہیں اور اقرباء میں جو لوگ غریب و نادار ہیں ان کو دینے کا حکم ہے یا نہیں؟

ج۔ فدیہ کا مصرف صدقۂ فطر و کفارہ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ کے مثل ہے، سید یا ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور جو صاحب فدیہ کی اولاد میں ہے یا صاحب فدیہ جس کی اولاد میں ہے انہیں

نہیں دے سکتے۔

س۔ غلہ دینا بہتر ہے یا اس کی قیمت؟

ج۔ قیمت افضل ہے مگر قحط میں کھانا دینا بہتر ہے۔

س۔ اگر کسی غریب و مفلس کے ذمہ روپیہ قرض ہے اور وہ فدیہ لینے کا مستحق ہے تو اسے قرض کا روپیہ فدیہ میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ دین و قرض معاف کر دینے سے فدیہ مطلقا ادا نہ ہو گا جبتک وصول کر کے فدیہ میں نہ دیں۔

س۔ فدیہ ادا کرتے وقت زبان سے کہنا ضروری ہے یا صرف نیت کافی ہے؟

ج۔ دینے والے کی نیت کافی ہے لفظ کی حاجت نہیں۔

س۔ شیخ فانی اور موتی کے فدیہ میں کیا کوئی فرق ہے؟

ج۔ حیات و ممات میں مقدار فدیہ یکساں ہے لیکن شیخ فانی اور موتی کے فدیہ کی ادائگی اور اس کے وجوب میں متعدد فرق ہیں۔ (تفصیل اس رسالہ میں مذکور ہے)

س۔ غیر شیخ فانی اگر اپنی زندگی ہی میں قضا شدہ روزوں کا فدیہ دینا چاہے تو وہ روزے اس سے ساقط ہوں گے یا نہیں؟

ج۔ غیر فانی اپنی زندگی میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ اس پر قضا فرض ہے اور پیش از قضاء اگر قضاء آجائے تو فدیہ کی وصیت واجب ہے۔

س۔ موتی کے ذمہ اگر روزہ باقی رہ گیا تو اس کے وارث یا اقرباء اس کے بدلے میں روزہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ کوئی کسی کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ مردہ ہو یا زندہ۔

مسائل فدیہ کی تفصیلات پر مشتمل یہ رسالہ مبارکہ دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلاۃ و الصیام

کوئی کسی کے بدلے میں نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو اس کی فرضیت ساقط نہ ہوگی

۲۶۲۔ حدیث شریف میں ہے لایصوم احد عن احد ولایصلی احد عن احد۔

اخرجہ النسائی فی سننہ الکبریٰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کوئی کسی کے بدلے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۱۱

تفاسیر الاحکام"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے تو روزے معلق رہتے ہیں

۴۶۳۔ حدیث میں ہے صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۶۷"

اللہ کے قرض سے متعلق ایک حدیث

۴۶۴۔ حدیث میں ارشاد ہوا فدین اللہ احق ان یرضی۔

اللہ کا قرض رضامندی یعنی ادا کر دینے کا زیادہ مستحق ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵۹۸"

اگر کوئی حالت جنابت میں روزہ رکھے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل و نقص نہیں آتا ہے

اس پر دو حدیثیں

۴۶۵۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدرکه الفجر وهو جنب من اهله ثم یغتسل ویصوم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جبکہ نہ نہاتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری اول ص ۲۵۸، باب الصائم یصبح جنبا)

۴۶۶۔ صحیح مسلم و موطا مالک و سنن ابی داؤد و نسائی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو واقف علی الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا رسول اللہ انك لست مثلنا قد غفر اللہ لك ماتقدم وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال (واللہ) انی ارجو (لارجو) ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی (اتبع)۔

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی اور میں سن رہی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خود ایسا کرتا ہوں اس نے عرض کی حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ عزوجل نے ہمیشہ کے لئے پوری معافی عطا فرمادی ہے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سے زیادہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے۔ یعنی اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۵"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۵، من اصبح جنبا فی شہر رمضان)

عبادت کی پانچ چیزیں

۴۶۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من العبادة قلة الطعم والقعود فی المساجد والنظر الی الکعبة والنظر الی المصحف والنظر الی وجه العالم.

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا اور مسجد میں بیٹھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ رواه فی مسند الفردوس عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه (کنزالعمال ص ۳۱۲ ج ۲۰)

۴۶۸۔ دار قطنی وغیرہ کی روایت یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس من العبادة النظر الی المصحف والنظر الی الکعبة والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم وهی تحط الخطایا والنظر فی وجه العالم.

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں مصحف کو دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور ماں باپ کو دیکھنا اور زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۶"۔ (کنزالعمال ص ۳۱۲ ج ۲۰)

دعا کے بارے میں ایک حدیث

۴۶۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے الدعاء مخ العبادة۔

دعاء مغز عبادت ہے رواه الترمذی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷" (ترمذی دوم ص ۱۷۵ باب ماجاء فی فضل الدعاء)

تعارف

هداية الجنان باحكام رمضان

(صبح صادق و صبح کاذب اور سحر و افطار کے مسائل کا بیان)

۷؍رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ میں نقشۂ سحر و افطار اور مسائل رمضان سے متعلق ایک اشتہار حاضر خدمت کیا گیا کہ آیا یہ نقشہ اور مسائل درست ہیں یا نہیں؟

سائل کا ارسال کردہ اشتہار اگرچہ شامل رسالہ نہیں ہے لیکن امام احمد رضا بریلوی کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشتہار بہت کثیر اغلاط پر مشتمل تھا۔

چنانچہ امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں علم توقیت کے ذریعہ جہاں صبح صادق اور صبح کاذب کی معرفت کرائی اور خود کے ایجاد کردہ سات نقشوں کے ذریعہ سے صبح صادق و صبح کاذب کی پہچان بتائی، وہیں پر اشتہار کے غلط و نادرست مندرجات کی ۳۰ وجوہات سے گرفت کی ہے اور ایک صحیح جواب دلائل شرعیہ کی روشنی میں ارقام فرمایا ہے۔

اور صبح صادق و کاذب کی پانچ طریقوں سے انتہائی صحت کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔ ۲۳ صفحے کے اس جلیل القدر رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ صبح کاذب و صادق کی شناخت و معرفت شرعاً کتنی اہم ہے اور وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے اور اس میں مسائل سحر و افطار کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اور اس رسالۂ نافعہ میں صرف دو حدیث مبارکہ شریک تحریر ہیں۔

احادیث

هداية الجنان باحكام رمضان

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے

۴۷۰۔ ابو داؤد و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه.

جسے بے علم فتویٰ دیا گیا اس کا وبال فتویٰ دینے والے پر۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۲۲ ھدیۃ الجنان"۔(ابوداؤد دوم ص ۵۱۵ ،باب التوقی فی الفتیا)

ثبوت رویت ہلال کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۴۷۱۔ حدیث کریب کہ انھوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ میں دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے کریب نے کہا کیا آپ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویت و حکم پر اکتفانہ کریں گے فرمایا لاهكذا امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے (مولف) صفائے مطلع کی صورت میں ائمہ ایک کی گواہی نہیں مانتے ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی بنا پر نہ مانی ہو اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم تو بے نصاب شہادت ثابت ہو ہی نہ سکتا تھا منہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۳۲ ھدایۃ الجنان "(مسلم ۱/ ۳۴۸، باب بیان ان لکل بلد رویتھم الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

مومن نجس نہیں ہے

۲۷۴۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعدنا فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد فقال این کنت یا اباھریرۃ فقلت لہ فقال سبحن اللہ یا اباھریرۃ ان المومن لاینجس.

(ایک سفر میں) حالت جنابت میں میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوئی حضور نے میرا ہاتھ پکڑا میں حضور کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حضور بیٹھ گئے پھر میں نے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے پڑاؤ پر آیا اور غسل کر کے جب واپس آیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے واقعہ بتایا فرمایا سبحان اللہ اے ابوہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷" (بخاری اول ص ۴۲، باب عرق الجنب وان المسلم لاینجس، مسلم اول ص ۱۶۲، باب الدلیل علی ان المسلم الخ)

تعجیل افطار اور تاخیر سحری مستحب ہے

۲۷۴۔ (جب آفتاب تمام وکمال ڈوبنے پر یقین ہو جائے فوراً روزہ کا افطار سنت ہے:)

حدیث میں فرمایا لاتزال امتی بخیر ماعجلوا الفطر واخروا السحور.

ہمیشہ میری امت خیر سے رہے گی جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کریں۔ مگر اتنی جلدی جائز نہیں کہ غروب مشکوک ہو اور افطار کرلے یا سحری میں اتنی دیر لگائے کہ صبح کا شک پڑ جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۶۴۹"

کھجور یا چھوہارے یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے

۲۷۴۔ سنن ابی داؤد وجامع ترمذی میں بسند حسن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات وان لم تکن تمیرات فحسا حسوات من ماء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قبل کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرماتے (مولف) (ترمذی ج ۱ ص ۸۵، ما جاء ما یستحب علیہ الافطار)

دعائے افطار پر مشتمل ایک حدیث

۳۷۳۔ ابوداؤد عن معاذ بن زهرة انه بلغه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلی رزقك افطرت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت عرض کرتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۱" (ابوداؤد اول ص ۳۲۲ باب القول عند الافطار)

تعارف

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

(دعائے افطار بعد افطار پڑھنے کا بیان)

۱۵؍ رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ میں سوال پیش ہوا کہ دعائے افطار بعد افطار پڑھی جائے یا قبل افطار؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دلائل کثیرہ وافراہ سے ثابت کیا کہ افطار کی دعا بعد افطار پڑھنا ہی احوط وانسب ہے۔

پھر پانچ اعتبارات لفظیہ وعرفیہ سے بھی واضح کیا کہ بعد افطار ہی دعا پڑھنا چاہیئے کہ یہ زیادہ لائق وپسندیدۂ رب عزوجل ہے۔ اور متعدد وجوہ ونصوص سے اپنے موقف کی تائید وتوثیق اور نفس مسئلہ کی صراحت ووضاحت کرنے کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ:

یہ اس مسئلہ میں اخیر کلام ہے کہ امید کرتا ہوں یہ تحقیق وتفصیل اس تحریر کے غیر میں نہ ملے۔

دلائل شرعیہ سے مملو اس گرانقدر اور وقیع رسالہ میں ۲۱ احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

احادیث

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے کے بعد وہ دعائیں پڑھتے تھے جو مندرجہ ذیل احادیث میں مذکور ہیں۔

۲۷۵۔ ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی عن معاذبن زھرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے کہ اسی نے میری اعانت فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۲۷۶۔ ابن السنی نے کتاب مذکور اور طبرانی نے معجم کبیر اور دار قطنی نے سنن میں موصولا یوں تخریج کی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال اللھم لک صمنا وعلی رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا تو تو قبول فرما کہ تو سنتا جانتا ہے۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۲۷۷۔ نیز حدیث ابی داؤد ونسائی ودار قطنی وحاکم وغیرہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت فرماتے تھے کہ پیاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۳ العروس المعطار"۔ (ابو داؤد اول ص ۳۲۱، باب القول عند الافطار)

تعجیل افطار کے استحباب پر مشتمل ایک حدیث

۴۷۸۔ رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ان احبی (احب) عبادی الی اعجلھم فطرا.

مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔ رواہ الامام احمد والترمذی وحسنہ وابنا خزیمۃ وحبان فی صحیحیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ تعالیٰ وتقدس۔(ترمذی اول ص ۱۵۰، باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

غروب آفتاب وقت افطار ہے

۴۷۹۔ الحاکم وصححہ عن سھل بن سعد والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنھما وھذا حدیث سھل قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا فاوفی علی شئی فاذا قال غابت الشمس افطر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو کسی آدمی کو حکم فرماتے کہ بلندی سے آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ کہتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرمالیتے۔(مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار"

۴۸۰۔ ولفظ حدیث ابی الدرداء امر رجلا یقوم علی نشز من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر.

ابودرداء کی حدیث میں ہے کہ قریب غروب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر کھڑا ہو کر آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرماتے۔(مولف)

۴۸۱۔ وفی کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ الامام العارف سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس سرہ الربانی کانت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم یترصد غروب الشمس بتمرۃ فلما توارت القاھا فی فیہ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت روزہ میں دیکھا کہ چھوہارا لئے کر غروب شمس کا انتظار فرماتے جب سورج ڈوب جاتا تو چھوہارا تناول فرمالیتے۔(مولف)

تسبیح فاطمہ

۴۸۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے تسبحون دبر کل صلاۃ عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا۔

ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ، اور دس بار اللہ اکبر کہتے۔ (مولف)(بخاری دوم ص ۹۳۷، باب الدعاء بعد الصلاۃ)

اللہ اکبر کہنے کے بارے میں تین حدیثیں

۴۸۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا۔

جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار" (بخاری دوم، ص ۴۲۰، باب التسبیح اذا ھبط وادیا)

۴۸۴۔ حدیث بخاری یکبر علی کل شرف

ہر بلندی پر تکبیر کہتے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع)

۴۸۵۔ صحیحین میں ہے عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا غائبا ولکن تدعون سمیعا بصیرا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا دیکھتا ہے۔ (مولف)(بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبۃ)

بہترین دعا اور بہترین ذکر کے بارے میں دو حدیثیں

۴۸۶۔ جامع ترمذی میں ہے عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الدعاء دعاء عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو

علی کل شئی قدیر ۔ قال الترمذی حدیث حسن غریب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کی دعا ہے اور اس سے بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے نبیوں نے فرمائی وہ یہ ہے لاالہ الا اللہ الخ۔ (مولف) "فتاویٰ رضوی ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار" (ترمذی دوم ص ۱۹۹، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتعوذہ الخ)

۴۸۷۔ ترمذی نسائی ابن ماجۃ ابن حبان حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ حسنہ الترمذی وصححہ الحاکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر لاالہ الااللہ اور افضل دعاء الحمد للہ ہے۔ (مولف) (ابن ماجۃ دوم ص ۲۷۸، باب فضل الحامدین، (ترمذی دوم ص ۱۷۶، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

روزے کی جزاء کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۴۸۸۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: الصوم لی وانا اجزی بہ۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں یا میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار"۔ (نسائی اول ص ۳۰۸، فضل الصیام الخ)

روزہ دار کو افطار کرانے کی فضیلت پر مشتمل چند احادیث کریمہ

۴۸۹۔ ابن خزیمۃ فی صحیحہ ومن طریقۃ البیھقی وابوالشیخ ابن حبان فی الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فضائل شھر رمضان قال من فطر فیہ صائما کان مغفرۃ لذنوبہ وعتق من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شئی قالوا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم ۔ الحدیث۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے فضائل میں فرمایا کہ جو رمضان میں روزہ دار کو افطار کرائے تو گناہوں سے اس کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی ہو جائے گی اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہو گا بغیر

کسی نقصان کے جتنا اس کو ہوگا، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا نہیں ہے کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۶، العروس المعطار"
(ترمذی ۱/۱۶۶، باب ماجاء فی فضل من فطر صائما)

۴۹۰۔ وفی روایة ابی الشیخ فقلت یا رسول اللہ افرأیت من لم یکن عندہ قال فقبضة من طعام قلت افرأیت ان لم یکن عندہ لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأیت ان لم یکن عندہ قال فشربة من ماء.

اور ایک روایت میں ہے کہ میں (سلمان فارسی) نے عرض کی یارسول اللہ اس کے لئے کیا حکم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے فرمایا مشت بھر کھانا ہی سہی، میں نے عرض کی اگر اس کے پاس روٹی کا لقمہ بھی نہ ہو حضور نے فرمایا کہ پانی ملا ہوا دودھ ہی سہی، پھر میں نے عرض کی اگر وہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دیتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"
(الترغیب والترہیب ۲/۱۴۴، الترغیب فی اطعام الطعام)

۴۹۱۔ وفی حدیث ابی داؤد وغیرہ بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عباد فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة.

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عباد کے یہاں تشریف لائے انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا حضور نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا اور ملائکہ نے تم کو دعائے رحمت و مغفرت دی (مولف) (ابوداؤد دوم ص ۵۳۸، باب فی الدعاء لرب الطعام)

۴۹۲۔ وفی لفظ افطرنا مرة مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقربوا الیہ زیتا فاکل واکلنا حتی فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة وافطر عندکم الصائمون.

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ افطار کیا تو زیتون پیش کیا گیا تناول کے بعد حضور نے فرمایا کہ تمہارا کھانا ابرار نے کھایا اور فرشتوں نے دعائے مغفرت کی اور روزہ داروں نے افطار کیا۔ (مولف) (مشکوٰۃ ص ۳۶۹، باب

الضیافۃ الفصل الثانی)

روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا پیش کرے تو وہ کیا کرے ؟

۴۹۳۔الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی احدکم طعامہ وھو صائم فلیقل بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحنک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم.

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا (وقت افطار) پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہے بسم اللہ والحمد للہ الخ۔(مولف)

دعائے افطار

۴۹۴۔حدیث طبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال بسم اللہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے بسم اللہ اللھم الخ۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

بیت الخلاء کی دعاء

فی حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواہ الائمۃ احمد والستۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو فرماتے اللھم انی اعوذبک الخ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار" (بخاری دوم ص ۹۳۶، باب الدعاء عند الخلاء)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۵۔ بیہقی و شعب الایمان اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی فی رجب یوم و لیلة من صام ذلك الیوم و قام تلك اللیلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقین من رجب و فیه بعث الله تعالیٰ محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو اور وہ ۲۷ رجب ہے اسی تاریخ کو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قال البیهقی منکر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵"

۴۹۶۔ نیز اسی میں بطریق ابان بن عیاش حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة و ذلك لثلث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشر رکعة یقراء فی کل رکعة فاتحة الکتاب و سورة من القرآن و یتشهد فی کل رکعة و یسلم فی آخرهن ثم یقول سبحن الله و الحمد لله و لااله الا الله و الله اکبر مائة مرة و یستغفر مائة مرة و یصلی علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه بما شأ من دنیاه او آخرته و یصبح صائما فان الله یستجیب دعاءه کله الا ان یدعو فی معصیة۔

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لاالہ الا اللہ و اللہ اکبر سو بار استغفار سو بار درود سو بار اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے

اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔قال البیھقی ھو اضعف من الذی قبلہ قال ابن حجر فیہ متھمان۔

۴۹۷۔ فوائد تمام میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلک الیوم و دعا عند افطارہ کانت کفارۃ عشر سنین۔

۲۷رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اسنادہ منکر۔

۴۹۸۔ جزء ابی معاذ مروزی میں بطریق شہر بن حوشب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا وھو الیوم الذی ھبط فیہ جبریل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرسالۃ۔

جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور وہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔(فضائل اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔منہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۸")

دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت

۴۹۹۔ صوم وغیرہ اعمال صالحہ کے لئے بعد رمضان مبارک سب دنوں سے افضل عشرۂ ذی الحجہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ تعالیٰ من ھذہ الایام (العشر) قالوا یا رسول اللہ و لا الجھاد فی سبیل اللہ قال و لا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجلا خرج بنفسہ و مالہ ثم لم یرجع من ذلک بشیء۔

ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور نہ راہ خدا میں جہاد، فرمایا اور نہ راہ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنی جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔رواہ البخاری و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ و الطبرانی فی الکبیر بسند جید و البیھقی کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما و الطبرانی فیہ بسند صحیح عن ابن مسعود و البزار فی مسندہ بسند حسن و ابویعلی بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحہ عن جابر عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔(ترمذی اول، ص

۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)(بخاری اوّل، ص: ۱۳۲، باب فضل العمل فی ایام التشریق)

۵۰۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ما من ایام احب الی اللہ تعالیٰ ان تعبد (یتعبد) لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر۔

اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں ان کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و البیھقی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۹"۔(ترمذی اول، ص ۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)

صوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فضیلت پر تین حدیثیں

۵۰۱۔ الائمۃ الستۃ الا البخاری عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ قال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔(مولف)(مسلم اول ص ۳۶۸، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام الخ)

۵۰۲۔ ولابی یعلی بسند صحیح عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صام یوم عرفۃ غفرلہ ذنب سنتین متتابعین۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے پے در پے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔(مولف) (الترغیب والترھیب ۲/۱۱۲، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

۵۰۳۔ وللطبرانی بسند حسن والبیھقی واللفظ لہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صیام یوم عرفۃ کصیام الف یوم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کے مثل ہے۔ (مولف)(الترغیب والترھیب

۲/۱۱۲،الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

صوم عرفہ وصوم عاشورا کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه وسنة خلفه ومن صام عاشوراء غفرله سنة. رواه الطبرانی بسند حسن فی معجمه الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه.

جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور جس نے عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۹" (الترغیب والترہیب ۲/ ۱۱۲، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

۵۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر والصغیر عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند لاباس به عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة. (یوما)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب تیس نیکیاں ہیں (مولف) (الترغیب والترہیب ۲/ ۱۱۴، الترغیب فی صیام شہر اللہ المحرم)

صوم نفل میں سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں

۵۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان.

رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کی وجہ سے۔ رواه الترمذی واستغربه والبیهقی فی الشعب وفیه صدقة بن موسیٰ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۹"

(الترغیب والترہیب ۲/ ۱۱۷، الترغیب فی صوم شعبان)

۲۷ رجب کے روزہ کی فضیلت وبرکت پر ایک حدیث پاک

۵۰۷۔ حدیث موقوف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ستین شهرا۔

جو ۲۷ رجب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے پانچ برس کے روزوں کا ثواب لکھے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۶۰"

سالانہ وماہانہ اور ہفتہ وارانہ چند روزوں کے فضائل

۵۰۸۔ شش عید وایام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب لاتا ہے،

اور روزہ دو شنبہ و روزہ پنج شنبہ و روزہ چہار شنبہ و پنج شنبہ کہ دوزخ سے آزاد ہیں و روزہ چہار شنبہ و پنج شنبہ و جمعہ کہ جنت میں گوہر و یاقوت و زبرجد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنج شنبہ یا شنبہ بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۶۰" (الترغیب و الترھیب ۲ / ۱۱۰، ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶، کتاب الصوم)

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

۵۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرة فی رمضان تعدل حجة معی.

رمضان مبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۰"۔ (الترغیب والترھیب ۲ / ۱۸۲ الترغیب فی العمرۃ فی رمضان)

تعارف

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین
(حرمین طیبین میں سکونت کرنے کا بیان)

۲۲؍جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ والدین اور اولاد کو چھوڑ کر حرمین شریفین میں سکونت اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا نے بھی اس کا مدلل و مفصل جواب زبان عربی میں تحریر کیا جیسا کہ آپ کا طریقہ ہے کہ سوال جس زبان اور جس نہج پر ہوتا ہے اسی زبان و بیان اور اسی انداز سے اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں یہ ان کی شان تحقیق و تدقیق کی ادنیٰ مثال ہے، لہذا اس سوال کے جواب میں انھوں نے احادیث مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء و اقوال ائمہ اور ارشادات فقہاء سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین میں سکونت و بود و باش اختیار کرنا محمود و پسندیدہ کام نہیں ہے کہ وہ غایت ادب و احترام اور نہایت اجلال و اکرام کا مقام ہے، اگر وہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ کے مماثل ہے تو وہاں کا ایک گناہ بھی تو سو ہزار کے برابر ہے۔

اور بعض ائمہ نے سکونت کے جواز بلا کراہت کا قول کیا ہے، لیکن امام احمد رضا نے حرمین طیبین میں مجاورت کے مکروہ ہونے کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور امامنا الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا ہے کہ اجازت والدین کے باوجود حرم کعبہ میں سکونت و مجاورت بہتر نہیں، اور اگر والدین کی رضا نہ ہو یا اولاد صغار و مفلس و محتاج ہوں تو بدرجہ اولیٰ وہاں ہجرت کر جانا ناجائز و ممنوع ہوگا۔

مسئلہ سکونت حرمین پر اس تحقیقی رسالے میں ۱۸ احادیث شامل مضمون ہیں۔

احادیث

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال

۵۱۰۔ اخرج احمد والشیخان وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلوۃ علی وقتھا قلت ثم ای قال برالوالدین قلت ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی پھر فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (مولف) (بخاری اول ص ۷۶، باب فضل الصلوۃ لوقتھا)

والدین کی رضاجوئی کی اہمیت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ اخرج الترمذی وابن حبان والحاکم والطبرانی عن عبداللہ بن عمرو والبزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالدین وسخط الرب فی سخط الوالد، ولفظ البزار الوالدین فی الموضعین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳،

صیقل الرین"۔(ترمذی دوم ص ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی خدمت جہاد کے برابر ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۵۱۲۔ اخرج احمد والستۃ الا ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ومسلم وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداک قال نعم قال

ففيهما فجاهد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر جہاد کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہیں تو حضور نے فرمایا کہ انھیں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ (مولف) (بخاری اول ص ۴۲۱، باب الجهاد باذن الابوين)

۵۱۳۔ اخرج مسلم فی روایة له عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال فهل من والديك احد حی قال نعم بل كلاهما حی قال فتبتغی الاجر من الله تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والديك فاحسن صحبتهما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے ہجرت وجہاد پر بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوں حضور نے فرمایا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے اس آدمی نے عرض کیا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں حضور نے فرمایا تو کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کہ اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۳۱۳، کتاب البر والصلة والادب)

۵۱۴۔ واخرج ابو داؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه بلفظ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال جئت ابایعك علی الهجرة وتركت ابوی يبكيان قال فارجع اليهما فاضحكهما كما ابكيتهما.

انھیں سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں حضور نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ پھر انھیں اس طرح ہنساؤ جس طرح تم نے انھیں رلایا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارھان)

۵۱۵۔ اخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا من اهل اليمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال هل لك احد

بالیمن قال ابوای قال اذنالك قال لا قال فارجع الیهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا فبرهما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت شریفہ میں آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے اس نے کہا کہ میرے والدین ہیں حضور نے فرمایا ان دونوں نے تم کو اجازت دے دی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں حضور نے فرمایا کہ تم والدین کے پاس جا کر اجازت مانگو اگر وہ اجازت دیدیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳ صیقل نوریہ"۔(ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو الخ)

۵۱۶۔ اخرج النسائی وابن ماجة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم والطبرانی باسناد جید عن معاویة بن جاهمة ان جاهمة رضی اللہ تعالیٰ عنه جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اردت ان اغزو وقد جئتك استشیرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند (تحت) رجلیها۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مقدسہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے حضور مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو حضور نے فرمایا کیا تمہاری ماں ہے انھوں نے عرض کیا کہ ہاں میری ماں موجود ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی خدمت لازم کر لو کیونکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مولف) (نسائی دوم، ۵۳، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے اس پر دو حدیثیں

۵۱۷۔ ولفظ الطبرانی قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم استشیره فی الجهاد فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما۔

اور طبرانی کے لفظ یہ ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ کروں تو حضور نے فرمایا کیا تمہارے

ہیں میں نے عرض کیا ہاں فرمایا کہ دونوں کی خدمت لازم کرلو کیونکہ جنت دونوں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مولف)(الترغیب والترھیب ۳/۳۱۶،الترغیب فی برالوالدین)

۵۱۸۔ اخرج ھذا اعنی الطبرانی عن طلحۃ بن معویۃ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی ارید الجھاد فی سبیل اللہ قال امك حیۃ قلت نعم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الزم رجلیھما فثم الجنۃ.

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا عزم رکھتا ہوں فرمایا تمہاری ماں زندہ ہیں میں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا ان کے قدموں کو لازم کرلو یعنی ان کی خدمت کرو کہ جنت وہیں ہے(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳ صیقل الرین "۔(الترغیب والترھیب ۱/۳۱۶، الترغیب فی برالوالدین)

مومن کامل کی معرفت پر ایک حدیث

۵۱۹۔اخرج البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما (اصل میں بیاض ہے) الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجرما نھی اللہ تعالیٰ عنہ.

مومن کامل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو منہیات سے باز رہے۔(مولف) (بخاری ۱/۶ باب المسلم من سلم الخ)

فقیہ عالم راہ راست سے نہیں بھٹک سکتا بخلاف جاہل عابد کے کہ اس کا بھکنا ممکن ہے

۵۲۰۔ اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔(مولف) (ترمذی دوم ص ۹۷، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ابن ماجہ اول ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

جریج راہب نے ماں کی پکار کا جواب نہیں دیا اس پر ایک حدیث

۵۲۱۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال لوکان جریج الراھب فقیھا

له عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولی من عبادة ربه۔ اخرج الحسن بن سفیان فی مسنده
و والحکیم المولیٰ الترمذی فی نوادره وابن قانع فی معجمه والبیهقی فی شعب الایمان عن
شهر بن حوشب عن حوشب بن یزید عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جریج راہب اگر فقیہ عالم ہوتا تو جان لیتا کہ ماں کی پکار پر لبیک کہنا اپنے رب کی نفل عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔(یعنی ایک مرتبہ جریج عبادت میں مشغول تھا کہ اس کی ماں نے آکر آواز دی جریج نے جواب نہیں دیا تو اس کی ماں نے بد دعا کر دی کہ اے اللہ جریج کا منہ کالا کر دے اس کے بعد ایک فاحشہ عورت نے اس پر بد کرداری کا الزام لگا دیا تھا۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۵ صیقل الرین "۔(کنز العمال ص ۵۵ ج ۲۲)

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں ہے

۵۲۲۔اخرجه احمد والترمذی وابن ماجة والحاکم عن انس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل بنی آدم خطأ وخیر الخطائین التوابون.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد آدم تو خطاکار ہیں لیکن ان خطاکاروں کے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷، صیقل الرین"۔(ابن ماجۃ دوم ص ۳۲۳، باب ذکر التوبۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۲۳۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم فقهه (ای ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما) فی الدین . اخرجه الشیخان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ اس (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دین میں فقیہ بنادے۔(مولف)(مسلم دوم ص ۲۹۸، باب من فضائل عبداللہ بن عباس)

۵۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه الکتاب۔ اخرجه الشیخان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ ان (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو علم دے دے۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷ صیقل الرین"۔"(بخاری اول ص ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

مکہ معظمہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا حدیث میں ہے

۵۲۵۔ عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما من بلدة یواخذ العبد فیها بالهمة

قبل العمل الا مکة.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس میں گناہ کرنے سے پہلے صرف عزم گناہ پر مواخذہ ہو۔ (مولف)

ساکنان مکہ کے بارے میں ایک حدیث پاک

۵۲۶۔وقال سعید بن المسیب للذی جاء من اهل المدینة یطلب العلم ارجع المدینة فانا نسمع ان ساکن مکة لایموت حتی یکون الحرم عنده بمنزلة الحل لما یستحل من حرمها.

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ سے حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ لوٹ جائے کہ ہم نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ کا باشندہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ حرم ان کے نزدیک حل کے مثل ہو جائے گا کہ وہ حرم کو حل تصور کرے گا۔(مولف)

مکہ میں گناہ سرزد ہو جانے کے بارے میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان

۵۲۷۔وعن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خطیئة اصیبها بمکة اعز علی من سبعین خطیئة بغیرها.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکہ کا ایک گناہ زیادہ بھاری ہے دوسری جگہ کے ستر گناہوں سے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۸ مصیقل الرین"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

کسی عورت کو غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لامرأة ان تومن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم ولیلة الا مع ذی رحم محرم یقوم علیھا.

حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا بھی سفر کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔ یعنی بچہ یا مجنون یا بے غیرت فاسق نہ ہوا ایسا اگر محرم ہو تو اس کے ساتھ بھی سفر حرام ہے کہ اس سے حفاظت نہ ہو سکے گی یا نا حفاظتی کا اندیشہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۲" (الترغیب والترھیب ۲/ ۷۲ ترھیب المرأة ان تسافر)

مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے

۵۲۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے وہ لبیک کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے لا لبیک ولا سعدیك وحجك مردود علیك حتی ترد مافی یدیك.

نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت مقبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھوں میں ہے واپس نہ دے دے۔ " فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۵ "(الترغیب والترھیب ۲ /۱۸۱، الترغیب فی النفقة فی الحج)

مدینہ کی افضلیت پر ایک حدیث پاک

۵۳۰۔ طبرانی کی حدیث ہے المدینة افضل من مکة.

مکہ سے مدینہ افضل ہے۔ (مولف) " فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۷ " (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۱۳)

تعارف

انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ
(آداب سفر مقدمات حج احکام حج احرام طواف اور طریقۂ حج وغیرہ کا بیان)

حج کے احکام ومسائل میں ۳۵ صفحات پر مبسوط یہ رسالۂ مبارکہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر وبیشتر رسائل کا حال ہے کہ وہ کسی نہ کسی استفتاء کا جواب ہوتے ہیں، بلکہ یہ آپ کے بعض احبا کی طلب پر ایک مستقل تالیف ہے چنانچہ خود وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"یہ چند حرف ہدایت حجاج کے لئے ہیں، ان میں اکثر کتاب مستطاب "جواہر البیان شریف تصنیف لطیف اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا ومولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب قادری برکاتی قدس سرہ الشریف سے التقاط کئے ہیں۔"

"۳ شوال ۱۳۰۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادۂ حج ہے، بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے آمین"

اس رسالۂ عجالہ میں چھ فصلیں ہیں اور ایک وصل اور ہر فصل ووصل کے مندرجات نمبروار ذکر کئے گئے ہیں۔

فصل اول : آداب سفر ومقدمات حج میں، اس میں ۴۸ ہدایات ونصیحتیں ہیں۔

فصل دوم : احرام اور اس کے احکام اور داخلی حرم محترم ومکہ مکرمہ ومسجد حرام میں۔ اس میں ۲۰ مسائل وقواعد شرعیہ ہیں۔ اور مسئلہ نمبر ۹ کے ضمن میں ان ۵۲۰ چیزوں کا ذکر ہے جو حالت احرام میں کرنا حرام وممنوع ہیں۔

فصل سوم : طواف وسعی صفا ومروہ کا بیان، اس میں ۳۶ ہدایات وطریقے ہیں جو حاجیوں کے لئے قابل لحاظ ہیں۔ اور اس فصل میں ایک نقشہ کے ذریعہ سے مسجد حرام، مقام

ابراہیم، باب السلام، باب الصفا، تمام مصلوں کے مقامات رکن شامی و عراقی، ملتزم و سنگ اسود، چاہ زمزم اور صفا و مروہ وغیرہ سمجھا گیا ہے اور ہر ایک کی تفصیل و تعیین بھی کی گئی ہے۔

فصل چہارم : منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف، اس میں ۲۴ مسائل و ترغیبات ہیں۔

فصل پنجم : منیٰ و مزدلفہ و باقی افعال حج میں، اس میں ۷۵ طریقہ حج و زیارت وغیرہ مذکور ہیں۔

فصل ششم، جرم اور ان کے کفارے، اس فصل میں ۶۰ مسائل و تہدیدات ہیں ان میں سے بعض کے ارتکاب سے دم لازم ہوگا اور بعض سے صدقہ۔

فصل ہفتم : حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس وصل میں روضۂ کریم کے ۴۰ آداب و فضائل کا بیان ہے۔

مسائل حج و احرام اور طواف وغیرہ پر مشتمل اس مفید عوام و خواص جلیل القدر رسالے میں ۸ حدیثیں زونق تحریر ہیں۔

احادیث

انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة

ایک آدمی کو تنہا سفر کرنا منع ہے

۵۳۱۔ حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۹۱ انوار البشارۃ"۔(مشکوۃ ۲/ ۳۳۹، باب آداب السفر الفصل الثانی)

درود پاک پڑھنے کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا یکفی ھمك ویغفرلك ذنبك. ایسا (جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے گا) کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۱ انوار البشارۃ"

آب زمزم کے بارے میں تین حدیثیں

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارۃ"۔(ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۴۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کوکھ بھر کر نہیں پیتے۔(ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۵۔ حدیث چاہ زمزم میں نظر کرنا دافع نفاق ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارۃ"

ایک مفید و نافع دعاء

۵۳۶۔ حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخشدوں گا غم دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہے (دعا یہ ہے) اللھم انك تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سوالی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلك ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ماکتت لی

ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم الراحمین.

الٰہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخش دے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے ملتزم سے لپٹ کر دعاء کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۵۳۷۔ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں **یا واجد یا ماجد لاتزل عنی نعمة انعمتها علی.**

اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ ـ انوار البشارة"

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت و برکت

۵۳۸۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔"

فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۲۲ انوار البشارة "(الترغیب والترھیب ۲/ ۲۱۵، الترغیب فی الصلاة فی المسجد الحرم)

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

قواعد شرعیہ و فقہی جزئیات و مسلمات کا عظیم و جلیل شاہکار "فتاویٰ رضویہ جلد پنجم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محققانہ و فاضلانہ بصیرت، فکر رسا اسلوب تحقیق اور نادر انداز استدلال کا واضح و روشن ثبوت ہے۔

اس فقہی انسائیکلوپیڈیا کے مضامین کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، اور کتاب الحدود والتعزیز پر مشتمل ہیں۔

کتاب النکاح: میں ۵۵۰ مسائل شرعیہ پر علمی و تحقیقی بحث کی گئی ہے اور اس میں یہ ابواب ہیں:

باب المحرمات: باب الولی، باب الکفاءۃ فی النکاح، باب المھر، باب الجھاز، باب نکاح الکافر، باب المعاشرۃ اور باب القسم۔

کتاب الطلاق: کے ضمن میں ۳۷۴ مسائل شرعیہ مذکور ہیں اور اس میں یہ ابواب ہیں۔

باب الکنایہ، باب التعلیق، باب الایلاء، باب الخلع، باب الظھار، باب العدۃ، باب الحداد (سوگ)، باب النسب، باب الحضانۃ (پرورش) اور باب النفقہ۔

کتاب الایمان: کے تحت ۴۳ مسائل اور دو ابواب ہیں۔ باب النذر، باب الکفارہ۔

کتاب الحدود والتعزیر میں ۳۵ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح یہ جلد ۱۰۰۲ تحقیقی و علمی فتووں پر مبسوط و مشحون ہے۔

مذکورہ ابواب کے علاوہ ضمناً اس جلد میں فقہ کے ہزارہا مسائل و دیگر فوائد مزید ہیں جو ۴۷ مختلف عنوانات کے تحت زینت افروز تصنیف ہو رہے ہیں۔ یعنی:۔

نماز، روزہ، حج، جنائز، حیض، رضاع، رجعت، لعان، عنین، عتاق، سیر، شرکت، وقف، بیوع، قرض کفالت، قضا، رسم الافتاء والمفتی، شہادۃ، وکالت، دعوی، اقرار، صلح، امانت، عاریت،

ہبہ، اجارہ، ولاء، اکراہ، حجر، غصب، ضمان، تقسیم، مزارعہ، ذبح، حظر واباحت، اشربہ، رہن، فرائض، عقائد، تفسیر، فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ، تاریخ، فضائل ومناقب، ممیات، اور رد وہابیہ و غیرھم من المبتدعین۔

اور زیر تبصرہ اس جلد میں معلومات افزااور انتہائی وقیع وگرانقدر دس رسائل علمیہ بھی شامل تحریر ہیں، اور جو ۳ر رسائل دستیاب نہ ہونے کے سبب شریک اشاعت نہیں ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔حق الاحقاق فی حادثة من نوازل الطلاق۔ (حالت غصہ میں طلاق دینے کا بیان)

۲- الکاس الدهاق باضافة الطلاق۔ (اضافت طلاق کا بیان)

۳- الجواهر الثمین فیما ینعقد به الیمین۔ (انعقاد قسم کا بیان)

میں نے جملہ دس رسائل میں سے ۷ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اپنے مقام پر آئے گا اور جن ۳ر سالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار، (مجرد اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے بیس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں اور کتب مذہب کی نصوص و عبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ مرد وزن کے مجرد اقرار سے انعقاد نکاح دیانۃ ثابت نہ ہوگا، اگرچہ قضاء ثابت و نافذ ہو جائے گا، یعنی جن الفاظ سے کسی امر کی خبر مقصود ہو ان سے نکاح منعقد نہ ہوگا، انعقاد نکاح کے لئے لفظ انشاء و عقود کا ہونا ضروری ہے جب کہ دو شاہد بھی ان کی اس گفتگو کو عقد نکاح سمجھیں۔

۲- البسط المسجل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعجل۔ (مہر کے لئے وطی کے بعد بھی زوجہ کو منع نفس کا حق ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر مہر معجل کے عوض نکاح ہو پھر وطی و تصرف بھی ہو جائے تو اس کے باوجود زوجہ کو اختیار ہے کہ جب تک مہر معجل وصول نہ کرلے اپنے آپ کو تسلیم نہ کرے اور اس طرح منع نفس سے وہ ناشزہ و نافرمان بھی نہ ہوگی، پھر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالیشان سے اس مسئلہ کی مزید تائید و توثیق کی گئی ہے۔

۳- رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق۔ (طلاق کے کنائی الفاظ کے بیان میں)

اس رسالے میں طلاق بائن ورجعی کے کثیر الفاظ شمار کیے گئے ہیں، یعنی ۱۲۵ ایسے الفاظ

مذکور ہیں کہ اگر طلاق کی نیت ہو تو ان سے طلاق بائن واقع ہو گی، اور ۳۵ وہ الفاظ ہیں جن سے بغیر نیت کے بھی طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور ۳۷ طلاق رجعی کے الفاظ ہیں کہ بغیر نیت کے طلاق رجعی واقع ہو گی اور ۲۰ الفاظ سے بحالت نیت طلاق رجعی پڑے گی، اس طرح کل الفاظ طلاق ۲۵۳ ہوتے ہیں کہ ۱۶۰ الفاظ سے طلاق بائن پڑے گی اور ۹۳ سے طلاق رجعی۔

اور اختتام رسالہ میں ۹۸ الفاظ طلاق کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

اور یہ محققانہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک نادر الوجود شاہکار ہے کہ الفاظ طلاق پر مشتمل ایسا جامع بیش بہا مجموعہ شاید ہی دیکھنے کو ملے، اور یہ رسالہ نافعہ ۷ اصفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس جلد کے حاشیہ پر کثیر علمی نکات و متعدد فوائد فقہیہ جو مذکور ہیں وہ تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت ابوالبرکات محمد محی الدین مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں۔

اور یہ بے عدیل و مثیل مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۹۹۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد کے جملہ رسائل و مسائل میں ۱۸۰ احادیث مبارکہ کا بر محل حاجت و مناسبت، شمول مصنف کی فاضلانہ و محدثانہ شان کا مظہر ہے فللہ در المصنف علیہ الرحمۃ و اجزہ عنا خیرا کثیرا۔

تعارف

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

(ہندو بنگالہ میں نکاح کے غلط مراسم کا ازالہ)

جمادی الاولیٰ ۷ ۱۳۱ھ کو الگ الگ مقامات سے ایک ہی نہج کے دو سوالات آئے جن کا ماحصل یہ ہے کہ ہندوستان و بنگال (بنگلہ دیش) میں نکاح کے جو طریقے رائج ہیں کہ اجازت کسی کے لئے لی جاتی ہے، نکاح خواں کوئی اور ہوتا ہے یا سرے سے عورت شرم و حیاء کے سبب اذن دیتی ہی نہیں خاموش رہتی ہے یا پھر روتی ہے تو شرعاً نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو فاضلانہ و محققانہ جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

"اگر عورت عاقلہ بالغہ ہے تو اس کا اذن شرعاً معتبر و درست ہے، اور دوشیزہ کا سکوت و خاموش رہنا بھی اذن کے مترادف ہے مگر یہ اسی وقت ہے جب کہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی"

"اور مذہب راجح پر یہ نکاح، نکاح فضولی ہوتے ہیں، اور نکاح فضولی کو مذہب حنفی میں باطل جاننا محض جہالت و نادانی ہے بلکہ باجماع حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت اصیل پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے نافذ ہو جائے اور رد کر دے تو باطل ہو جائے"۔

"پھر اجازت جس طرح قول سے ہوتی ہے یوہیں اس فعل یا حال سے بھی ہو جاتی ہے جس سے رضامندی سمجھی جائے اور ہمارے بلاد میں جب یہ طریقہ نکاح رائج و معلوم ہے کہ وکیل خود نہ پڑھائے گا بلکہ دوسرے سے پڑھوائے گا تو کہہ سکتے ہیں کہ ضمن اذن میں دوسرے کو اذن دینے کا بھی عرفاً اذن مل جانا ثابت ہے، اور وکیل کو جب اذن توکیل ہو تو بیشک اسے اختیار ہے کہ خود پڑھائے یا دوسرے کو اجازت دے"

اس کے علاوہ مسئلہ کی اور بہت ساری شقیں، شرطیں اور قیدیں ذکر کرتے ہوئے، نکاح کے اذن و استیذان اور فضولی و اصیل و وکیل کے احکام کا تفصیلی بیان اور عقدہ مسئلہ کا حل کچھ اس

خوبصورتی سے فرمایا ہے کہ بحمن اللہ۔

جہاں نکاح فضولی کو باطل کہنے والوں کی خوب خبر لی ہے وہیں نکاح فضولی معلوم یا مظنون خرابیوں کی نشاندہی بھی کی ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمائی ہیں۔ بالجملہ یہ رسالہ حضرت مصنف کی فضیلت و وسعت نظر، استحضار جزئیات واخرہ و خیر خواہی امت مرحومہ پر شاہد عدل ہے۔ اور سولہ صفحے کے اس رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

احادیث

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

بالغہ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔

۱-قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البکر تستاذن فی نفسھا و اذنھا صماتھا۔ رواہ احمد و الستة الا البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ بالغہ سے اذن لیا جائے گا اور اس کا سکوت بھی اذن ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۰۳۔ ماحی الضلالة" (مسلم اول، ص ۴۵۵، باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲-قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل انتم تارکو لی صاحبی۔

تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے؟ (مولف) یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ باتیں ہو گئیں پھر میں نے نادم ہو کر ان سے کچھ معذرت طلب کی لیکن انہوں نے معذرت طلب کرنے سے انکار کر دیا، یہ سن کر حضور نے تین بار ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور کی بارگاہ میں آ گئے ان کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا، حضور کو رنجیدہ دیکھ کر حضرت عمر دو زانو بیٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں ان سے زیادہ قصوروار ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری و مدد کی فھل انتم تارکو لی صاحبی، تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے؟ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۱۴۔ ماحی الضلالة۔ (بخاری ۱/ ۵۱۷، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

جھوٹی گواہی دینے کی ہولناک وعیدوں پر مشتمل تین حدیثیں

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عدلت شهادة الزور الا شراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله.

جھوٹی گواہی خدا کے ساتھ شریک کرنے کی برابر کی گئی جھوٹی گواہی خدا کے لیے شریک بتانے کے ہمسر ٹھہرائی گئی جھوٹی گواہی خدا کا شریک ماننے کے ساتھ کی گئی۔ رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن خريم بن فاتك رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد دوم ص ۵۰۶، باب فی شهادة الزور)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبئكم باكبر الكبائر قول الزور او قال شهادة الزور.

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب کبیروں سے بڑا کبیرہ کونسا ہے۔ بناوٹ کی بات یا فرمایا جھوٹی گواہی۔ رواه الشيخان عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ (بخاری اول ص ۳۶۲، باب ماقيل فی شهادة الزور الخ)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار.

جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے۔ رواه ابن ماجة والحاكم وصحح سنده عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۱۳۴" (ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۷۳، باب شهادة الزور)

مسلمان کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لینا جائز نہیں

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا يحل لمسلم ان ياخذ عصا اخيه بغير طيب نفس منه.

مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی دلی مرضی کے لے لے۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ص ۱۹۱ ج ٦

ظلم وگناہ پر اعانت کرنا حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو کسی ظالم کے ساتھ چلا اس کی مدد کرنے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے وہ بیشک اسلام سے نکل گیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳" (کنز العمال ص ۲۸۴ ج ۳)

شہادت کے متعدد طریقے پر ایک حدیث

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون دمہ فھو شہید ومن قتل دون دینہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید۔

جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے گھر والوں کے بچانے میں مارا جائے وہ شہید۔ اخرجہ الائمۃ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحاحھم عن سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۶" (نسائی دوم ص ۱۷۲ من قاتل دون دینہ)

تجدید ایمان امر محمود ہے اس پر دو حدیثیں

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم۔

بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بسند حسن والحاکم فی المستدرک عن عمرو بسند صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ (کنز العمال ص ۲۳۳ ج ۱)

۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جددوا ایمانکم اکثروا من قول لا الہ الا اللہ۔

اپنے ایمان تازہ کرو لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (مسند احمد ص ۴۷ ج ۳)

بے حضور دو گواہ نکاح فاسد ہے۔

۱۱۔ حدیث میں فرمایا الزوانی اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ۔

زناکار ہیں جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۵"

(ترمذی ۱/ ۱۳۰، باب ما جاء لا نکاح الا ببینۃ)

ولیمہ بعد نکاح سنت ہے

۱۲۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاۃ۔

ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ دونوں معنی محتمل ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۵

ص ۱۹۰" (بخاری دوم ص ۷۷۷، باب الولیمۃ ولو بشاۃ، مسلم اول ص ۴۵۸، باب الصداق وجواز کونہ الخ)

کافروں سے دینی کام میں مدد لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لا نستعین بمشرک۔ اخرجہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۱۷" (ابن ماجہ دوم ص ۲۰۸، باب الاستعانۃ بالمشرکین)

غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح دینا شرعاً شنیع ہے حدیث میں ہے

۱۴۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن السوم علی سوم اخیہ والخطبۃ علی خطبۃ اخیہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کے نرخ پر دوسرے کو نرخ کرنے اور کسی کے منگیتر کو نکاح کا پیغام دینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۱" (مسلم اول ص ۴۵۳، باب تحریم الخطبۃ علی خطبۃ اخیہ الخ)

قسم توڑنے کی ایک صورت

۱۵۔ اخرج الامام احمد ومسلم فی صحیحہ والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیات الذی ھو خیر ولیکفر عن یمینہ

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دربارۂ قسم حکم دیا ہے کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۲" (مسلم دوم ص ۴۸ بباب ندب من حلف یمینا فرای الخ)

تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

۱۶۔ حدیث میں ہے یا علی لاتؤخر ثلثا الصلاۃ اذا حانت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے علی تین باتوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جبکہ وقت آجائے اور نماز جنازہ میں جبکہ حاضر ہو اور عورت کے نکاح میں جبکہ اس کا کفو ملجائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (ترمذی اول ص ۲۰۶، بباب ماجاء فی تعجیل الجنازۃ)

خطبہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۷۔ خطبہ میں مطلقاً قیام افضل ہے مگر خطب نافلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں۔ حدیث میں ہے۔ ابن جریر عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا او معروم التیمی قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصعد المنبر قعد دون مقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اوصیکم بتقوی اللہ واسمعوا و اطیعوا من ولاہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر وہاں قعود فرمایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک رہتے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں تقوی کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم سنو اور ان کی اطاعت کرو جن کو اللہ نے تمہارے امر کا والی بنایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۸"

بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں

۱۸۔ حدیث مشہور ہے لاتنکح المرأۃ علی عمتها ولا علی خالتها۔

کسی عورت کا اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔ (مولف) (یعنی جب تک عورت نکاح یا عدت میں ہے اس وقت تک اس کی پھوپھی اور خالہ سے اس کے شوہر کو نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۸۵" (مسلم ۱/ ۴۵۳، بباب تحریم الجمع بین المرأۃ الخ)

غیر شرعی شرطیں باطل و فاسد ہیں

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مابال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فھو ردوان کانت مائة (مرة). شرط شرط اللہ احق واوثق. (رواہ الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا)

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں اگرچہ سو بار لگائے تو وہ مردود ہے صرف اللہ کی شرط حق اور لائق وثوق ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۰۷" (ترمذی دوم ص ۳۳، باب ما جاء فی الرجل یتصدق الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کو علم سکھاتے ہیں

۲۰۔ حدیث میں فرمایا انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم. رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم سب کو علم سکھاتا ہوں (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (مسند احمد ص ۹۴ ج ۲)

شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۲۱۔ حدیث میں ارشاد ہے لانکاح الا بولی وشاھدی عدل۔

ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی نابالغہ کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے اور زہی دو گواہوں کی گواہی تو وہ سب کے لئے شرط ہے) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۱۰" (ترمذی ۱/۱۲۹، باب ماجاء لانکاح الا بولی)

جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا معشر الشبان (الشباب) من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء۔

اے گروہ جوانان تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ نکاح پریشان نظری

وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۷۱۴" (بخاری دوم ص ۷۵۸، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم)

مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے

۲۳۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالات فی المھور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی انھیں آیہ کریمہ و آتیتم احدٰھن قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا اللھم کل احدافقہ من عمر حتی المخدرات فی المحال۔

اے اللہ ہر ایک عمر سے زیادہ جانتا ہے یہاں تک کہ پردہ نشین خواتین بھی۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۱۹۴"

کنیز کی تعلیم و تادیب اور اسکی تزویج کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رجل کانت لہ امۃ فغذاھا فاحسن غذاء ھا ثم ادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا وتزوجھا فلہ اجران۔

یعنی جو کوئی کنیز رکھتا ہے اسے کھلائے پھر ادب سکھائے اور بہتر سکھائے اور علم پڑھائے اور خوب پڑھائے پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے وہ شخص دوہرا ثواب پائے۔ رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (بخاری اول ص ۳۰، باب تعلیم الرجل امتہ واھلہ، ابن ماجہ اول ص ۱۳۲، باب الرجل یعتق امتہ ثم ...)

جانور یا انسان کسی پر بے وجہ شرعی لعنت کرنی جائز نہیں

۲۵۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوادیا کہ ملعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔

"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۴۰"

متعہ پہلے جائز تھا پھر روز خیبر حرام ہوگیا

۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں حدیث سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھاالناس انی کنت آذنت لکم فی الاستمتاع من النساء و ان اللہ عزوجل قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ۔

اے لوگو میں نے پہلے تمہیں اجازت دی تھی عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اور اب بیشک اللہ عزوجل نے اسے حرام فرمادیا قیامت تک۔ (مسلم اول، ص ۴۵۱، باب نکاح المتعۃ الخ)

۲۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء یوم خیبر و عن (اکل) لحوم الحمر الانسیۃ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔ (مسلم اول، ص ۴۵۲، باب نکاح المتعۃ الخ)

۲۸۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بھا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر مایری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ(متاعا) وتصلح لہ شانہ (شیئہ) حتیٰ اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجھم اوماملکت ایمانھم قال ابن عباس فکل فرج سواھما فھو حرام۔

متعہ ابتدائے اسلام میں تھامرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لئے عقد کرلیتا جتنے روزاس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اس کے کاموں کی درستی کرتی جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوائی بیوں اور کنیزوں کے اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔ (ترمذی اول ص ۲۱۳، باب ماجاء فی نکاح المتعۃ)

۲۹۔ حازمی کتاب الناسخ والمنسوخ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی غزوۂ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر الیھن وقال من ھولاء النسوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے انھیں دیکھا فرمایا یہ عورتیں کون ہیں قلنا یا رسول اللہ تمتعنا منھن ہم نے عرض کی یارسول اللہ ان سے ہم نے متعہ کیا ہے قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ وتمعر وجھہ وقام فینا خطیبا فحمد اللہ واثنی

علیہ ثم نہی عن المتعة.

یہ سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسارۂ مبارک سرخ ہو گئے اور چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا خطبہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج د ص ۲۲۳"

جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے

۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یحرم من الرضاعة مایحرم من الولادة. رواہ الجماعة الا ابن ماجة عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا.

جو ولادت سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج د ص ۲۴۲"

(بخاری دوم ص ۷۶۴ باب و امہاتکم اللاتی ارضعنکم الخ) (مسلم اول ص ۴۶۶ کتاب الرضاع)

تعارف

هبة النسا فی تحقق المصاهرة بالزنا

(زنا سے ثبوت مصاہرت کا بیان)

۲؍ شوال المکرم ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر ہو گئی تو ضرورت طلاق ہے یا نہیں؟

جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے نظریہ حنفیہ کے مطابق صرف حکم حرمت لکھنے پر قناعت نہیں کی بلکہ نظریہ حنفیہ کی حقانیت کے اثبات اور تائید و تقویت میں نصوص کتاب و سنت کا اور عبارات کتب فقہ و اقوال ائمہ کا انبار لگا دیا چنانچہ آیۂ کریمہ حرمت مصاہرت کے متعلق حضرت مجیب ارشاد فرماتے ہیں "اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسیطرح صحبت کی اگرچہ بلا نکاح اگرچہ بروجہ حرام اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی۔ یہی ہمارے ائمہ کرام و اکابر صحابۂ کرام و جماہیر ائمہ تابعین و اکابر مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب و موقف ہے۔ مگر مخالفین مثلاً بعض شافعیہ و غیر مقلدین کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اور وہ دلیل میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ **لایحرم الحرام الحلال** یعنی حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا یہ حدیث سخت ضعیف و ساقط اور ناقابل احتجاج ہے اور اس کے راوی اسحٰق بن ابی فروہ پر کلام کرتے ہوئے متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ محدثین کے نزدیک یہ متروک ہے پھر اپنے حنفی موقف و مسلک کی تائید و حمایت میں چند حدیثیں پیش کیں اور واضح کیا کہ جس طرح وطی حلال سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح وطی حرام و زنا سے بھی۔

لہذا حرمت مصاہرت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا یعنی اس حرمت کے پیدا

ہونے سے مردوزن کو جدا ہو جانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا زائل وفسخ کردینا فرض ہو جاتا ہے مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہو جاتا، یہاں تک کہ شوہر جب تک متارکہ نہ کرے اور بعد متارکہ عدت نہ گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کرلے، اور قبل متارکہ شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے۔

ولہذا ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کہے جائیں وہ طلاق نہیں بلکہ متارکہ کہلاتے ہیں اگرچہ بلفظ طلاق ہوں، اور اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو وہ صحیح النسب ہے اور ماں باپ دونوں کی وارث بھی۔ لیکن زن وشو آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

غرضیکہ حرمت مصاہرت کے ثبوت وتحقیق پر مشتمل نوصفحے کے اس رسالے میں سات حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

هبة النسأ فی تحقق المصاهرة بالزنا

جس طرح نکاح سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح زنا سے بھی ہو جاتی ہے کہ حرمت کے لئے نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا بلکہ مناط حرمت مطلق وطی ہے اس پر چند حدیثیں

۳۱۔ ابن حبان کتاب الضعفاء میں ہے حدثنا الحسن بن سفین نا اسحاق بن بهلول نا عبدالله بن نافع نا المغیرة بن اسمعیل بن ایوب بن مسلمة عن عثمان بن عبدالرحمن عن ابن شهاب الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل یتبع المرأة حراما اینکح ابنتها او یتبع الابنة حراما اینکح امها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحرم الحرام الحلال انما یحرم ما کان بنکاح حلال .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے، یا بیٹی سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا حرمت تو وہی وطی لاتی ہے جو نکاح حلال سے ہو (یہ روایت ضعیف بلکہ موضوع ہے لہذا واجب الترک ہے چنانچہ امام احمد رضا آگے فرماتے ہیں کہ۔ مولف) ابن حبان نے اسے روایت کر کے کہا عثمان بن عبدالرحمن هو الوقاصی یروی عن الثقات الاشیاء الموضوعات لایجوز الاحتجاج به۔ یہ عثمان بن عبدالرحمٰن وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کر دیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳ ہبة النسأ"

۳۲۔ سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں آئی حدثنا یحیی بن معلی بن منصور ثنا اسحق بن محمد القروی ثنا عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لایحرم الحرام الحلال.
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعل حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۸" ھبۃ النساء (ابن ماجہ اول ص ۱۴۶ باب لا یحرم الحرام الحلال)

۳۳۔ فتح القدیر میں ہے قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت بامرأۃ فی الجاھلیۃ افانکح ابنتھا قال لا اری ذلک ولا یصح ان تنکح امرأۃ تطلع من ابنتھا علی ما تطلع علیہ منھا۔

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں فرمایا میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ بیٹی کی اس چیز پر مطلع ہو جس چیز پر اس کی ماں کی مطلع تھا۔ (فتح القدیر ۳/ ۱۲۹ کتاب النکاح)

۳۴۔ اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من نظر الی فرج امرأۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا وبنتھا۔

جو کسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں۔

۳۵۔ دوسری حدیث میں ہے ملعون من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا۔

ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

۳۶۔ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ۔

جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

۳۷۔ نیز مصنف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے فی الذی یزنی بام امرأتہ قال حرمتا علیہ۔

یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام ہو گئیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۵۱ ھبۃ النساء"

حدیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں حدیث میں ہے

۸ ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء. رواہ احمد والترمذی والحاکم عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورجالہ رجال مسلم.

بیشک دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں (ما یلیق بشانہ) وہ جس طرح چاہتا ہے اسے بدلتا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۵۴" (ترمذی دوم، ص ۳۶، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن)

تعارف

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

(بد عقیدوں سے نکاح کی ممانعت کا بیان)

ربیع الاول شریف ۱۳۱۶ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ سنیہ عورت کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس سوال کے ساتھ جو جواب مرقوم ہے وہ دس جلیل القدر و مقتدر علمائے بدایوں و بہار کے دستخطوں سے مزین و آراستہ ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں ثابت و واضح کیا کہ وہابی ہو یا رافضی، جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے خالص ہے، اگرچہ صورت، صورت سوال کی عکس ہو کہ مرد سنی ہو اور عورت وہابیہ، بہر دو صورت ایسا نکاح شرعاً نادرست اور ممنوع و گناہ ہے پھر بد مذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے چھ دلیلیں قائم کی گئی ہیں اور ہر دلیل کے ضمن میں پہلے آیات قرآنیہ پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا نکاح ناجائز و حرام ہے۔

اس کے علاوہ متعدد وجوہ سے وہابیہ نجد کے کفریات و باطل عقائد طشت از بام کئے گئے ہیں۔

اور اخیر میں امام احمد رضا نے تحریر فرمایا ہے کہ

"الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بد مذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا۔

اور اس رسالۂ حقہ کے جلوۂ تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی استقامت فی الدین کی کتنی اعلیٰ منزلوں پر فائز تھے اور وہ عوام مسلمین کو ہر لحظہ کتنا پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے۔ اور آپ کے سینہ میں کیسا دردمند و ناصح قوم و ملت دل تھا؟ اور یہ منصفانہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۰ حدیثیں شامل ادلہ ہیں۔

احادیث

ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے

۳۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرء قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما زاد مسلم ان کان کما قال و الا رجعت علیہ۔

جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (مسلم اول، ص ۵۷۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ الخ)

۴۰۔ صحیحین وغیرھا میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے لیس من دعا رجلاً بالکفر او قال عدواللہ و لیس کذلک الا حاد علیہ۔

جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۲۵۹ "ازالة العار۔ (مسلم اول، ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من الخ)

زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للزوج من المرأة لشعبة ماھی لشیء۔

عورت کے دل میں شوہر کے لئے جو راہ ہے کسی کے لئے نہیں۔ رواہ ابن ماجة و الحاکم عن محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۵۔ باب ماجأ فی البکأ علی المیت)

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب۔

آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ رواہ الائمة احمد و الستة

الا ابن ماجة عن انس و الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم عن جابر و ابو داؤد عن ابی ذر و الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی هریرة و ابی موسیٰ وغیرهم رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۵ ازالة العار" (بخاری دوم، ص ۹۱۱، باب علامة الحب فی الله الخ) (مسلم دوم، ص ۳۳۲، باب المرء مع من احب)

بدمذہبوں سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث

۴۳۔ حدیث صحیح صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایاهم لایضلونکم و لایفتنونکم۔

گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۰ باب النهی عن الروایة الخ)

عورت نرم دل اور کسی بات میں جلد اثر پذیر ہوتی ہے

۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رویدك یا انجشة بالقواریر۔

اے انجشہ ان شیشیوں کو مہلت دو۔ یعنی ایک قافلے میں حضرت انجشہ حدی خوانی کر رہے تھے جس میں بعض ازواج مطہرات بھی تھیں تو حضور علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا اور عورات کو بوجہ نزاکت قارورہ سے تشبیہ دی۔ (مولف) (بخاری دوم، ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

عورت دین اور عقل میں ناقص ہوتی ہے اور یہی حدیث کا ارشاد ہے کہ

۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدین فرمایا ہے۔ (بخاری اول، ص: ۴۴، باب ترك الحائض الصوم)

محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے حدیث میں ہے

۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حبك الشیٔ یعمی و یصم۔

محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابو داؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبدالله بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۹۹۔ باب فی الهوی)

غور و فکر کے بعد دوستی اختیار کرو

۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم

من یخالل۔

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ترمذی دوم، ص ۶۳، باب من البر و الصلۃ)

قلب کو قلب کہتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ منقلب ہوتا ہے۔

۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل القلب مثل الریشۃ تقلبها الریاح بفلاۃ۔

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۶، ازالۃ العار" (ابن ماجہ اول، ص ۱۰، باب فی القدر)

عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے

۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعظم الناس حقا علی المرأۃ زوجها۔

عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے۔ رواہ الحاکم و صححہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنها۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷" ازالۃ العار۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۶، ج ۲۱)

شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل اللہ لهم علیهن من الحق و لو کان من قدمه الی مفرق راسه قرحة تنجس بالقیح و الصدید ثم استقبلته فلحسته ماادت حقه۔

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ و احمد و الترمذی عن انس بن مالک و فصل

السجود احمد و ابن ماجة و ابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی و الترمذی و ابن ماجة عن ابی هریرة و احمد عن معاذ بن جبل و الحاکم عن بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۶ ازالۃ العار" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۱۔ باب فی حق الزوج علی المرأة) (مسند احمد، ص ۶۳۳، ج ۳)

بدمذہب وبدعتی کی تعظیم حرام ہے

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی۔ رواه ابن عدی و ابن عساکر عن ام المومنین الصدیقة و الحسن بن سفین فی مسنده و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل و السجزی فی الابانة عن ابن عمر و کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلاً فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالۃ العار" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۱۔ باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

کافرومنافق کو سردار کے لقب سے یاد کرنا ممنوع اور باعث غضب الٰہی ہے

۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواه ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۸۰۔ باب لایقول المملوک ربی و ربتی)

۵۳۔ حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه۔

جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۸ ازالۃ العار" (کنزالعمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

چیز دے کر پھیر لینا ایسا ہے جیسے کتے کا تے کر کے اسے کھالینا

۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا بیان فرمایا۔ العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء۔

اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھالیتا ہے۔ ہمارے لئے بری مثل نہیں۔ (رواہ الائمۃ احمد و الستۃ بالفاظ شتیٰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما) (ابن ماجہ دوم، ص ۱۷۴، باب الرجوع فی الھبۃ) (مسند احمد، ص ۳۵۸، ج ۱)

بد مذہب جہنمیوں کے کتے اور مخلوق میں سب سے برا ہے

۵۵۔ ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اھل النار۔

بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۶۔ امام دار قطنی کی روایت یوں ہے حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نا محمد بن عبداللہ المخرمی نا اسمٰعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

(کنزالعمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اھل البدع شر الخلق و الخلیقۃ۔

بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

بد مذہب کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا پینا وغیرہ سب ناجائز ہے۔

۵۸۔ عقیلی و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تجالسوھم و لا تشاربوھم و لا تواکلوھم و لا تناکحوھم۔

بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۹، ازالۃ العار"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے

۵۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی [illegible] اللہ ارأیت الحمو یا رسول اللہ جیٹھ دیور کا حکم ارشاد ہو فرمایا الحمو الموت۔

یہ تو موت ہیں۔ (دیور سے زیادہ احتیاط لازم ہے کہ نرے اجنبی سے طبعی [illegible] ہے نہ اسے جلد ہمت پڑ سکتی ہے نہ وہ بے تکلف گھر میں آسکتا ہے بخلاف دیور کے اس سے حدیث میں اس کو موت فرمایا کہ جس طرح موت سے ڈر ہوتا ہے دیور سے بھی عورت خوف کرے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۲۷۸" (بخاری دوم، ص ۷۸۷۔ باب لایخلون رجل بامراۃ الخ)

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حدیث میں ہے

۶۰۔ احمد و النسائی و الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثۃ لاینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ و المرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال والدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر نہ کرے گا ماں باپ کو آزار دینے والا اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی اول، ص ۳۵۷۔ المنان بما اعطی)

۶۱۔ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء ومد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی وضع کی عورت اور شرابی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۲۷۹" (مسند احمد، ص ۱۸۱ ج ۲)

مرتکب حرام کے ساتھ میل جول رکھنے والا بھی اسی کے مثل ہے۔

۶۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم و آکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ

قلوب بعضهم ببعض فلعنهم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم. الحدیث۔
جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے مولوی مانع آئے انھوں نے نہ مانا اب وہ مولوی ان کے پاس بیٹھے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کے دل دوسرے پر مارے اور ان سب کو ملعون کر دیا داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان پر۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۰" (کنز العمال، ص ۱،۴۱، ج ۳)

گناہ کی نحوست فاعل کے سوا اوروں پر بھی ہوتی ہے

۶۳۔ حدیث میں ہے الذنب شؤم علی غیر فاعله (الی قوله) و ان رضی به شارکه.
یعنی گناہ کرتا ایک ہے اور اس کا وبال اوروں پر بھی پڑتا ہے کہ جو اس پر راضی ہو وہ بھی شریک گناہ ہے۔ رواہ فی مسند الفردوس عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۱" (کنز العمال، ص ۴۲، ج ۳)

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن علی بناتکن و لا اخواتکن.
مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نکاح کے لئے پیش نہ کرو۔ (مولف) (حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے ایک مرتبہ یہ گزارش کی کہ یا رسول اللہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے ہم نے یہ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ تو میری رضاعی بہن ہیں وہ میرے لئے حلال نہیں اور نہ تمہاری بہن میرے لئے حلال ہے پھر حضور نے یہ فرمایا کہ مجھ پر اپنی الخ) (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۴" (بخاری دوم، ص ۷۶۶۔ باب قوله وربائبکم اللاتی الخ)

عورت کو شوہر سے بگاڑنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأة علی زوجها.
جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ الامام احمد و ابن حبان و البزار و الحاکم و قال صحیح و اقروہ عن بریرة و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة و ابویعلی بسند جید و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس و فی الصغیر و نحوہ فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔" فتاویٰ

رضویہ ج ۵، ص ۲۸۶" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶ ۔باب فیمن خبب امرأة علی زوجها)

قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے حدیث میں ہے

۶۶۔ صحیح بخاری شریف میں ہے لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة۔جب حضرت امام حسن مثنیٰ کا وصال ہوا تو ان کی بیوی حضرت فاطمہ صغریٰ نے ایک سال تک ان کے مزار پر قبہ ڈالے رکھا۔(مولف)" فتاوٰی رضویہ، ج ۵، ص ۴۹۰ "(بخاری اول، ص ۱۷۷ ۔باب مایکره من اتخاذ المسجد علی القبور الخ)

ثیبہ عورت اجازت ولی کے بغیر اپنا نکاح کر سکتی ہے حدیث میں ہے

۶۷۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الایم احق بنفسها من ولیها. رواه الائمة مالك و احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و غیرهم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

بیوہ عورت اپنے نکاح کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔(مولف)" فتاوٰی رضویہ، ج ۵، ص ۲۴۲ "(مسلم اول، ص ۴۵۵ ۔باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

تعارف

تجویز الرد عن تزویج الا بعد
(ولی ابعد کی تزویج ولی اقرب رد کر سکتا ہے)

۱۰ رجب ۱۳۱۵ھ کو پانچ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس میں مسائل ولایت و مناکحت وغیرہ کا استفسار کیا گیا تھا، ان تمام سوالات اور جوابات کا خلاصہ بطور اختصار بالترتیب اس طرح ہے۔

۱- ولی ابعد ولی اقرب کی غیبت میں اگر نکاح کر دے تو ولی اقرب خلاف مرضی ہونے کے سبب اسے فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جب غیبت منقطعہ نہ ہو تو نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوگا اگر وہ اجازت دے دے تو باقی رہے گا ورنہ رد ہو جائے گا۔

۲- غیبت کی تفسیر میں قول معتمد علیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں سات اقوال پیش فرمائے اور ان میں اس قول کو ماخوذ و معتمد علیہ قرار دیا کہ جب اس کی رائے لینے تک کفو حاضر انتظار نہ کرے اور اس پر انتظار کرنے میں یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے تو یہ غیبت، غیبت منقطعہ ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب شہر ہی میں روپوش ہو اور پتہ نامعلوم یا رسائی نہیں اور انتظار باعث فوت کفو ہو تو یہ غیبت بھی غیبت منقطعہ سمجھی جائے گی، اور ولی بعید کو جو مراتب ولایت پر اس اقرب کے متصل ہے حق ولایت حاصل ہوگا، اور اگر اقرب ہزار کوس دور ہے اور کفو حاضر نہیں یا انتظار پر راضی ہے تو یہ غیبت منقطعہ نہیں اس صورت میں ولی بعید نکاح کر دے گا تو نافذ نہ ہوگا بلکہ اجازت اقرب پر موقوف رہے گا۔

۳- ولی ابعد سے کیا مراد ہے عصبہ یا مطلق وارث؟

اس سے ہر ولی بعید مراد ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ وہی مراد ہے جو اس ولی اقرب کے متصل ہو یعنی باقی تمام اولیاء میں کوئی اس سے اقرب نہ ہو سب اس سے نیچے ہوں یا برابر مثلاً باپ کی غیر موجودگی میں دادا، بھائی اور چچا موجود ہیں تو ولایت دادا کے لئے ہے نہ کہ بھائی و چچا کے واسطے، اسی

طرح اگر دادا بھی نہیں ہے تو حق ولایت بھائی کو ہے نہ کہ چچا کو، اسی اعتبار سے جو زیادہ قریب ہو گا وہ ولی ہو گا۔

۴۔ اگر ولی ابعد نے غیر برادری میں نکاح کر دیا تو کیا حکم ہو گا؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ۲۷ صورتیں ارقام کی ہیں اور ان کے حکم کا ضابطہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

☆ اگر غیبت غیر منقطعہ تھی اور ولی غائب پدر یا جد غیر معروفین بسوئے اختیار ہیں تو یہ نکاح مطلقاً ان کی اجازت پر موقوف، اگرچہ غیر کفو و غبن فاحش سے ہو۔

☆ اگر غائب مذکور معروف بسوئے اختیار تو نکاح مطلقاً باطل محض اگرچہ غیبت پدر میں جد صحیح غیر معروف بسوئے اختیار نے کیا ہو۔

☆ اگر ولی غائب غیر اب و جد ہے تو کفو سے بے غبن فاحش اجازت غائب پر موقوف، اور غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل، اگرچہ اس ولی غائب بغیبت غیر منقطعہ کے سوا صغیر و صغیرہ کا باپ یا دادا غیر معروف بسوئے اختیار غائب بغیبت منقطعہ زندہ موجود ہو کہ غیبت منقطعہ مثل موت ہے۔

☆ اگر غیبت منقطعہ تھی تو غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل۔

☆ اور اگر نکاح کفو سے بے غبن فاحش ہے تو مطلقاً تام و نافذ مگر ولی مزوج اگر جد ہے تو لازم بھی ہو گیا ورنہ غیر لازم۔

۵۔ زید ۱۰۰ کوس کے فاصلے سے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری دختر زینب کا نکاح میری اجازت کے بغیر نہ کرنا مگر اس کی والدہ نے زید کو دریافت کئے بغیر زینب کا نکاح کر دیا تو زید آنے کے بعد یہ نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں صورت متعددہ اور شقوق مختلفہ تحریر کرنے کے بعد فرمایا کہ

مذہب معتمد میں بحالت غیبت اقرب ولی ابعد کو بے اجازت اقرب اپنی رائے سے صغیرہ کا نکاح کر دینے کا اختیار صرف اس ضرورت سے دیا جاتا ہے، کہ سردست صغیرہ کیلئے کوئی کفو خواستگار حاضر و موجود ہے اور اسے اتنی مہلت منظور نہیں کہ ولی اقرب واپس آئے یا اس کا جواب لیا جائے اگر اتنا انتظار کرتے ہیں تو اس دیر کے باعث کفو موجود نکاح پر راضی نہ ہو گا اور موقع ہاتھ سے نکل

جائے گا، فوات کفو کے سبب صغیرہ کو نقصان پہنچے گا کہ کفو ہر وقت میسر نہیں آتا کیا معلوم پھر ہاتھ نہ لگے، لہذا الضرورت اس ولی اقرب کے بعد کے درجے کا جو ولی حاضر ہے شرع مطہر اسے اجازت دیتی ہے کہ تو کردے، وجہ یہ کہ احراز کفو شرع مطہر میں سخت مہم و مہتم بالشان ہے اور کفو حاضر کا ہاتھ سے کھو دینا ضرور باعث نقصان ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالے میں دلائل کثیرہ و نصوص فقہیہ مہیا فراہم کئے ہیں جو ان کے انحصار و قوت استدلال پر شاہد عدل ہیں۔ اور یہ رسالہ جہازی سائز کے ۱۳ صفحات پر مبسوط و مربوط ہے اور اس میں صرف ۳ حدیثیں نقل تحریر ہیں۔

احادیث

تجویز الرد عن تزویج الابعد

کفو کی موجودگی میں نکاح کو مؤخر کرنا درست نہیں اس پر تین حدیثیں۔

۶۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ثلث لاتؤخرھا الصلاۃ اذا آنت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔

اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرنا نماز جب اس کا وقت آئے اور جنازہ جب حاضر ہو اور زن بے شوہر جب اس کے لئے کفو پائے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب ماجاء فی تعجیل الجنازۃ)

۶۹۔ دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء کم الاکفأ فانکحوھن و لا تربصوا بھن الحدثان۔

جب تمہارے پاس کفو آئیں تو لڑکیاں بیاہ دو اور ان کے لئے حادثوں کا انتظار نہ کرو۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ یعنی دیر میں شاید کوئی حادثہ پیش آئے کہ فی التاخیر آفات۔ "فتویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۸ تا ۳ تجویز الرد"

۷۰۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتاکم من ترضون خلقہ و دینہ فزوجوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض و فساد عریض۔

جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کا چال چلن دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کردو ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ھریرۃ و ابن عدی عن ابن عمر و الترمذی و البیھقی فی السنن عن ابی حاتم المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ فتویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۹ تا ۳ تجویز الرد" (ترمذی اول، ص ۲۰۷۔ باب ماجاء فیمن ترضون الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

ولاء سے متعلق چند احادیث کریمہ

۷۱۔ حدیث میں ہے الو لاء لحمة کلحمة النسب۔

ولاء ایک رشتہ ہے مثل رشتہ نسب کے۔ اخرجه الحاکم و البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج۵، ص۴۵۶"

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم من انفسھم۔

جس کی ولاء جس قوم کے لئے ہو وہ انہیں میں گنا جاتا ہے۔ رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری دوم، ص۱۰۰۰۔ باب مولیٰ القوم من انفسھم)

۷۳۔ حدیث۔ من اسلم علی یدیه رجل فله ولاءہٗ۔

جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اس کا رشتہ ولاء اسی سے قرار پائے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الدارقطنی و البیھقی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

اہل فارس کے ایمان واسلام سے متعلق ایک حدیث پاک

۷۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اسلم من اھل فارس فھو قرشی۔

اہل فارس سے جو اسلام لائے وہ قرشی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (قریش نے فارس فتح کیا اس کے لوگ ان کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوئے۔ منہ)"فتاوی رضویہ، ج۵، ص۴۵۷"

اپنے معظم کی تعظیم وتوقیر کرو

۷۵۔ حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ۔

جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی خاطر کرو۔ "فتاوی رضویہ ج۵، ص۴۵۶"۔ (ابن ماجہ دوم، ص۲۷۲۔ باب اذا اتاکم کریم الخ)

زنا کا عذاب صرف زانی و زانیہ پر ہے اولاد زنا پر اس کا وبال نہیں

۷۶۔ حدیث میں ہے لیس علی ولد الزنا من وزر ابویہ شیٔ۔

ولد الزنا پر اپنے ماں باپ کے گناہ سے کچھ نہیں۔ رواہ الحاکم عن الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ولد الزنا کے بارے میں تین حدیثیں

۷۷۔ حدیث صحیح میں اولاد زنا کی نسبت اس قدر وارد ہے کہ ولد الزنا شر الثلثۃ۔

حرام کا بچہ اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و الحاکم و البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (مسند احمد، ص ۵۹۸، ج ۲)

۷۸۔ دوسری حدیث میں حدیث مذکور کی تشریح وارد ہوئی کہ ولد الزنا شر الثلثۃ اذا عمل بعمل ابویہ۔

حرامی اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہے جب کہ ان کی طرح وہی کام کرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

۷۹۔ حدیث فرخ الزنا لایدخل الجنۃ۔

زنا کا چوزہ جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند ضعیف۔ (یعنی غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۵۸"

قرض معاف کر دینا عظیم کار ثواب ہے

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نفس عن غریمہ او محی عنہ کان فی ظل العرش یوم القیمۃ۔

جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو۔ رواہ الامام احمد و مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الامام البغوی فی شرح السنۃ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قال ھذا حدیث حسن۔ (کنز العمال، ص ۱۲۱، ج ۶)

۸۱۔ اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مر اللہ

تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے در گزر فرمائی۔ رواه الشیخان عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔ اور اسے جنت میں جگہ بخشی۔ روياه عنه و عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما۔ مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے در گزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ در گزر فرماؤں۔ رواه مسلم عن ابی مسعود عنه و عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۸۸" (مسلم دوم، ص ۱۸، باب فضل انظار المعسر الخ)

طلاق کا اختیار مرد کو ہے

۸۲۔ حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالساق۔

طلاق دینے کا اختیار اس کو ہے جس نے مہر دے کر ملک بضعہ حاصل کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۲۱"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۵۲۔ باب طلاق العبد)

مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۸۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا ثلاث جدهن جدو هزلهن جد النکاح و الطلاق و العتاق۔ یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا وقوع قصداً بھی ہو جاتا ہے اور بلا قصد بھی وہ یہ ہیں نکاح، طلاق اور آزاد کرنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۳۲" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۸۔ باب فی الطلاق علی الهزل)

عامۂ ازواج مطہرات و بنات مکرمات حضور پرنور سید الکائنات علیه و علیهن افضل الصلاة و اکمل التحیات کا مہر اقدس پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اس مضمون پر دو حدیثیں۔

۸۴۔ مسلم فی صحیحه عن ابی سلمة قال سألت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیة فتلك خمسة مائة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ نش کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا نصف اوقیہ تو مہر کے کل پانچ سو درہم ہوئے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۴۵۸۔ باب الصداق و جواز کونه الخ)

۸۵۔ احمد و الدارمی و الاربعة عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت ماعلمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیأ من نساء ہ و لا انکح شیأ من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات و بنات مکرمات کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کیا ہو۔(مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۸۶" ترمذی اول، ص ۲۱۱۔ باب ماجأ فی مہور النساء)

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر کے بارے میں چند احادیث طیبہ۔

۸۶۔ اخرج ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا خالد بن مخلد ثنا سلیمن ھو ابن بلال ثنی جعفر بن محمد عن ابیہ اصدق علی فاطمة درعا من حدید۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوہے کی ایک زرہ مہر میں دیا۔(مولف)

۸۷۔ وعن عازم عن حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی حین زوجہ فاطمة اعطھا درعک الحطمیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت بتول زہرا سے کردیا تو حضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ فاطمہ کو حطمیہ زرہ مہر میں دے دو۔(حطمیہ وہ زرہ جو ایک شخص حطمہ نامی کی جانب منسوب ہے، اور بقول بعض تلوار کو توڑ دینے والی زرہ اور بعضوں کے نزدیک ایسی زرہ جو بھاری اور چوڑی ہو)(مولف) قال الحافظ فی الاصابة ھذا مرسل صحیح الاسناد۔

۸۸۔ ابو داؤد فی سننہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال لما تزوج علی فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطھا شیأ قال ما عندی شیٔ قال این درعک الحطمیة۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دو عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟(مولف) (ابو داؤد اول، ص ۲۸۹۔ باب فی الرجل یدخل بامرأتہ۔ الخ)

۸۹۔ احمد فی مسنده من طریق ابن ابی نجیح عن ابیه عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت والله مالی من شیٔ ثم ذکرت حلته (صلته) و عائدته فخطبتها الیه فقال وهل عندك من شیٔ قلت لاقال فاین درعك الحطمیة التی اعطیتك یوم کذاو کذا قلت هو عندی قال فاعطها ایاها۔

ایک آدمی نے سنا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح دوں گا پھر میں نے سوچا کہ بخدا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے اس کے بعد مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطاو بخشش یاد آئی تو میں نے حضرت بتول زہرا کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیغام دے دیا حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے، جسے میں نے تمہیں فلاں دن دیا تھا میں نے عرض کی وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا اسی کو مہر میں دے دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۴۹۳"۔ (مسند احمد، ص ۱۲۹، ج ۱)

۹۰۔ابن اسحاق فی السیرة الکبریٰ حدثنی ابن ابی نجیح عن مجاهد عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه انه خطب فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل عندك من شئی قلت لا قال فما فعلت الدرع التی سلحتکها یعنی من مغانم بدر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام نکاح دیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہ فرمایا تم نے اس زرہ کو کیا کیا جو میں نے تمہیں پہنائی تھی یعنی بدر کی غنیمت میں سے (مولف)

۹۱۔ اخرج الائمة احمد فی المناقب وابو داؤد وابو حاتم الرازی وابن حبان فی صحیحه کلهم عن انس رضی الله تعالیٰ عنه بعضهم اتم سیاقا من بعض قال جاء ابوبکر ثم عمر یخطبان فاطمة الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسکت ولم یرجع الیهما شیئا فانطلقا الی علی رضی الله تعالیٰ عنه یامر انه بطلب ذلك قال علی فنبهانی لامر کنت عنه غافلا فقمت اجرردائی حتی اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت تزوجنی فاطمة قال عندك شئی فقلت فرسی وبدنی قال فاما فرسك فلا

بذلك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة وثمانين درهما فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها طيبا وامرهم ان يجهزوها فجعل لها سرير مشروط ووسادة من ادم حشوها ليف وقال لعلی اذا اتتك فلا تحدث شيئا حتی اتيك فجاءت مع ام ايمن حتی قعدت فی جانب البيت وانا فی جانب وجا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . الحديث

حضرت ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام لے کر خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور نے سکوت فرمایااور کوئی جواب نہیں دیا دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے اس کے طلب کرنے کے لئے کہیں حضرت علی نے کہا کہ مجھے ان دونوں نے ایسے معاملہ کی تنبیہ کی جس سے میں غافل تھا پھر میں چادر سمیٹتے ہوئے اٹھااور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فاطمہ سے میرا عقد فرمادیجئے حضور نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے ؟ میں نے عرض کی میرے پاس میرا گھوڑااور میرا اونٹ ہے حضور نے فرمایا گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے رہا اونٹ تو اسے فروخت کردو تو میں نے اسے چار سو اسی درہم میں فروخت کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں لاکر رکھ دیا حضور نے ان میں سے ایک مشت لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس سے خوشبو خرید لاؤاور جہیز تیار کرنے کا بھی حکم فرمایا توان کے لئے ایک بان کی چارپائی بنوائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال تھی اور حضور نے حضرت علی سے فرمایا، جب فاطمہ تمہارے گھر آئے تو میرے آنے تک ان سے کچھ بات نہ کرنا پھر حضرت فاطمہ ام ایمن کے ساتھ آکر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئی اور میں بھی ایک گوشہ میں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۳"

۹۲۔ وفی الخميس فی رواية خطبها فزوجها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اربعة مائة وثمانين درهما . الخ

فاطمہ کے لئے پیغام نکاح دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو اسی درہم مہر پر عقد فرمایا۔ (مولف)

۹۳۔ اخرج الحافظ رضی الدين ابوالخير احمد بن اسمعيل القزوينی

الحاکمی وابوعلی الحسن بن شاذان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضا فی حدیث طویل قال فیہ فی خطبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی بن ابی طالب فاشہدوا انی قد زوجتہ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ثم قال انتہبوا فانتہبنا ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجہہ ثم قال ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوجک فاطمۃ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت بذلک فقال قد رضیت بذلک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع اللہ شملکما واعز جد کما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فواللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں علی سے فاطمہ کا نکاح کردوں تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے چار سو مثقال چاندی پر اس سے نکاح کردیا بشرطیکہ علی اس پر راضی ہو جائے پھر حضور نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت منگا کر فرمایا کہ اسے لوٹو ہم نے انھیں لوٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ چار سو مثقال چاندی پر تم سے فاطمہ کا عقد کردوں کیا تم اس سے راضی ہو علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس سے راضی ہوں پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متفرق امور کو جمع فرمادے اور تمہارے نصیبے کو معزز بنادے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں سے بہت زیادہ طیب و طاہر اولاد ظاہر کرے حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا ان دونوں سے بہت زیادہ طیب اولاد ظاہر فرمائی۔ (مولف) ورواہ ابن عساکر نحوہ من طریق محمد بن شہاب بن ابی الحیاء عن عبدالملک بن عمر بن یحیٰی بن معین عن محمد بن دینار عن ہشیم عن یونس بن عبد عن الحسین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۳"

۹۴۔ رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما تزوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد ان یدخل بہا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیہا شیئا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس لی شئی فقال اعطہا درعک فاعطاہا درعہ ثم دخل بہا۔ لفظ ابی داؤد ورواہ النسائی۔

بیشک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دینے سے پہلے جانے سے منع فرمادیا علی نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور نے فرمایا اپنی زرہ دیدو تو حضرت علی نے فاطمہ کو زرہ دیدی پھر دخول فرمایا۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۵"

(ابوداؤد اول ۲۸۹ باب فی الرجل یدخل بامرأته الخ)

شئی موہوب واپس لینا منع ہے حدیث میں ہے

۹۵۔(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لایحل للرجل ان یعطی عطیة فیرجع فیها رواہ الائمة احمد والاربعة عن ابن عمر وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال فی المنتقی صححه الترمذی.

آدمی کے لئے حلال نہیں کہ دی ہوئی چیز واپس لے لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۳۲" (ترمذی دوم ص ۳۳، باب ماجاء فی کراهية الرجوع فی الهبة)

صعوبت سفر سے متعلق ایک حدیث

۹۶۔ حدیث، السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم طعامه وشرابه ومنامه (نومه) فاذا قضی احدکم نهبه (نهمته) فلیعجل الی اهله او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم.

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ کھانے پینے اور سونے سے باز رکھتا ہے جب ضرورت پوری ہوجائے تو واپسی میں اہل وعیال کی طرف عجلت کرے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۶۹"

(بخاری ۱/۲۴۲ باب السفر قطعة من العذاب)

بیوی سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے والا مومن کامل ہے

۹۷۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور فرماتے ان من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقاً والطفهم باهله.

یعنی جو سب سے زائد خوش خلق ہو اپنے اہل کے ساتھ سب سے اچھے برتاؤ والا ہو وہ سب سے زائد ایمان میں کامل ہوگا۔(مولف) (ترمذی اول ص ۲۱۹ باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها)

۹۸۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی.

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں اپنی اہل کے لئے تم سب

سے بہتر ہوں۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۴۳، باب حسن معاشرة النساء)

دو بیویوں کے مابین عدل و مساوات پر ایک حدیث

۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له امرأتان فمال الی احدهما دون الاخریٰ جاء یوم القیٰمة واحد شقیه مائل.

جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہے دوسری کی طرف نہیں یعنی دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کی ایک کروٹ جھکی ہوئی ہوگی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۱" (ابوداؤد اول ص ۲۹۰، باب فی القسم بین النساء، نسائی اول ص ۹۴، میل الرجل الی بعض نسائه الخ)

ایفائے عہد کی نیت ہو اور وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے

۱۰۰۔ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی ولکن الخلف ان یعدالرجل ان لا یفی. رواہ ابو یعلی فی مسنده عن زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن.

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وفا نہ کر سکے تو یہ خلف وعد نہیں ہے ہاں خلف وعد یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرلے اور ایفاء کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (یعنی اگر عذر شرعی سے وعدہ خلافی ہوگئی تو وہ جرم نہیں) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۶" (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۳)

غیر کی مخطوبہ کو پیغام نکاح دینا منع ہے

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح اویترك . اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه.

کوئی کسی کی منگیتر کو پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۷" (مسلم اول ص ۴۵۳، باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه الخ)

ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں

۱۰۲۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالکم لا ام نسائکم میں تم مردوں کی ماں ہوں تمہاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۱۱"

تعارف

اطائب التہانی فی النکاح الثانی
(نکاح ثانی کے احکام)

۹ر صفر ۱۳۱۲ھ کو سوال کی صورت میں نکاح ثانی اور نکاح بیوگان سے متعلق ایک فتویٰ بھیجا گیا جس میں یہ جبروتی حکم لگایا گیا تھا کہ جو لوگ نکاح ثانی سے انکار کریں یا عیب لگائیں اور برا جانیں یا نکاح کرنے والے پر طعن و تشنیع کریں تو یہ سب لوگ کافر ہیں وغیر ذلک
امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں سب سے پہلے یہ واضح کیا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل ہند کے افکار و نظریات کیا ہیں پھر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نکاح کب فرض و واجب ہے اور کب سنت یا مباح ہوتا ہے اس کے بعد دلائل ساطعہ واضحہ سے اصل مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ نکاح ثانی میں جاہلان ہند کے دو فرقے ہو گئے ہیں۔
۱۔ اہل تفریط، کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ و عار جانتے اور معاذاللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں۔
۲۔ اہل افراط، کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہ جہال مشددین ہیں کہ انھوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی و فرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعاً اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے۔
امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جاہلان ہند جو اسے ننگ و عار سمجھتے ہیں آیا اس بنا پر ہے کہ اسے از روئے شریعت ہی حلال نہیں جانتے ایسا ہو تو بیشک کفر ہے مگر انصافاً عامۂ اس سے اس کا اصلاً ثبوت نہیں بلکہ از روئے رسم و رواج لوگوں کے نزدیک ایک ننگ و عار کی بات ہے بخیال طعن و بدنامی اس سے اجتناب و احتراز ہے تو ایسے خیالات پر ہرگز حکم تکفیر نہیں ہو سکتا، اور نکاح ثانی مطلقاً فرض یا واجب یا سنت نہیں بلکہ عامۂ زنان کے لئے نہایت درجہ مباح ہی ہے اور مباح پر طعن صرف اسی صورت میں کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی اباحت ضروریات دین سے ہو اور باوصف اس کے یہ شخص اسے شرعاً مباح نہ جانے، اور نکاح ثانی کی اباحت تو بیشک ضروریات دین سے ہے۔ کہ

تمام مسلمین اس سے آگاہ اور متعدد آیات و سیر گواہ۔ خلاصۂ مقصود یہ کہ عوام ہند جو نکاح بیوہ کو باتباع رسم مردود ہنود ننگ و عار سمجھتے ہیں اور کیسی ہی حالت حاجت و ضرورت شدیدہ ہو معاذ اللہ حرام کے مثل اس سے احتراز رکھتے ہیں، بہت برا کرتے اور سخت برا کرتے ہیں اور حق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نکاح ثانی مثل نکاح اول فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ و حرام سب کچھ ہے، اس کے صور واحکام کی تفصیل مختصراً یہ ہے۔

ا۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ کی ادائیگی نہ ہو سکے گی اسے نکاح ممنوع و ناجائز ہے اگر کرے گی گنہگار ہو گی یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

۲۔ اگر یہ خود مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچا جب تو اسے نکاح حرام قطعی ہے۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے بلکہ ترغیب دینی خود خلاف شرع و معصیت ہے۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی ہے،۔۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو بیشک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی اور اگر ان کے اولیاء اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے۔

٦۔ اگر ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہو گا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے۔ ان دونوں کا حکم یہ ہے کہ بحالت سنیت بیشک نکاح کی ترغیب بتاکید کی جائے اور اس سے انکار پر سخت اعتراض پہنچتا ہے، اور در صورت اباحت نہ نکاح پر اصلا جبر کا اختیار نہ اس سے انکار پر کچھ اعتراض و انکار، کہ مباح کو شرع مطہر نے مرضی مکلف پر چھوڑا ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔

اس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ و جزئیات فقہیہ کے ذریعہ سے اس مسئلہ کو نہایت حسین

وجمیل انداز میں نکھار کر پیش کیا ہے اور دلائل کثیرہ سے وہابی فتویٰ کا قطع و بلیغ رد فرمایا حتی کہ ان کی کج فہمی و جہالت سے پردہ اٹھ گیا۔ اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کرنے کے بعد اختتام رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی بطور اظہار حقیقت و تحدیث نعمت فرماتے ہیں "امید کرتا ہوں کہ یہ سب مباحث رائقہ و دلائل فائقہ حصۂ خاصۂ خامۂ فقیر، اور اس مسئلہ کی توضیح اس مطلب کی تنقیح میں آپ ہی اپنی نظیر ہوں"۔

الحاصل مسئلہ دائرہ کی تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ جلیل القدر رسالہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۳۴ حدیثیں مخملہ ادلۂ مبحث ہیں۔

احادیث

اطائب التہانی فی النکاح الثانی

نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے

۱۰۳۔ حدیث میں آیامن تزوج فقد استکمل نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی۔
جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کر لیا باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۹، اطائب التہانی" (مشکوۃ دوم ص ۲۶۸، کتاب النکاح الفصل الثالث)

لڑکی کی عمر جب بارہ برس ہو جائے تو اس کا نکاح کر دینا چاہئے حدیث میں ہے

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکتوب فی التوراة من بلغت له ابنة اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك علیه۔
اللہ عزوجل توراتِ شریف میں فرماتا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح نہ کر دے اور یہ دختر گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن امیرالمومنین عمر الفاروق وعن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔

بیجا تشدد ناجائز اور سبب ہلاکت ہے

۱۰۵۔ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں ھلك المتنطعون۔
ہلاک ہوئے بیجا تشدد کرنے والے۔ رواہ الائمة احمد ومسلم وابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۰" اطائب التہانی (ابوداؤد دوم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

غیبت زنا سے سخت تر ہے

۱۰۶۔ حدیث ابن ابی الدنیا وابی الشیخ عن جابر بن عبدالله وابی سعید

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنهم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ایاکم والغیبة فان الغیبة اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی ویتوب فیتوب اللہ علیه وان صاحب الغیبة لایغفرله حتی یغفرله صاحبه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنیوالے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ جس کی غیبت کی معاف نہ کردے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۵۸۲" لطائف التھانی (کنزالعمال ص ۳۳۳ ج ۳)

زیادہ تر عورتیں شوہروں کی ناشکری کے سبب جہنم میں جائیں گی

۱۰۷۔ حدیث صحیح میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ رأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اهلها النساء.

میں نے دوزخ ملاحظہ فرمائی تو آج کی برابر کوئی چیز سخت وشنیع نہ دیکھی اور میں نے اہل دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھیں، فقالوا یا رسول اللہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یعنی حضور اس کا کیا سبب ہے قال بکفرهن فرمایا ان کے کفر کے باعث قیل یکفرن باللہ عرض کی گئی کیا اللہ عزوجل سے کفر کرتی ہیں قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں لو احسنت الی احدٰهن الدهر ثم رأت منك شیئا قالت ما رأیت منك خیرا قط اگر تو ان میں کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی بات خلاف مزاج تجھ سے دیکھے و کہے میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔ رواه الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (بخاری اول ص ۹، باب کفران العشیر الخ)

عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئیں

۱۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المرأة خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لك علی طریقة فان استمتعت بها وبها عوج وان ذهبت تقیمها کسرتها وکسرها طلاقها.

عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے ہرگز کسی راہ پر تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی اگر تو اس سے نفع لے تو ا ر کے ساتھ نفع لے اور سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ رواه مسلم والترمذی عن ابی هریرة ونحوه احمد وابن حبان والحاکم عن سمرة بن

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حاصل یہ کہ پسلی ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی عورت بھی بائیں پسلی سے بنی ہے نہ نبھے تو طلاق دیدے مگر ہر طرح موافق آئے یہ مشکل ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳ "اطائب التہانی (مسلم اول ص ۴۷۵، باب الوصیۃ بالنساء)

عورتوں کو حقوق شوہر کی رعایت و معرفت میں جہاد کے برابر ثواب ہے

۱۰۹۔ ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بارگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولتمند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنیوالیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعۃ ازواجهن والمعرفة بحقوقهم وقليل منكن من يفعله

شوہروں کی اطاعت اور ان کے حق پہچاننا اور اس کے کرنیوالیاں تم میں تھوڑی ہیں۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۴ "اطائب التہانی (الترغیب والترھیب ۳/۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

عورتیں اگر شوہروں کی فرمانبرداری کریں تو جنت میں جائیں

۱۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاملات والدات مرضعات رحیمات باولادهن لولا ما یأتین الی ازواجهن لدخل مصلیاتهن الجنة.

حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں پر مہربانیں اگر نہ ہوتی وہ تقصیر جو اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان کی نماز پڑھنے والیاں سیدھی جنت میں جاتیں۔ اخرجه الامام احمد وابن ماجه والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرك عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه (ابن ماجہ اول ص ۱۴۶، باب فی المرأة تؤدی زوجها)

شوہروں کے حقوق سے عورتیں عہدہ بر آنہیں ہو سکتی ہیں اس پر تین احادیث کریمہ

۱۱۱۔ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یونہی بیٹھی رہوں فرمایا فان حق الزوج علی

الزوجة ان سألها نفسها وهی علی ظهر قتب ان لاتمنعه نفسها ومن حق الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت وعطشت ولا یقبل منها ولاتخرج من بیتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملئکة السماء وملئکة الارض وملئکة الرحمة وملئکة العذاب.

تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عبث بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور گھر سے بے اذن شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے زمین کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جبتک پلٹ کر آئے، یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی لاجرم لا اتزوج ابدا ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳" اطائب التہانی (کنزالعمال ص ۲۳۹ ج ۲۱)

۱۱۲۔ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کی اس نے مجھے پیام دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من حقه لو سال منخراه دما او قیحا فلحسته بلسانها ما ادت حقه لو کان ینبغی لبشران یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها بما فضله الله علیها۔

مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اس کے دونوں نتھنے خون ہو یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اسے اپنی زبان سے چاٹے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی اگر آدمی کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے اسے سجدہ کرے کہ خدا نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے، یہ ارشاد سن کر وہ بی بی بولیں والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی۔

رواہ البزار والحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ص ۲۴۰ ج ۲۱)

۱۱۳۔ ایک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اطیعی اباك اپنے باپ کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جبتک حضور یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت به قرحة فلحستها او انتشر منخراه صدیدا او دما ثم ابتلعته ماادت حقه شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوھن الا باذنھن عورتوں کا نکاح نہ کرو جبتک ان کی مرضی نہ ہو۔ رواہ البزار وابن حبان فی صحیحه عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ امام حافظ زکی الملۃ والدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند جید اور اس کے سب راوی ثقات مشھورین ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۵" اطائب التہانی (الترغیب والترھیب ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفا الخ)

ہر مومن مسلم کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

۱۱۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاۃ واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان اوفاجرا وان عمل الکبائر۔

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے نیک ہو یا بد چاہے اس نے کتنے ہی گناہ کبیرہ کئے ہوں۔ اخرجه ابوداؤد وابو یعلی والبیھقی فی سننه عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

۱۱۵۔ مولائے سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی کل میت ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔ اخرجه ابن ماجة عن واثلة والد ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب فی الصلوۃ علی اھل القبلة)

۱۱۶۔ حضور سید عالم مولائے اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ۔ اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی معجمیه الکبیر و ابونعم فی حلیة الاولیاء عن عبداللہ بن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

جس نے وحدانیت کی گواہی دی اس کا جنازہ پڑھو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۶"

طبرانی (کنزالعمال ص ۱۱۴ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیام نکاح دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله ولكن لا احب ان اتزوج وبنی صغار۔

یارسول اللہ کچھ حضور سے مجھے بے رغبتی تو ہے نہیں مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں نکاح کروں اور میرے بچے چھوٹے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر نسأركبن الابل نساء قریش احناہ علی طفل فی صغرہ وارعاہ علی بعل فی ذات یدہ عرب کی تمام عورتوں میں بہتر زنان قریش ہیں اپنے بچے پر اس کے بچپن میں سب سے زیادہ مہربان اور خاوند کے مال کی سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والیاں۔ رواہ الطبرانی عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا برجال ثقات قالت خطبنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت فذکرہ۔

(بخاری و مسلم) (مشکوٰۃ دوم ص ۲۶۷، کتاب النکاح الفصل الاول)

۱۱۸۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا یوں عرض کی یارسول اللہ لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظیم فاخشی ان اضیع حق الزوج۔

یارسول اللہ بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں اور شوہر کا حق بڑا ہے میں ڈرتی ہوں کہ حق شوہر مجھ سے فوت نہ ہو۔ اخرجہ ابن سعد بسند صحیح عن الشعبی مرسلا۔

۱۱۹۔ تیسری حدیث میں ہے خطبھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت لولدین بین یدیھا کفی بھذا رضیعا و بھذا ضجیعا۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کے لئے فرمایا اپنے دو بچوں کی طرف کہ سامنے موجود تھے اشارہ کر کے عرض کی یہ دودھ پیتے اور یہ ساتھ سونے کو بہت ہے۔

رواہ عن ابی نوفل بن عقرب ایضا مرسلا۔

۱۲۰۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے بیوہ ہوئیں امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کردیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام دیا انکار کردیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امرأة غیری و انی امرأة مصبیة و لیس احد من اولیائی شاهداً۔

میں رشک ناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات سے شکر رنجی کا خیال ہے) اور عیالدار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے بلکہ عذر سن کر ان کے علاج و جواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے (چنانچہ ایسا ہی ہوا ام المومنین ام سلمہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی میں نہیں صلی اللہ تعالی علی بعلهن و علیهن و بارك وسلم) اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ رواه احمد و النسائی وغیرهما عنها رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۷"۔ اطائب التهانی۔ (نسائی دوم، ص ۶۷۔انکاح الابن امه)

۱۲۱۔ ابن ابی عاصم کی روایت میں ہے منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ اما انا فکبیرة السن۔ میری عمر زیادہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اکبر منك میں تم سے بڑا ہوں۔ رواه من طریق عبدالواحد بن ایمن عن ابی بکر بن عبدالرحمن عنها رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التهانی

شوہر کی وفات کے بعد اگر عورت نے نکاح نہ کیا اور دونوں جنتی ہوں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔

۱۲۲۔ ابن سعد ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امرأة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة۔

جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے۔ اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے کہا تھا آؤ ہم تم عہد کریں کہ جو پہلے مر جائے دوسرا اس کے بعد نکاح نہ کرے مگر یہ علم الٰہی میں امہات المومنین میں داخل ہونے والی تھیں حضرت ابو سلمہ نے قبول نہ فرمایا۔ رواہ من طریق عاصم الاحول عن زیاد بن ابی صایم عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۳۔ احمد فی المسند حدثنا ابو احمدثنا ابان بن عبداللہ البجلی عن کریم بن ابی حازم عن جدتہ سلمیٰ بنت جابر ان زوجہا استشہد فاتت عبداللہ بن مسعود فقالت انی امرأۃ استشہد زوجی و قد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاہ فترجو لی ان اجتمعت انا وھو ان اکون من ازواجہ قال نعم۔

حضرت سلمیٰ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر شہید ہوئے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور کہا میرے شوہر نے شہادت پائی اور لوگ مجھے پیام دے رہے ہیں میں نکاح سے انکار رکھتی ہوں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ اگر میں اور وہ جمع ہوئے تو میں آخرت میں ان کی زوجہ ہوں فرمایا ہاں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التہانی۔ (مسند احمد، ص ۶۶۵، ج ۱)

بیوہ عورت اگر اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں رہے اور دوسرا نکاح نہ کرے تو جنت میں داخل ہوگی۔

۱۲۴۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا و امرأۃ سفعاء الخدین کھاتین یوم القیمۃ واومی بیدہ یزید بن زریع السبابۃ و الوسطیٰ امرأۃ یمت (امت) من زوجہا ذات منصب و جمال حبست نفسہا علی یتاماھا حتی بانوا او ماتوا۔

میں اور چہرہ کا رنگ بدلی ہوئی عورت روز قیامت ان دو انگلیوں کے مثل ہوں گے۔ (راوی نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا یعنی جیسے یہ دو انگلیاں پاس پاس ہیں یونہی اسے روز قیامت میرا قرب نصیب ہوگا) وہ عورت کہ اپنے شوہر سے بیوہ ہوئی عزت والی صورت والی باحشمہ اس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنی جان کو رکھا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوئے یا مر گئے۔ چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔ (ابو داؤد دوم، ص ۷۰۱۔ باب فی فضل من عال یتامیٰ)

۱۲۵۔ ابن بشران انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں ایما امرأۃ قعدت علی بیت اولادھا فھی معی فی الجنۃ۔

جو عورت اپنی اولاد پر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی

۱۲۶۔ ابویعلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من یفتح باب الجنۃ الا انی اری امرأۃ تبادرنی فاقول لھا مالك و من انت فتقول انا امرأۃ قعدت علی ایتام لی۔

سب سے پہلے جو دروازہ جنت کھولے گا وہ میں ہوں مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کرے گی میں فرماؤں گا تجھے کیا ہے اور تو کون ہے وہ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں کہ اپنے یتیموں پر بیٹھی رہی۔ امام عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں اسنادہ حسن انشاء اللہ تعالیٰ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۰"۔ اطائب التہانی۔ (الترغیب و الترھیب ۳۴۹/۳ الترغیب فی کفالۃ الیتیم)

لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں

۱۲۷۔ حدیث میں ہے حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ۔

لوگوں سے وہ باتیں کہو جنہیں وہ پہچانیں کیا یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ و رسول کی تکذیب کریں۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ موقوفا علیہ و الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (کنزالعمال، ص ۱۸۷، ج ۱۰)

۱۲۸۔ حدیث، امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم۔

ہمیں حکم ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقول کے کلام کریں۔ رواہ الامام ابوعبدالرحمن السلمی و من طریقۃ الدیلمی و الحسن بن سفین فی مسندہ و ابوالحسن التمیمی فی کتاب العقل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۳"۔ اطائب التہانی۔ (کنزالعمال، ص ۱۴۲، ج ۱۰)

عورت شوہر کی جائداد پر نگراں ہوتی ہے اس پر ایک حدیث۔

۱۲۹۔ صحیحین میں ہے عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض من مال و لامملوك و لا شئ غیر ناضح و غیر فرسہ

فکنت اعلف فرسه و استقی الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اکن احسن اخبز و کان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوۃ صدق و کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی راسی وھی منی علی ثلثی فرسخ فجئت یوما و النوی علی راسی فلقیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفه فاستحییت ان اسیر مع الرجال و ذکرت الزبیر و غیرته و کان اغیر الناس فعرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و علی راسی النویٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لارکب فاستحییت منه و عرفت غیرتك فقال واللہ لحملك النوی کان اشد علی من رکوبك معه قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو اونٹ اور گھوڑے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جائداد نہیں تھی میں ان کے گھوڑے کے لئے بیرون شہر دو میل پر جا کر دانہائے خرما جمع کرتی اور گھر کا پانی خود بھر کر لاتی اور ڈول مرمت کرتی اور خود خمیر کرتی لیکن اچھی روٹی پکانا نہیں جانتی تو انصار کی لڑکیاں روٹی پکا دیتیں جو کامل اور قابل تعریف عورتیں تھیں اور حضرت زبیر کی زمین جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی وہ شہر سے دو میل پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی، ایک بار پلٹتے ہوئے راہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے ملے حضور نے مجھے بلایا اور اونٹ کو بٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمالیں میں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیا کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ بہت غیرت مند انسان ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیا کہ میں شرمارہی ہوں تو روانہ ہوگئے۔ میں جب حضرت زبیر کے پاس آئی تو ان سے پورا حال کہا تو انہوں نے فرمایا کہ واللہ تمہارا گٹھلیاں سر پر لے کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت ہوا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہو لیتی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میرے والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد ہمارے لئے ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کے سائس ہونے کو کافی تھا گویا کہ انہوں نے

مجھے اس کام سے نجات دے دی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۲۔ طائب التھانی" (بخاری ۲/ ۷۸۶۔ باب لغیرۃ الخ)

/ تعمیر و توسیع کعبہ پر ایک حدیث پاک

۱۳۰۔ صحیحین میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجدر امن البیت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا و لو لاان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابه بالارض و فی اخری ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبیت فهدم فادخلت فیه ما اخرج منه و الزقته بالارض و جعلت له بابین بابا شرقیا و بابا غربیا فبنیت به اساس ابراهیم۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی تو پھر کیوں اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا حضور نے فرمایا کہ تمہاری قوم میں نفقہ کی تنگی ہو گئی تھی میں نے عرض کی کہ اس کے دروازہ کو اتنی بلندی پر کیوں نکالا حضور نے فرمایا ایسا اس لئے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر وہ لوگ زمانہ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتے جس کے باعث مجھے خوف ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی تو میں موجودہ عمارت کو ڈھا کر حطیم کو اس میں داخل کر دیتا۔ جس کو ان لوگوں نے بیت اللہ سے نکال دیا ہے اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک شرقی اور ایک غربی پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی بنیاد پر عمارت بناتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۵" طائب التھانی۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۷۵ باب ما یجوز من اللو الخ)

عوام کے سامنے حقائق عالیہ و دقائق غالیہ جیسی باتیں کرنا جو ان کے مدارک و مفہوم سے وراء ہوں ممنوع ہے اس مضمون پر چار احادیث کریمہ

۱۳۱۔ حدیث۔ ماحدث احدکم قوما بحدیث لا یفھمونہ الا کان فتنۃ علیھم۔

تم میں کوئی شخص کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث کہ ان کی سمجھ سے وراء ہو بیان نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ العقیلی و ابن السنی و ابونعیم فی الریاضۃ وغیرھم عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۳۲۔ دوسری روایت میں ہے **لاتحدثوا من امتی من احادیثی الا ماتحتملہ عقولھم فیکون فتنۃ علیھم۔**

میری امت سے میری حدیثیں نہ بیان کرو مگر وہ جو ان کی عقلیں اٹھالیں کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ عنہ ابونعیم و من طریقہ الدیلمی و فیہ فکان ابن عباس یخفی اشیاء من حدیثہ و یفشیھا الی اھل العلم۔ (کنزالعمال، ص ۱۴۳، ج ۱۰)

۱۳۳۔ تیسری روایت میں ہے سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **یا ابن عباس لاتحدث قوما حدیثا لاتحتملہ عقولھم۔**

اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کر جو ان کی عقل میں نہ آئے۔ رواہ عنہ فی مسند الفردوس۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۰، ج ۱۰)

۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **مانت بمحدث قوما حدیثا لاتبلغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔**

تو جب کسی قوم سے وہ حدیث بیان کرے گا جس تک ان کی عقل نہ پہنچے وہ ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ۔ (مسلم اول، ص ۹ باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم حاصل کیے

۱۳۵۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال حفظت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثتہ و اما الآخر فلو بثتہ قطع ھذا البلعوم. رواہ البخاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کیے۔ ایک کو تو میں نے پھیلایا لیکن اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو یہ حلق کٹ جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۹۴"۔ اطائب التہانی۔ (بخاری اول، ص ۲۳،

باب حفظ العلم)

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں

۱۳۶۔ حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الاسلام یعلو و لا یعلی۔ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اخرجہ الرؤیانی و الدار قطنی و البیہقی والضیاً فی المختارة و الخلیل کلھم عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۵۹۶"۔ اضائب التہانی۔ (بخاری ۱/۱۸۰۔ باب اذا سلم الصبی فمات الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

عورت کے ساتھ حسن معاشرت کی ترغیب سے متعلق

۱۳۷۔ حدیث میں ارشاد ہوا کہ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہو گی۔ فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۲۔

صحت حلالہ کے لئے وطی شرط ہے۔

۱۳۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاحتی تذوقی عسیلته و یذوق عسیلتك۔

(حضرت رفاعہ نے جب اپنی اہلیہ کو طلاق مغلظہ دے دی اور بعد عدت ان کا نکاح عبدالرحمن بن زبیر سے ہوا اور ان سے وطی نہیں ہوئی اور وہ شوہر اول سے طالب نکاح تھیں اس پر) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی نہیں یہاں تک کہ تم اس کا شہد چکھ لو اور وہ تمہارا شہد چکھ لے۔ (مولف) (یعنی کم از کم ایک بار مجامعت ہو جائے)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۲۶"۔ (بخاری اول، ص ۳۵۹۔ باب شهادة المختبیٔ الخ)

حلالہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۳۹۔ حدیث، لعن اللہ المحلل و المحلل له۔

یعنی محض حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح ثانی کرنے اور کرانے والے پر یعنی شوہر اول و شوہر ثانی دونوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (یعنی فساد نیت کے باعث وہ مستحق لعنت ہیں ورنہ حسن نیت سے نکاح حلالہ موجب ثواب ہے) (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۵"۔ (ابوداؤد ار ۱۸۴ باب فی التحلیل)

بے وجہ شرعی بیوی کو تین طلاق دینا حماقت و نادانی ہے۔

۱۴۰۔ فی سنن ابی داؤد عن مجاهد قال کنت عند بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فجأ رجل فقال انه طلق امرأته ثلثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال

ایطلق احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا عصیت ربك و بانت منك امرأتك، ثم ذکر ادلتہ بروایۃ المؤطا عن ابن عباس و عن ابن مسعود و کابی داؤد عن ابن عباس وابی ہریرہ معاومثلہ عو ابن عمر قال وروی ایضاً عن عبد اللہ بن عمروبن العاص واسند عبد الرزاق عن علقمہ عن ابن مسعود و وکیع عن امیرالمومنین علی و امیر المومنین عثمان بن عفان و قد قدمہ امیرالمومنین عمر و اوردہ براویۃ ابن ابی شیبۃ و الدار قطنی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجاہد نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں ہیں راوی نے کہا کہ تو آپ نے سکوت کیا حتی کہ مجھے ظن ہونے لگا کہ آپ اس کی مطلقہ کو اس کی طرف لوٹا دیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں کا کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حماقت کا ارتکاب کر بیٹھے گا (پھر کسی عالم سے مثلاً ابن عباس سے) کہے گا اے ابن عباس! اللہ عزوجل نے تو فرمایا ہے کہ ومن یتق اللہ الآیۃ (یعنی جو اللہ کا ڈر رکھے گا اللہ اس کے لئے کوئی راہ نکال دے گا (تو اے تین طلاقیں دینے والے! تو نے تقویٰ چھوڑ کر) اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور (حق رجعت ختم ہوگیا اب) تیری عورت نکاح سے باہر ہوگئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۲"۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۹۹۔ باب بقیۃ نسخ المراجعۃ الخ)

صرف مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے

۱۴۱۔ حدیث میں فرمایا لعن اللہ الذواقین و الذواقات۔

اللہ تعالیٰ نے بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۶۰۳"

مہر کا اقرار کرنے کے بعد اسے قرض نہ سمجھنا مورث عذاب ہے۔

۱۴۲۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مرد و عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی وزانیہ اٹھائے جائیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۰۹"

عورت کو شوہر سے اور غلام کو آقا سے بدظن کرنا منع ہے

۱۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأۃ علی

زوجها او عبدا علی سیده. رواہ ابوداؤد و النسائی و الحاکم بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه وهو عند احمد بسند صحیح و الحاکم و قال صحیح و اقروہ و البزار و ابن حبان عن بریدة و عن الطبرانی فی الاوسط و الصغیر عن ابن عمر و عند ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۳"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن خبب امراة علی زوجها)

تعارف

آکدالتحقیق بباب التعلیق
(مسئلہ تعلیق میں ایک دیوبندی فتویٰ کارد بلیغ)

۶/ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے بوقت مغرب کہا کہ اگر تو نماز نہیں پڑھے گی تو تجھ پر دو طلاق معلق ہے اس کے بعد عورت نے نماز عشاء نہ پڑھی مگر فجر کی نماز اس نے ادا کی، اس شخص نے بعد فجر رجعت کرلی پھر دو سال کے بعد اس نے اسی عورت کو اور دو طلاقیں دیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

اس سوال کے جواب میں دیوبندی عالم نے لکھا کہ اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلی کہ نہ اس سے طلاق واقع ہوئی اور نہ حاجت رجعت، ہاں بعد کی دو طلاقیں رجعی واقع ہوئیں لہذا رجعت کرلے، وغیر ذلك من الخرافات و الھفوات و الجھالات۔

سیدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس کے جواب میں دلائل قاہرہ باہرہ سے ثابت و واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صورت مستفسرہ میں اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی نہ صرف تجدید نکاح کی ضرورت بلکہ بغیر حلالہ کے وہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہو گی"۔

اس کے بعد دیوبندی فتویٰ کے مزخرفات ولغویات پر بحث کرتے ہوئے ۲۵ وجوہات سے اس کی گرفت کی اور متعدد دلائل و جزئیات فقہ سے اس کا تعاقب کرتے ہوئے گھر تک پہنچادیا۔

یہ محققانہ رسالہ چونکہ فارسی زبان میں ہے اور ہم نے اختصاراً اس کا خلاصہ پیش کیا ہے، اور سوال سے قبل اسی رسالہ میں سائل کے جو معروضات مندرج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں یہی سوال اس سے پہلے بھی بھیجا گیا تھا، اور امام احمد رضا نے جو جواب ارقام کیا تھا اس پر ایک دیوبندی فتویٰ کے ساتھ ارسال خدمت کیا گیا تو امام احمد رضا نے جو مسکت جواب مع دلائل و نصوص فقہ کے حوالہ قلم کیا ہے وہ آپ کی فقاہت ولیاقت علمیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ منصفانہ رسالہ بڑے سائز کے ۱۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ احادیث شریک تحقیق ہیں۔

احادیث

آکد! لتحقیق بباب التعلیق

غیر کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت کو برباد کرنا کوتاہ نصیبی ہے

۱۴۴۔عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عند البیهقی فی شعب الایمان من اسوء الناس منزلة من اذهب آخرته بدنیا غیره۔ لوگوں میں سب سے برا مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت اپنے غیر کی دنیا کے پیچھے ضائع کر دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۷۔

آکد لتحقیق"

طلاق اور حق رجعت کے بارے میں چار احادیث کریمہ

۱۴۵۔ ترمذی و ابن مردویہ و حاکم بافادۂ تصحیح و بیہقی در سنن از ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کنند قالت کان الناس و الرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها و هی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة و ان طلقها مائة مرة او اکثر حتی قال لامرأته والله لا اطلقك فتبینی و لا اوبك ابدا قالت و کیف ذلك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضی راجعتك فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فاخبرتها فسكتت عائشة حتی جأ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاخبرته فسكت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنی بیویوں کو جب چاہتے ہیں طلاق دیدیتے ہیں اور عدت کے اندر رجعت کر لیتے ہیں تو وہ عورت ان کی بیوی ہی رہتی ہے اگرچہ سو بار یا اس سے زیادہ طلاق دیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے نہ طلاق دوں گا کہ مجھ سے جدا ہو جائے گی اور نہ کبھی رجعت کروں گا عورت نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے مرد نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت ختم ہونے والی ہو گی تو میں رجعت کر لوں گا تو اس عورت نے حضرت عائشہ کے پاس آکر یہ بات بتائی تو آپ خاموش رہیں حتی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضور کو حضرت عائشہ نے واقعہ کی خبر دی تو حضور نے بھی

سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا الطلاق مرتان الخ کہ طلاق رجعی دو بار ہے اس کے بعد بھلائی سے روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (مولف) (ترمذی اول ص ۲۲۶۔ باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، باب)

۱۴۶۔ نیز ابن مردویہ و بیہقی از ام المومنین روایت آرند۔ قالت لم یکن للطلاق وقت یطلق امرأته ثم یرجعها مالم تنقضی العدة و كان بين رجل و بين اهله بعض مايكون بين الناس فقال والله لاتركنك لاايما و لاذات زوج فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضی راجعها ففعل ذلك مرارا فانزل الله فيه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان فوقت لهم الطلاق ثلاثا يراجعها فی الواحدة و فی الثنتين و ليس فی الثالثة رجعة حتى تنكح زوجا غيره۔

دوسری روایت میں آیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا پھر اختتام عدت سے قبل رجعت کر لیتا اور مرد و عورت کے درمیان ایسی کوئی بات ہو جاتی جو عام لوگوں میں ہو جاتی ہے تو مرد کہتا کہ خدا کی قسم میں ضرور تجھ کو چھوڑ دوں گا ایسی کہ تو نہ تو بے شوہری ہو سکے اور نہ شوہر والی ہے، پھر وہ طلاق دیدیتا جب اختتام عدت قریب ہوتا تو رجعت کر لیتا ایسا ہی بار بار کیا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں الطلاق مرتان الخ نازل فرما کر لوگوں کے لئے تین طلاقیں مقرر فرمادی کہ پہلی اور دوسری میں رجعت کر سکتا ہے مگر تیسری میں بغیر حلالہ کے حق رجعت نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۷۸۲"۔ کذ التحقیق

۱۴۷۔ ابوداؤد و نسائی و بیہقی از عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت آرند ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها و ان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اگرچہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا تو بھی وہ رجعت کا مستحق بنا رہتا تھا تو یہ (دستور جاہلیت) ختم فرما دیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۲۹۹ باب فی نسخ المراجعة الخ)

۱۴۸۔ اجلۂ امام مالک و شافعی و عبد بن حمید و ترمذی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و بیہقی از عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آرند قال كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان

تنقضی عدتها کان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الی امرأته فطلقها حتی اذا ما جأ وقت انقضأ عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال والله لا اوبك الی و لا تحلین ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا پھر انقضائے عدت سے پہلے رجعت کر لیتا ایسا کرنیکا اسے حق حاصل تھا اگرچہ ہزار بار طلاق دیتا تو ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب انقضائے عدت کا وقت ہوا تو رجعت کر لیا پھر طلاق دے کر کہا کہ قسم خدا کی نہ میں تجھے لوٹاؤں گا اور نہ کبھی تو آزاد ہو گی تو اللہ تعالیٰ نے الطلاق مرتان کی آیت نازل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۸۳ے"۔ آکد التحقیق۔ (مؤطا مالک، ص ۲۱۵۔ جامع الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اپنی بیوی کو طلاق دینے اور رجعت کرنے کے بارے میں چند روایتیں۔

۱۴۹۔ فی صحیح البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال طلق ابن عمر امرأته وهی حائض فذکر عمر رضی الله تعالیٰ عنه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لیراجعها قلت تحتسب قال فمه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا حضور نے مراجعت کا حکم فرمایا میں (عمر) نے عرض کی یہ طلاق محسوب ہو گی فرمایا کہ خاموش رہو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۰۔ و عن قتادة عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مره فلیراجعها قلت تحتسب قال ارأیته ان عجز و استحمق۔

(اور یونس بن جبیر والی روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر سے) حضور نے فرمایا کہ اسے رجوع کر لینے کا حکم دو میں نے عرض کی کیا وہ طلاق محسوب ہو گی فرمایا کیا تم نے (رجعت کے وجوبی حکم سے) یہ رائے قائم کر لی کہ اگر اس نے نکماپن کیا ہے اور دانستہ حماقت کر بیٹھا ہے تو وہ دی ہوئی طلاق لغو ہو گی۔ (نہیں ہوئی اور تمہارا خیال غلط ہے وہ ضرور گنی جائے گی) (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۱۔ و عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حسبت علی بتطلیقۃ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ پر وہ (حیض میں دی ہوئی طلاق) ایک طلاق محسوب ہوگی، یعنی وہ لغو نہیں ٹھہری بلکہ گنی گئی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۹۰ ے۔ باب د طلقت الحائض الخ)

۱۵۲۔ و فی صحیح مسلم عن عبیداللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نحوہ و قال فی آخرہ قال عبیداللہ قلت لنافع ماصنعت التطلیقۃ قال واحدۃ اعقدبہا۔

عبیداللہ نے کہا کہ میں نے نافع سے کہا کہ اس طلاق کا کیا کیا یعنی اس کا حکم کیا ہوا فرمایا کہ ایک طلاق شمار ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۳۔ و عن سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ابیہ و فیہ کان عبداللہ طلقہاتطلیقۃ فحسبت من طلاقہا و ارجعہا عبداللہ کما امرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور ایک روایت میں آیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک طلاق دی تو وہ شمار ہوئی اور انہوں نے رجعت کرلی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۴۔ وفی لفظ آخر قال قال ابن عمر فراجعتہا وحسبت لہا التطلیقۃ التی طلقتہا۔

ابن عمر نے کہا کہ میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق محسوب ہوئی جو میں نے دی تھی۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶، کتاب الطلاق)

۱۵۵۔ وعن ابن سیرین عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ امر ان یراجعہا قلت افحسبت علیہ قال فمہ او ان عجز واستحمق۔

(اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں) ابن عمر کو حکم ہوا کہ وہ رجعت کرلیں میں (عمر) نے عرض کی کیا وہ طلاق اس پر محسوب ہوگی فرمایا کہ چھوڑ دو یا فرمایا کہ کیا اگرچہ وہ نکما ہوگیا اور حماقت کر بیٹھا۔ (جب بھی شمار ہوگی۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۳ ے "تک التحقیق۔ (مسلم ۱/۴۷۶

۱۵۶۔ رعن انس بن سرین قال قلت فاعتددت بتلك :لتطليقة التي طلقت وهي حائض قال مالي لا اعتدبها وان كنت عجزت.

انس بن سیرین نے کہا کہ تو آپ (ابن عمر) نے اپنی وہ طلاق جو بحالت حیض دی تھی شمار کی؟ فرمایا مجھے کیا عذر تھا کہ اسے شمار نہ کرتا اگرچہ میں پھوہڑپن کر بیٹھا تھا۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۷، کتاب الطلاق)

۱۵۷۔ عبدالحق اشبیلی دراحکام و بیہقی در سنن از عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردند ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هی واحدة.

(ایک روایت میں ہے کہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ابن عمر کی) حیض والی طلاق ایک طلاق ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۷۸۳" آکد التحقیق۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

نکاح کرنے اور طلاق نہ دینے کے حکم پر مشتمل ایک حدیث

۱۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تزوجوا ولاتطلقوا فان اللہ لایحب الذواقین والذواقات وفی لفظ لاتطلقوا النساء الا من ریبة فان اللہ تعالیٰ لایحب الذواقین ولاذواقات۔

نکاح کرو اور جبتک عورت کی طرف سے کوئی شک نہ پیدا ہو (یعنی بے حاجت صحیحہ) طلاق نہ دو کہ اللہ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۶۷۸"

ماں باپ کے نافرمان وشرابی اور دیوث پر جنت حرام ہے

۱۵۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثة قد حرم اللہ علیهم الجنة مدمن الخمر والعاق لوالدیه والدیوث الذی یقیر فی اهله الخبث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے شرابی اور ماں باپ کا موذی اور دیوث کہ اپنے اہل میں گندی بات پر قرار رکھے۔ رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۱۲" (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

نسب بدلنا حرام اور باعث لعنت ہے

۱۶۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایامن ادعی الی غیر ابیه فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین لایقبل اللہ منه یوم القیٰمة صرفا ولا عدلا۔

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل، بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

روایت کی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۵" (مسلم اول ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ الخ)

مدت حمل پر دو حدیثیں

۱۶۱۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھم یرجمھا فقال لہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کان لک علیھا سبیل فلا سبیل لک علی ما فی بطنھا فترکھا حتی ولدت ولدا قد نبتت ثنایاہ یشبہ ایاہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ عورت پر حد لگانے کا جواز تو ہے مگر جو اس کے پیٹ میں ہے اس کے لئے کیا راہ ہے حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا اس کے اگلے چاروں دانت پیٹ ہی میں نکل چکے تھے صورت میں اپنے باپ سے مشابہ تھا فلما رآہ الرجل قال ولدی ورب الکعبۃ۔ جب ان صاحب نے اس بچے کو دیکھا کہا خدا کی قسم میرا بچہ ہے۔ ذکرہ فی الفتح۔ (مولف) (ہمارے ائمہ نے اکثر مدت حمل دو سال رکھی ہے۔ منہ)

۱۶۲۔ دار قطنی و بیہقی اپنے اپنے سنن میں ولید بن مسلم سے راوی امام دار الھجرۃ عالم المدینۃ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ھذہ جارتنا امراۃ محمد بن عجلان امراۃ صدق وزوجھا رجل صدق حملت ثلثۃ ابطن فی اثنی عشرۃ سنۃ کل بطن فی اربع سنین۔

یہ ہیں ہماری ہمسائی محمد بن عجلان کی بی بی، یہ سچی عورت اور وہ سچے مرد، ان کے تین حمل بارہ برس میں ہوئے ہر حمل چار سال میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۹"

عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ذنب العالم ذنب واحد وذنب الجاھل ذنبان۔

عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دوہرا گناہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۷۳"

(کنز العمال ص ۱۰۰، ج ۱۰)

ماں اور بچے کے درمیان تفریق پیدا کرنا باعث لعنت ہے

۱۶۴۔ سنن ابن ماجہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله علی من فرق بین الوالدة وولدها۔

اللہ کی لعنت اس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۹۲"

(ابن ماجہ ۲ ,۱۶۳، باب النہی عن التفریق بین السبی)

تفسیر بالرائے حرام و دخول نار کا سبب ہے

۱۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار. رواه الترمذی وصححه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما.

جو قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے سے کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف) (ترمذی دوم ص ۱۲۳، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایه)

شناعت طلاق پر دو حدیثیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الحلال الی الله الطلاق. رواه ابوداؤد وابن ماجة والحاکم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وفی لفظ للحاکم بسند صحیح عنه موصولا.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

۱۶۷۔ ولابی داؤد عن محارب بن دثار مرسلا ما احل الله شیئا ابغض الیه من الطلاق.

کوئی حلال چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسند نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۷" (ابوداؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

اہمیت رضائے والدین پر ایک حدیث

۱۶۸۔ حدیث میں فرمایا وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك فاخرج.

اگر والدین تمہیں تمہارے مال و اہل سے نکل جانے کا حکم دیں تو نکل جاؤ۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۰۳"

تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں البتہ چار مہینے دس دن عدت فرض ہے

۱۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لامراة تومن بالله والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا. رواه

البخاری ومسلم عن امی المومنین ام حبیبة وزینب بنت جحش رضی الله تعالیٰ عنهما.

کسی عورت کو حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے بجز شوہر کے سوگ کے، کہ اس پر چار ماہ دس روز سوگ کرے گی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۳۸" (ابوداؤد ۳۱۴، باب حد المتوفی عنہ زوجہا)

تسبیح و تحمید پر مشتمل دو محبوب کلموں کی فضیلت

۱۷۰۔قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحن الله العظیم. رواه البخاری.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر خفیف میزان میں ثقیل رحمٰن کو پیارے وہ سبحن الله وبحمده سبحن الله العظیم ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۰" (بخاری دوم ص ۹۴۸، باب فضل التسبیح)

قسم دینا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۱۷۱۔ فی الحدیث ان الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه عبر رؤیا فاخبره النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اصاب بعضا واخطأ بعضا لافنا للصدیق رضی الله تعالیٰ عنه ان نجهره واقسم علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تقسم.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر بتائی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ انھوں نے بعض میں درستگی کی ہے اور بعض میں غلطی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حضور کی قسم کھائی کہ ہم اسے ضرور ظاہر کریں گے تو حضور نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۴" (ابوداؤد دوم ص ۴۶۶، باب فی القسم هل یکون یمینا)

تعارف

الجوھر الثمین فی علل نازلۃ الیمین
(یمین طلاق کی علتوں کا بیان)

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو ایک سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے لڑکے سے کسی بات پر ناراض ہو گیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کو میرے گھر میں چھوڑے رہے گی تو تجھ پر تین طلاق، اس کے بعد عورت نے اس لڑکے کو ہاں یا نا کچھ نہیں کہا پھر کچھ مدت کے بعد لڑکے کا باپ اس سے راضی ہو گیا، اس صورت میں عورت پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔

یہ سوال چونکہ فارسی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا بریلوی نے بھی زبان فارسی میں اس کا مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ بطور اختصار یہ ہے۔

صورت مسئولہ میں عورت پر ضرور تین طلاقیں واقع ہو گئیں کہ طلاق جس شرط پر معلق تھی وہ پالی گئی کیونکہ لڑکے کی ماں نے اسے مکان میں رہنے سے منع نہیں کیا نہ بالفعل نہ بالقول لہٰذا شخص مذکور کی عورت اس کے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ بے حلالہ اس کے لئے کبھی حلال نہ ہو سکے گی۔ اور امام احمد رضا نے مزید توضیح و تصریح کی خاطر صورت سوال کی روشنی میں خود ہی دس شبہات قائم کئے اور ان کے جوابات بھی فقہ حنفی سے ارقام کئے ہیں اور اس مسئلہ کے کسی بھی گوشۂ تحقیق کو تشنہ و نامکمل نہیں چھوڑا ہے اور اس مسئلہ کی تحقیق و تشریح کے ضمن میں اور بہت سے مسائل کی وضاحت و صراحت بھی کی گئی ہے۔

تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ رسالہ ثمینہ ۱۹ صفحات پر مبسوط و مرقوم ہے اور اس میں صرف پانچ حدیثیں مذکور ہیں۔

احادیث

الجوہر الثمین فی علل نازلۃ الیمین

حیلہ شرعیہ پر ایک حدیث

۱۷۲۔ اخرج ابن المنذر عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ بلغہ ان ایوب علیہ الصلاۃ والسلام حلف لیضربن امرأتہ مائۃ فی ان جاء تہ فی زیادۃ علی ماکانت فاتی بہ من الخبز الذی کانت تعمل علیہ وخشی ان تکون قارفت من الخیانۃ فلما رحمہ اللہ وکشف عنہ الضر علم براۃ امراتہ مما اتہمہا بہ فقال اللہ عزوجل وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وھو مائۃ عود فضرب بہ کما امرہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے (قسم اس بات پر کھائی تھی کہ ایک روز) وہ دس سے زیادہ روٹیاں لے کر آئیں جتنی مزدوری میں ملا کرتی تھیں اور آپ کو کھٹک ہوئی کہ کہیں وہ زیادت برخلاف دیانت نہ ہو پھر جب اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور تکلیف دور فرمائی تو اپنی زوجہ کا اس قصور سے بری ہونے کا علم ہوا جس کا آپ کو گمان ہوا تھا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ سو تیلیوں کی ایک جھاڑو بنا کر ایک دفع مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے گھاس کی سو تنکوں پر مشتمل ایک جھاڑو لے کر اس سے مارا جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۳۔ الجوہر الثمین"

قسم توڑ کر کفارہ دینے کے بارے میں چند حدیثیں

۱۷۳۔ فرمودہ اند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیرا منھا فأت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک۔

• جب تم کسی بات کی قسم کھا بیٹھو پھر دیکھو کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو بہتری پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) رواہ البخاری ومسلم عن سمرۃ بن جندب واحمد ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ والنسائی وابن ماجۃ عن عوف بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ

عنهم وعبدالرزاق عن ابن سیرین مرسلا وابوبکر بن شیبة والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه من قوله۔(بخاری دوم ص۹۸۰، باب قول الله لایواخذ کم الله الخ)

۱۷۴۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاریٰ غیرها خیرا منها الا کفرت عن یمینی وآتیت الذی هو خیر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بخدا جب میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کو بہتر جانوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور جو بہتر ہوگا ضرور اسی کو کروں گا(مولف) رواہ احمد وعبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری والطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن ابی الدرداء والحاکم عن ام المومنین الصدیقة والطبرانی عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهم وعبدالرزاق عن ام المومنین عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما من قوله وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وابناء حمید وجریر والمنذر وابوالشیخ والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه بمعناه وفی الباب غیرهم رضی الله تعالی عنهم۔
"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۹"۔الجوهر الثمین(بخاری دوم ص۹۸۰،باب قول الله لایواخذکم الله الخ)

۱۷۵۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله لان یلج احدکم یمینه فی اهله آثم له عند الله من ان یعطی کفارته التی افترض الله علیه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص اپنی اہلیہ کو تکلیف دینے، پریشان کرنے کے لئے قسم کھالے اور قسم پر اڑا رہے تو بخدا اس کا یہ اڑا رہنا قسم توڑنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جبکہ قسم توڑنے کی اجازت پھر اس کا کفارہ ادا کرنے کا حکم خود اللہ ہی نے دیا ہے۔(مولف) رواہ الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۰"۔الجوهر الثمین(بخاری دوم ص۹۸۰، باب قول الله لایواخذ الله کم الله الخ)

ثبوت زنا کے لئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷۶۔ عبدالرزاق در مصنف خود گوید انبانا معمر عن الزهری قال سال رجل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الرجل یجد مع امراته رجلا یقتله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا تسمعون الی ما یقول سیدکم قالوا لا تلمه یا رسول الله فانه رجل غیور والله ماتزوج امراة قط الا بکرا ولا طلق امراة قط فاستطاع احدمنا ان

يتزوجها فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يا بی الله الا بالبينة. قلت والسائل هو سيدنا سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه.

یعنی امام زہری سے مروی ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی نامحرم مرد کو پائے تو کیا وہ اس کو قتل کر سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سائل کی غیرت کی طرف حاضرین کو متوجہ کرتے اور خود ان کی غیرت مندی کو سراہتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو کہ تمہارا سردار (سائل) کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور ان کو ملامت نہ کیجئے کیونکہ بیشک یہ ہیں ہی بڑے غیر تمند شخص (حتی کہ) بخدا انھوں نے کنواری کے علاوہ کبھی کسی عورت سے نکاح نہیں کیا ہے اور نہ کبھی کسی عورت کو (غیرت وعار کیوجہ سے) طلاق دی ہے تاکہ ہم میں کوئی شخص ان کی مطلقہ سے نکاح نہ کر سکے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ بجز چار عینی شاہدوں کی شہادت کے کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔ یعنی نامحرم مرد و زن کو خلوت میں دیکھ لینا زنا کا شرعی ثبوت نہیں لہذا نہ قتل کی اجازت ہوگی نہ الزام زنا کی بلکہ وہ صرف تعزیر کے مستحق ہوں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۵۳۔ الجوھر الثمین"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

منت و نذر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ بخاری شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی طاعت الٰہی مثل نماز روزہ وصدقہ وغیرہا کی منت مانی وہ بجالائے اور جو کسی گناہ کی منت مانی وہ باز رہے۔ (بخاری دوم ص ۹۹۱، باب النذر فیما لایملک الخ)

۱۷۸۔ حدیث شیخین لاتنذروا فان النذر لایغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل۔

نذر نہ مانو تقدیر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی اس سے تو فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔ (مولف) (یعنی یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائے گی جو نعمت نصیب میں نہیں وہ مل جائے گی جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائے گی یہ اعتقاد فاسد ہے ایسی ہی نذر سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ منہ)" فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۲۶" (مسلم دوم ص ۴۴، کتاب النذر)

محظور و منکر شرعی چیز کو بقدر استطاعت بدل دینے کی تاکید پر ایک حدیث پاک

۱۷۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔

جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۸۴"۔ (مسلم اول ص ۵۱، باب بیان کون النہی عن المنکر الخ)

پڑوسی کے حق کی نگہداشت ایمان کی دلیل ہے

۱۸۰۔ حدیث میں فرمایا المومنون من امن جارہ بوائقہ

مومن وہ ہے جس کے ہمسائے اس کی ایذاؤں سے امان میں ہوں۔ " فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۹۰"

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

معارف و تحقیقات عالیہ اور جزئیات فقہیہ و کلامیہ کا گراں مایہ مجموعہ "فتاویٰ رضویہ جلد ششم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فکر و اعتقاد اور خیر خواہی ملت و جذبۂ اصلاح معاشرت اور آپ کی جودت طبع اور فقہی و سیاسی و مذہبی بصیرت کا عکس جمیل ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث پر رہوار قلم کو جنبش دی گئی ہے

کتاب السیر، کتاب المفقود، کتاب الشرکۃ، کتاب الوقف

ابواب فقہ کے اعتبار سے اس جلد میں کتاب اللقطہ و کتاب اللقیط بھی شامل ہونی چاہیے لیکن شاید زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب اس مضمون کی کوئی تحریر شریک اشاعت نہ ہو سکی ہے۔

کتاب السیر، آغاز کتاب سے ۳۱۴ صفحات تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں کل ۲۴۱ مسائل ہیں اور اس کے مسائل زیادہ تر کفریہ الفاظ کا تفصیلی بیان اور ہر لفظ کا شرعی حکم اور کافر و مرتد ہونے والے افراد کے لئے حدود و تعزیر کا بیان وغیرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب المفقود میں صرف ۶ مسائل ہیں۔

کتاب الشرکۃ، ۱۰ مسائل پر مشتمل ہے۔

کتاب الوقف ص ۳۲۹ سے اخیر کتاب تک محیط و حاوی ہے اس میں ۳۶۹ مسائل ہیں اور اس میں وقف سے متعلق متعدد احکام مثلاً متولی کے حقوق و فرائض اور اس کے تصرفات کی نوعیت احکام مساجد و مقابر، مصارف وقف اور اس کے متعلقات اور وقف کا اجارہ غرضیکہ سارے ابواب و مسائل پر فقیہانہ و فاضلانہ بحث، حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی شان امتیازی و بلند مقامی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اس طرح یہ جلد ۶۲۶ مسائل محققانہ پر مبسوط و مشتمل ہے۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل و عنوانات پر گفتگو کے ساتھ ساتھ ان ۴۶ مضامین پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

تفسیر[1]، اصول تفسیر[2]، حدیث[3]، اصول حدیث[4]، فوائد حدیثیہ[5]، اصول فقہ[6]، فوائد اصولیہ[7]، فوائد فقہیہ[8]، فوائد علمیہ[9]، عقائد[10]، کلام[11] رد بدمذہباں[12]، امر بالمعروف و نہی عن المنکر[13]، نماز[14]، زکوۃ[15]، جنائز[16]، اضحیہ[17]، ذبائح[18]، نکاح[19]، طلاق[20]، بیوع[21]، اجارہ[22]، ہبہ[23]، اکراہ[24]، غصب[25]، وکالت[26]، شہادۃ[27]، دعویٰ[28]، حیل[29]، مداینات[30]، فرائض[31]، نفقہ[32]، یمین[33]، حدود و تعزیر[34]، ترغیب و ترہیب[35]، حظر و اباحت[36]، جرح و تعدیل[37]، اسماء الرجال[38]، تاریخ[39] سیر[40]، رسم المفتی[41]، نحو[42]، فضائل و مناقب[43]، تصوف و روحانیت[44]، حجر[45]، مناظرہ[46]۔

زیر نظر جلد میں اصلاح فکر و اعتقاد اور معلومات بیکراں پر مشتمل ۸ تحقیقی رسائل شامل ہیں۔ جن میں سے میں نے ۶/ رسائل علمیہ سے احادیث کا استخراج واندراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور ۲ ر سالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ دونوں رسالے یہ ہیں۔

۱۔ داماں باغ سبحن السبوح (کذب باری محال ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے کذب باری تعالیٰ محال ہے، کے مسائل و عنوان پر بحث کی ہے اور کثیر دلائل و متعدد وجوہات و تمثیلات سے روشن و آشکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع واتفاق ہے۔

۲۔ جوال العلو لتبیین الخلو۔ (مسئلہ خلو کا واضح بیان)

ایک سائل نے کسی وقف کے مسئلہ کو خلو سمجھ کر ایک سوال کیا، تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کا جو جواب تحریر کیا ہے اس کے اشاریے اس طرح ہیں۔

☆ خلو کی تعریف اور اس کا حکم
☆ خلو اور سکنی کا فرق
☆ دوامی پٹہ کی ایک جائز صورت
☆ اجارہ داری اور اس کا حکم
☆ صورت مسئولہ کا تعلق خلوء سے نہ ہونے کا بیان
☆ مسئلہ خلوء میں علمائے کرام کی متعدد بحثیں اور ان کے کلام میں تطبیق و توفیق۔
☆ مسئلہ دائرہ کی شرعی اور تاریخی حیثیت۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں علوم و معارف اور حکم و بصائر کی ایک عظیم دنیا

آباد فرمادی ہے اور ذیل کے ۴ علمی رسائل دستیاب نہ ہونے کے باعث شریک اشاعت نہ ہو سکے ہیں، وہ یہ ہیں۔

۱-اللواء المعقود لبیان حکم امرأۃ المفقود۔ مفقود الخبر کی بیوی کا حکم اور اس کا بیان۔

۲- المجل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد۔ گستاخ رسول مرتد و کافر ہے۔

۳-البارقۃ اللمعا علی ساعد من نطق بالکفر طوعا۔ ہنسی خوشی میں بھی کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۴-المقال الباھر منکر الفقہ کافر۔ فقہ کا منکر کافر ہے۔

اسلامی مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۵۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۴۲ احادیثیں زینت فتاوی و بنائے استدلال ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

ہجرت پر دو حدیثیں

۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ھجرۃ بعد الفتح ۔ (رواہ الشیخان)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے (یعنی بعد فتح مکہ مکرمہ وہاں سے ہجرت کی ضرورت نہیں کہ وہ بھی اب دار الاسلام ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۱۳۱۔ باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ الخ)

۲۔فی الحدیث. من فر بدینہ من ارض الی ارض و ان کان شبرا من الارض استوجبت لہ الجنۃ و کان رفیق ابیہ ابراھیم و نبیہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو اپنے دین کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگا پھرے اگرچہ بالشت بھر ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اسے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱"۔

دین نام ہے مسلمان کی خیر خواہی کا اس پر ایک حدیث۔

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصح لکل مسلم۔

یعنی دین یہ ہے کہ آدمی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳"۔ (مسلم اول، ص ۵۵، باب بیان ان الدین النصیحۃ)

جزیرۂ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں حدیث میں ہے

۴۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرزمین عرب میں دو دین یعنی اسلام و غیر اسلام جمع نہیں ہوں گے۔ یعنی اب یہاں صرف اہل اسلام رہیں گے تو اہل کفر و شرک (اہل غیر قبلہ) کو بسنے مستقل رہنے کی یہاں اجازت نہ دی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵"۔

(کنز العمال، ص ۳۵ ۱ ج ۱۷)

تعارف

نابغ النور علی سوالات جبلفور
(چند سوالات جبل پور کا شرعی مدلل بیان)

۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ کو سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

علمائے اہلسنت پر حکم تکفیر لگانا، جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت و موالات قائم کرنا، اور ترک موالات کا یہ مفہوم گڑھنا کہ ترک موالات کا حکم صرف یہود و نصاریٰ سے ہے عام کافروں سے نہیں، اور بعض آیات قرآنیہ کے مفاہیم و معانی بدلنا اور مشرک و بت پرستوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دینا، مسجدوں میں کافروں کو لانا اور ہندو لیڈروں سے مسجدوں میں منبروں پر بٹھا کر تقریر کرانا۔ وغیرہ۔

مذکورہ تمام باتوں کے ارتکاب کرنے والوں پر شرعا کیا حکم عائد ہوگا۔

یہ باتیں اس وقت کی ہیں جب کہ ترکی میں خلافت اسلامیہ قائم کرنے کا شور و غلغلہ تھا اور ہندوستانی بساط سیاست پر یہی مسائل گرم تھے اور وہابیوں کی جمعیۃ العلماء کے مفتیوں نے اسے مسلمانوں میں مقبول و محبوب بنانے کے لئے بالکل مذہبی رنگ دے دیا تھا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی اور ان کے ہمنوا علماء کو ان مسائل کی شرعی حیثیت سے اختلاف تھا، ان کا نظریہ تھا کہ ترکی حکومت بلاشبہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور اس کی امداد و اعانت بقدر استطاعت ہر مسلمان کو کرنا چاہئے لیکن اس حکومت کو، خلافت اسلامیہ، قرار دینا اور اس کی حمایت و تائید کے نام پر غیر شرعی افعال خود کرنا اور دوسروں کو حکم دینا جو سراسر کفر و ارتداد ہیں، کہاں کی دانشمندی ہے؟

یہ رسالہ اسی ہنگامی اور اختلافی دور کی ایک تحریر ہے جس میں مذکورہ بالا سوالات کے جوابات قرآن و حدیث اور نصوص شرعیہ کے حوالوں سے نہایت تفصیل و وضاحت سے دیئے گئے ہیں کہ

"علمائے اہلسنت جتنے حق پر ہیں ان کے مخالفین گمراہ و ضال ہیں، جماعت اہل سنت میں

اختلاف و تفرقہ ڈالنا حرام ہے، موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے اس میں یہود و نصاریٰ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ ۲۰ سے زائد آیات کریمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد حرام و کفر ہے اور جو لوگ آیات کتاب اللہ کا معنی و مفہوم دل سے گڑھتے ہیں وہ ضرور مکذب و محرف قرآن ہے اور وہ بحکم قرآن کافر و نامسلمان"۔

گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے باقی رکھیں، اور ہندوؤں کی جے بولنا انہیں مسجدوں میں لانا اور ان کی خوشنودی کی خاطر غیر شرعی حرکات کرنا یقیناً حرام و شیطنت ہے۔

اس رسالے کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے سینے میں ایک درد مند دل تھا جو اصلاح معاشرہ اور تقاضائے شرعیہ واسلامیہ کو پورا کرنے کے لئے بے چین و مضطرب رہتا تھا۔

یہ رسالہ حقہ ۱۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۳ حدیثیں موجود ہیں۔

احادیث

نابغ النور علی سوالات جبلفور

کافروں کی تعظیم و توقیر جائز نہیں حدیث میں ہے

۵- ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او رحب بھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۰۔ نابغ النور"۔

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ شرعاً کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر ایک حدیث۔

۶- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باْبھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔ رواہ مسلم و الترمذی و نحوہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۔ نابغ النور"۔ (مسلم اول، ص ۵۷۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ الخ)

عالم دین اور مسلمان بوڑھے کی توہین باعث نفاق ہے

۷- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ثلثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط۔

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسنہ الترمذی لمتن غیرہ و رواہ ابوالشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عندہ زیادۃ لفظ بین النفاق۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۔ نابغ النور"۔ (کنز العمال، ص ۲۰، ج ۲۱)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

علم دین کی توہین اور عالم دین کی تذلیل حرام ہے

۸-اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و ابن مردویة عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ابن جریر عن زید بن اسلم و عن محمد بن کعب وغیرھما قال رجل فی غزوۃ تبوک فی مجلس یوما مارأینا مثل قرأنا ھولاء و لا ارغب بطونا و لا اکذب السنة و لا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و نزل القرآن قال عبداللہ فرأیته متعلقا بحلقة ناقة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وھو یقول یا رسول اللہ انا کنانخوض و نلعب و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول ابا للہ و آیاته و رسوله کنتم تستھزؤن۔

ایک شخص نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مجلس میں کہا کہ ہم نے اپنے ان قاریوں یعنی عالموں کے مانند کوئی نہیں دیکھا، نہ ان سے زیادہ پیٹو نہ ان سے زیادہ جھوٹا اور نہ وقت جنگ ان سے زیادہ کوئی بزدل تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پہنچی اور قرآن بھی نازل ہوا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناقہ کی رسی سے لپٹ کر کہہ رہا تھا یا رسول اللہ ہم لہو و لعب میں مشغول تھے یعنی معذرت کر رہا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا تم اللہ و رسول اور ان کی آیتوں سے استہزاء کرتے ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۴۴"

بھلائی کی راہ بتانے والے اور عالم دین اور بوڑھے مسلمان کی شان میں گستاخی اور توہین کرنے والا منافق ہے۔

۹- خطیب حضرت ابوہریرہ اور ابوالشیخ ابن حبان کتاب التوبیخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایستخف بحقھم الا منافق بین النفاق ذوالشیبة فی الاسلام و ذوالعلم و معلم الخیر۔

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بھلائی سکھانے والا۔ (مولف) (یعنی مومن کامل کی شان نہیں کہ بوڑھے مسلمان اور عالم و معلم خیر کی تکریم نہ کرے) "فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ٢٦"۔ (کنز العمال، ص ٢٠، ج ٢١)

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے حدیث میں ہے۔

١٠۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں ماری ربك يسارع في هواك۔

میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و نسائی۔ (ابن ماجہ اول، ص ١٤٠، باب التي وهبت نفسها الخ)

١١۔ حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کلهم يطلبون رضائي و انا اطلب رضاك يا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب میں تمہاری رضا چاہتا ہوں ۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم   خدا چاہتا ہے رضائے محمد

"فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ٢٩"

اولیاء اللہ سے عداوت و دشمنی کرنا اللہ عزوجل سے جنگ کرنے کے مترادف ہے حدیث قدسی میں ہے۔

١٢۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان فرما دیا اس سے لڑائی کا۔ رواہ البخاری في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ربه عزوجل۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ٣٢"۔ (بخاری دوم، ص ٩٦٣، باب التواضع)

تعارف

المبین ختم النبیین

(عقیدۂ ختم نبوت کا بیان)

۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یا نہیں۔ اور 'النبیین' پر جو الف لام ہے وہ استغراق کا ہے یا عہد خارجی کا؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیھم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لا نبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفاو خلفا ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

پھر امام احمد رضا نے الف لام پر بحث و تمحیص کے بعد ثابت و واضح کیا ہے کہ 'النبیین' پر الف لام استغراقی ہے اور جنھوں نے الف لام عہد خارجی کا کہا ہے ان کا متعدد وجوہات سے رد بلیغ فرمایا ہے۔ اور اسی رسالے میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں، اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے۔ وللہ الحمد۔

تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود و ملعون اور خائب و خاسر۔

اور اس منصفانہ رسالہ میں امام احمد رضا نے قرآن کریم سے ان تمام مقامات و مواضعات کا استقصا کیا ہے جہاں جہاں نبی و رسول کا ذکر آیا ہے اور اس پر شاندار بحث فرمائی ہے۔

افسوس کہ یہ رسالۂ مبارکہ نامکمل دستیاب ہوا اور اسی حالت میں اسے شائع کر دیا گیا ہے جس میں صرف گیارہ صفحات ہیں اور اس رسالہ جلیلہ میں ۸ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

احادیث

المبین ختم النبیین

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم قرآن خاتم النبیین ہیں اس کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۳۔ صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرھا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

بیشک، میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۸۴ کتاب الفتن)

۱۴۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال مااحسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیے گئے۔ (بخاری اول،

ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)(مسلم دوم، ص ۲۴۸ باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۶۔ صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمھا الا لبنة واحدة فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔

میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔(مسلم دوم، ص ۲۴۸۔باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۷۔ مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنھا و اکملھا و اجملھا و ترك فیھا موضع لبنة لم یضعھا فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منه و یقولون لو تم موضع ھذہ اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۴ المبین"۔(ترمذی دوم، ص ۲۰۱۔باب ماجاء مثل النبی و الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیھم وسلم اجمعین)

۱۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین۔

تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیه و علیھم اجمعین بارك و سلم۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۵۔ المبین"۔(بخاری اول، ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)

اللہ تعالیٰ کے ازلی و ابدی ہونے کے معنی پر دو حدیثیں

۱۹۔حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلك شیٔ و انت الآخر فلیس بعدك شیٔ۔

تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔(مولف)

رواہ مسلم فی صحیحه و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبة وغیرھم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔(مسلم دوم، ص ۳۴۸۔باب

الدعاء عند النوم)

۲۰۔ و للبیهقی فی الاسماء و الصفات عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یدعو بهو لاء الکلمات اللهم انت الاول فلا شیء قبلك و انت الآخر فلا شیء بعدك. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا فرماتے تھے کہ الٰہی تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ٦، ص ٦٢۔ السنیہ"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

زمانہ رسالت میں مسجدیں محصور نہیں ہوتی تھیں

۲۱۔ صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

قال کانت الکلاب تقبل و تدبر فی المسجد فی زمان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زمانۂ رسالت میں مسجد شریف میں کتے آتے جاتے تھے۔ (غالباً ایسا اس لئے ہوتا تھا کہ مسجد میں دیوار یا حصار وغیرہ نہیں تھا۔ اور یہ کہ کتوں کے آنے کے سبب سے مسجد کو دھوتے بھی نہیں تھے کہ کتا نجس العین نہیں ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۸۵"۔ (بخاری ا/ ۲۹۔ باب اذا شرب الکلب فی الاناء)

بدمذہبوں اور بدعقیدوں کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کی ممانعت پر چار حدیثیں

۲۲۔ (رافضہ وہابیہ دیابنہ کے بارے میں) حدیث میں فرمایا کہ لاتجالسوھم و لا تواکلوھم و لاتشاربوھم و اذا مرضوا لاتعودوھم و اذا ماتوا فلاتشھدوھم و لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔

نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۰"۔

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ معھم۔

جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۴۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھوی الکفرۃ فھو معھم۔

جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۱"

۲۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیأتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ یطعنون السلف و لا یشھدون جمعۃ و لا جماعۃ فلا تجالسوھم و لا تواکلوھم و لاتشاربوھم و لاتناکحوھم و اذا مرضوا فلا تعودوھم و اذا ماتوا فلا تشھدوھم و لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انھیں رافضی کہا جائے گا سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۹۴"

اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۲۶۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتاہ اخوہ متنصلا فلیقبل ذلک منہ محقا او مبطلا فان لم یفعل لم یرد علی الحوض۔

جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہوا آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوض کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ص ۲۱۷، ج ۳)

براگمان کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔

گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمۃ مالک و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۷"۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۶۔ باب قولہ یاایھا الذین آمنوا اجتنبوا الخ)

مشورہ کرنا سنت الٰہیہ ہے

۲۸۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استشارنی ربی فی امتی ثلثا۔

مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص

۱۲۴"۔ (کنز العمال، ص ۔۔۔، ج ۱۲)

وحدت الوجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں اس پر لبید شاعر کا قول آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی

۲۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید، الا کل شئ ماخلا الله باطل۔

سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ، سن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۳۲"۔ (بخاری دوم، ص ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

تمام انبیائے کرام علیہم السلام بحیات حقیقی دنیاوی زندہ ہیں اس پر دو حدیثیں

۳۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر فنبی الله حی یرزق۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۱۴۔ باب فی الاستغفار) (نسائی اول، ص ۲۰۴۔ اکثار الصلوٰة الخ)

۳۱۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء احیاً فی قبورهم یصلون۔

انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۳۶"۔ (شرح الصدور مترجم ص ۱۶۹)

کسی مؤمن کو عار دلانا منع ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عیّر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله۔ رواه الترمذی عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و حسنه۔

یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۳۹"۔ (ترمذی دوم، ص ۔۔۔ باب من ابواب البر و الصلة)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مخلوق الٰہی ہے اور وہ سب سے پہلی مخلوق ہے۔

۳۳۔ مصنف عبدالرزاق میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۰"

نور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اور حدیث

۳۴۔ حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۶۸"

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سہو و نسیان سے پاک ہیں

۳۵۔ حدیث میں ہے انی لاانسی و لکن انسی لیستن بی۔

میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۶"۔ (موطا مالک، ص ۳۵، العمل فی السہو)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق خدا میں افضل و اعلیٰ ہیں

۳۶۔ شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیھم الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۵"

جو زیادہ متقی ہے اسے کسی جماعت کا والی مقرر کیا جائے

۳۷۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابة و فیھم من ھو ارضی لله منه فقد خان الله و رسوله۔

جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ رواہ الحاکم صححه و الطبرانی و العقیلی و ابن عدی و الخطیب عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۸"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۶)

اگر نماز میں دنیاوی منافع حاصل ہوتے تو لوگ نماز میں ضرور حاضر ہوتے اس پر دو حدیثیں:

۳۸۔ حضور بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انه یجد عرقا سمینا او

مرماتین حسنتین لشهد العشاء۔

قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے (جن کے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے) تو ضرور نماز عشاء میں حاضر آتا۔ (نسائی اول، ص ۱۳۶۔ التشدید فی التخلف عن الجماعة) (بخاری اول، ص ۸۹۔ باب وجوب صلوۃ الجماعۃ الخ)

۳۹۔ طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو ان رجلاً دعا الناس الی عرق مرماتین لاجابوہ و هم یدعون الی هذه الصلوٰة فی جماعة فلا یأتونها۔

اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔ (کنز العمال، ص ۳۷۵، ج ۷)

آدمی اگر اللہ تعالیٰ سے حیا کرے تو اس سے گناہ سرزد نہ ہو حدیث میں ہے

۴۰۔ ابن عدی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا استحیی من الله استحیاءك من رجلین من صالحی عشیرتك۔

اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔ (یعنی اگر اللہ سے حیا کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہو۔) "فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۷۶"

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام احتلام سے پاک و منزہ ہیں۔

۴۱۔ طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان۔

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۷"

اللہ صاحب کا اطلاق ناجائز نہیں اس پر ایک حدیث

۴۲۔ حضرت عزت عزوجلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز حدیث میں وارد ہے۔ اللهم انت الصاحب فی السفر و الخلیفة فی المال و الاهل و الولد۔

انہی تو سفر میں صاحب و مالک ہے اور مال اور اہل و عیال کا بڑا محافظ ہے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰"۔ (مسند احمد، ص ۴۲۳، ج ۱)

فقیہہ اور مفتی کی فضیلت

۴۳۔ فی الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقیہہ بنا دیتا ہے۔ (مولف)
"فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰"۔ (بخاری اول ۱۶، باب من یرد الله خیرا الخ)

دو بیویوں میں سے اگر کسی سے زیادہ محبت ہو یا کسی سے بغض ہو تو اس پر مواخذہ نہیں البتہ ظاہراً عدل و مساوات ضروری ہیں

۴۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا قسمی فیما املك فلا تواخذنی فیما لا املك۔

(ازواج مطہرات کی باری کی برابری کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ سے عرض کیا) یہ میری تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں الٰہی اس پر مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک نہیں۔ یعنی میلان طبع اگر کسی زوجہ کی جانب زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں کیونکہ محبت میں ضعف و شدت اختیار بشر میں نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۰"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۰۔ باب فی القسم بین النساء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں

۴۵۔ حدیث میں ہے لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی۔
میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں بیشک میں تو اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مولف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین محبوب چیزیں حدیث میں یہ ہیں

۴۶۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبب الی من دنیاکم الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلوٰة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ (مولف) (رواہ الامام احمد و

النسائی والحاکم و البیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید)۔"فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ۱۴۴"۔(کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

جو مشرکین کے ساتھ بود و باش اختیار کرے یا ان کا مجمع بڑھائے وہ انہیں کے مثل ہے

۴۷۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرك و سكن معه فانه مثله۔رواہ ابوداؤد بسند حسن وعلقه الترمذی عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو مشرک کے ساتھ یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔(مولف)

(ابوداؤد دوم، ص ۳۸۵۔باب فی الاقامة بارض الشرك)(ترمذی اول، ص ۲۸۹۔باب ماجاء فی کراھیة المقام بین اظھر المشرکین)

۴۸۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سود مع قوم فھو منھم۔رواہ الخطیب عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی قوم کے مجمع میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔(مولف)

۴۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سواد قوم فھو منھم۔رواہ ابویعلیٰ فی مسندہ و علی بن معبد فی کتاب الطاعة و المعصیة عن عبداللہ بن مسعود وابن المبارك فی الزھد عن ابی ذر من قوله رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ۱۵۰"۔(کنز العمال، ص ۱۲، ج ۹)

فساد قلب فساد جسم کا باعث ہے حدیث میں ہے

۵۰۔قال نبینا الحق المبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا و ھی القلب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ ٹکڑا خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ دل ہے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ۱۷۲"۔(بخاری ۱/ ۱۳۔باب فضل من استبراء لدینه)

ایسی بات مت کہو جس میں معذرت کرنی پڑے

۵۱۔حدیث میں ہے ایاك و ما یعتذر منه فان الخیر لا یعتذر منه۔

ہر اس بات سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے مگر اچھی بات سے معذرت کرنی نہیں پڑتی۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ،ج ۶،ص ۲۰۶"۔(کنز العمال،۳/ ۲۸۳)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں

۵۲۔ حدیث خلقت الخلق لاعرفهم كرامتك و منزلتك عندی و لولاك ماخلقت الدنيا. رواه ابن عساكر عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه۔

اے میرے حبیب میں نے خلق کو اس لئے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو پہچنوا دوں اور اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ،ج ۶،ص ۲۱۱"

بالغہ لڑکی یا بالغ لڑکے سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ باپ سے ہوگا حدیث میں ہے۔

۵۳۔ بیہقی نے شعب الایمان میں امیر المومنین عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مکتوب فی التوارة من بلغت له ابنة اثنتی عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه۔

جس کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور لڑکی سے کچھ گناہ صادر ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔ حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۴۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سعید و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من ولد له ولد فليحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه۔

جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھا ادب دے پھر جب وہ بالغ ہو اس کا نکاح کر دے اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یو ہیں ہے کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔(اور بیٹے پر بھی)

جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ ہوگا۔

۵۵۔ حدیث صحیح ہے من سن فی الاسلام سنة سيئة فعليه و زرها ووزر من عمل بها الى يوم القيمة لا ينقص من اوزارهم شيأ۔

جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں

گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔" فتاوی رضویہ، ج ٦، ص ۱۸۱"۔(مسلم دوم، ص ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

ظالم کی ظلم پر مدد کرنا حرام ہے حدیث میں ہے

۵٦۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیشک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔" فتاوی رضویہ، ج ٦، ص ۱۸۵"

مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنی حرام ہیں

۵۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما بنیت المساجد لمابنیت له و فی اخریٰ للذکر والصلوٰة و قراء ة القرآن۔

مسجدیں تو صرف اس لئے بنیں جس لئے بنیں وہ تو اللہ کی یاد اور نماز اور تلاوت قرآن کے لئے بنیں۔" فتاوی رضویہ، ج ٦، ص ۱۹۱"۔(ابن ماجہ اول، ص ۵٦۔ باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جنت کو وجد آگیا

۵۸۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں عقبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عقبہ اور انس دونوں اور ازدی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم و علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنة میسا کما تمیس العروس۔

جنت خوشی سے جھومنے لگی جیسے نئی دلہن فرحت سے جھومے (کنز العمال، ص ۱۰٦، ج ۱۳)

عسقلان اور غزہ کی فضیلت

۵۹۔ امام احمد مسند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القیمة سبعون الفا بغیر حساب علیهم۔

عسقلان دو دلہنوں میں کی ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر

حساب نہیں۔ (مسند احمد، ص ۹۹، ج ۴)

۶۰۔ مسند الفردوس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احد العروسین عسقلان او غزہ۔

شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۹"۔ (کنز العمال، ص ۵۰۲، ج ۱۳)

تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا ہوا کھاتا ہے

۶۱۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ المعطی۔

ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۰"۔ (بخاری اول، ص ۱۶۔ باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین)

سورۂ رحمٰن قرآن عظیم میں دلہن ہے

۶۲۔ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکل شیٔ عروس و عروس القرآن الرحمن۔

ہر شئی کی جنس میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دلہن ہے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۱"۔ (کنز العمال، ص ۵۱۵، ج ۱)

روز جمعہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۳۔ حاکم صحیح مستدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمة علی ہیأتہا و یبعث الجمعة زہراً منیرة اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا۔

بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کئے ہوئے جیسے نئی دلہن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں۔

کعبۃ اللہ کی عظمت پر ایک حدیث

۶۴۔ امام اجل ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم میں

فرماتے ہیں قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الکعبة تحشر کالعروس المزفوفة (قال الشارح الی بعلها) و کل من حجها یتعلق باستارها یسعون حولها حتی تدخل الجنة فیدخلون معها۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لے جاتے ہیں، تمام اہل سنت جنھوں نے حج مقبول کیا اس کے پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ اور اس کے ساتھ یہ سب داخل جنت ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۵۔ نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے منه الحدیث یزف علی بینی و بین ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام الی الجنة۔

یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے۔ یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لے جائیں گے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

شام کو ستر ہزار اور صبح کو ستر ہزار ملائکہ روضۂ انور کی زیارت و طواف کرتے ہیں۔

۶۶۔ امام اجل ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ اور ابن النجار کی کتاب الدرر الثمینة فی تاریخ المدینہ میں کعب احبار سے راوی کہ انھوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابو عبداللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ روی ابن المبارك عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت ذکروا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار۔

یعنی امام ابن المبارک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوں ہی طواف کرتے اور صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوں ہی ستر ہزار رات میں

حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز و اکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولہا کی طرف لے جاتے ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۱"

اللہ و رسول کی عطا سے حاجت مند حاجت روا ہو جاتا ہے۔

۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله۔

ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتاج تھا اللہ و رسول نے اس کو دولت مند کر دیا۔ (یہ اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی)" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۲"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۲۹، باب فی تعجیل الزکوٰۃ)

روحوں کی تخلیق جسموں سے دو ہزار برس پیشتر ہوئی

۶۸۔ حدیث میں ہے ان الله تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام۔

اللہ تعالیٰ نے روحیں جسموں سے دو ہزار برس پہلے بنائیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۹"

موٹے عالم پر ایک حدیث

۶۹۔ حدیث میں فرمایا ان الله یبغض الحبر السمین۔

اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے عالم کو یعنی اس کے بے جا موٹاپے کے سبب۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۹"

تعارف

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح
(ذات باری تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے)

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ میں امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق سوال ہوا کہ امکان کذب کے قائل پر شرعاً کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس محققانہ رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل و براہین سے نہایت شافی ایک فیصلہ کن و مسکت جواب تحریر فرمایا جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:-

"اللہ عزوجل کی بے شمار صفتیں ہیں مثلاً سننا، دیکھنا، پیدا فرمانا وغیرہ اور ہر عاقل جانتا ہے کہ صفت سمع کا تعلق انہیں چیزوں سے ہوگا جو سنی جاتی ہیں، لیکن یہ صفت سمع ان اشیاء سے متعلق نہ ہوگی جو دیکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع معاذ اللہ ناقص ہے کہ وہ سب چیزوں کو نہیں سن سکتی، یہی حال دیکھنے کا ہے کہ رب کی صفت بصر کا تعلق ان چیزوں سے ہوگا جو دیکھنے کے دائرے میں آتی ہیں یوہیں صفت خلق کا تعلق محالات یا واجبات سے نہ ہوگا بلکہ صرف ممکنات سے ہوگا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا کچھ قصور نہیں کہ ان امور سے متعلق نہیں ہوئیں بلکہ قصور ان امور ہی کا ہے وہ صفت الٰہی کے لائق و مطابق نہیں"

"لہٰذا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت کلام بھی ہے اور اس کا تعلق بھی انہیں امور سے ہے جو دائرۂ تکلم میں آئیں اور کلام میں بھی وہ کلام جو ممکن ہو"

"کذب باری تعالیٰ چونکہ محال ہے اس لئے اس کی صفت کلام کا تعلق کذب سے ہو ہی نہیں سکتا"

اور امام احمد رضا نے اس امر کے ثبوت میں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے، عالم اسلام کے تیس معتمد و جلیل القدر علماء اعلام کی عبارتیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا باجماع علماء و عقلاء محال ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ، چار تنزیہات اور ایک خاتمہ کے عنوان سے مولوی

اسماعیل دہلوی کے اس قول کی متعدد طریقوں سے دھجیاں اڑائی ہیں کہ

"اگر کذب الٰہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہوگا۔ حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی یہ محال ہے تو واجب کہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہو" (معاذ اللہ)

مقدمہ، میں ہدایت عوام اور ازالہ اوہام کے لئے یہ تمہید ہے۔

"مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کے سب صفات، صفات کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں، یونہیں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا"

اور صفت کے بروجہ کمال ہونے کا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج و باہر نہ ہو، نہ یہ معنی کہ موجود و معدوم اور باطل و موہوم میں کوئی شئ و مفہوم اس کے تعلق کے بغیر نہ رہے اگر چہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو"۔

تنزیہات چار ہیں۔

تنزیہ اول :- اس میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ۳۰ ارشادات متین ہیں جن سے بحمد اللہ شمس کی طرح روشن و آشکار کہ "کذب الٰہی بالاجماع محال ہے اور اسے قدیم سے ائمہ اہل سنت میں مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال ہے"

تنزیہ دوم :- اس میں دلائل قاہرہ و حجج باہرہ کا دریا موجزن نظر آتا ہے چنانچہ اس تنزیہ میں کذب باری عزاسمہ کے محال صریح اور توہم امکان کے باطل فتیح ہونے پر ۳۰ دلیلیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی پانچ دلیلیں ائمہ کرام و علمائے عظام کے ارشادات عالیہ سے منقول و ماخوذ ہیں اور باقی ۲۵ دلیلیں امام احمد رضا بریلوی نے بذریعہ علم لدنی و فیض ربانی سے رقم کی ہیں۔

تنزیہ سوم :- یہ رد ہذیانات امام وہابیہ (اسماعیل دہلوی مقتول) میں ہے۔ اس تنزیہ میں امام وہابیہ پر مسلسل ۳۵ ایرادات قائم فرمائے ہیں جنہیں بعنوان "تازیانہ" موسوم کیا گیا ہے۔

تنزیہ چہارم :- یہ علاج جہالات جدیدہ میں ہے۔

اس تنزیہہ میں امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع قرار دینے والوں کی متعدد وجوہات سے خبر لی گئی ہے اور دس دلائل وحجج سے اسے روشن وواضح کیا گیا ہے کہ خلف وعید کو امکان کذب سے کوئی تعلق نہیں۔

خاتمہ :- یہ تحقیق حکم قائل میں ہے یعنی جو لوگ امکان باری تعالیٰ کے قائل ومعتقد ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اگرچہ امکان کذب کے قائلین پر متعدد طرق سے کفر لازم آتا ہے، مگر امام احمد رضا نے بروش متکلمین کرام احتیاط برتی اور ان کے اکفار سے کف لسان فرمایا ہے، مگر یہ ضرور فرمایا ہے کہ ان کی بدعت وضلالت میں کوئی شک نہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے عام مسلمانوں جیسا سلوک وبرتاؤ کرنا جائز نہیں"۔

اور سات اصلوں میں امکان کذب کے قول سے جتنی وجوہات سے کفر لازم آتا ہے ان کا استقصا کیا گیا ہے۔

اس رسالہ عالیہ میں مسئلہ امکان کذب کی جو تحقیق وتفصیل اور تدقیق وتشریح کی گئی ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور اس رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی وسعت علمیہ، کثرت مطالعہ، قوت حافظہ اور تیزی ذکاوت اور سلامت فکر وفہم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جو تحقیق افادہ فرمائی ہے اسے فراز عرش تک پہنچادیا ہے۔

اور اس رسالے کے مغلقات ومشکلات کی تسہیل وتوضیح کی خاطر اکثر مقامات پر حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے اور اس رسالے کے نام کے بارے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

میں نے جس طرح اس رسالے کا تاریخی نام "سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح" رکھا یونہی ان تازیانوں کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب "دوصد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ" رکھوں۔ چونکہ کل دلائل وتازیانے وہذیانات وغیرہ کی تعداد دوسو ہے۔

یہ محققانہ منصفانہ عظیم ووقیع رسالہ جہازی سائز کے ۶۲ صفحات پر مبسوط ومشتمل ہے اور اس میں ۶ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

احادیث

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں

۷۰۔ حدیث میں ارشاد فرمایا انی و ان داعبتکم فلا اقول الاحقا اخرجه احمد و الترمذی باسناد حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگرچہ تم سے کبھی مزاح بھی کرتا ہوں تو حق ہی کہتا ہوں۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲۰، ص باب ماجآ فی المزاح)

مقام صدیق کی رفعت و بلندی پر ایک حدیث

۷۱۔ حدیث ان اللہ یکرہ فوق سمائه ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و الحارث فی مسندہ و ابن شاھین فی السنة عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو آسمان کے اوپر (جیسی اس کی شان ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمین میں خلاف اولیٰ بھی کرنا ناپسند ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۳۰" سبحن السبوح" (کنز العمال، ص ۱۶۹، ج ۱۲)

جو قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و ابوالدرداء و حذیفہ بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج و ابو حکیم شامی و انس بن مالک و ابوہریرہ دس صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا۔ روی الشیرازی فی الالقاب و الخطیب و من طریقه ابن الجوزی بوجه آخر و ابونصر السجزی فی الابانة عن اصول الدیانة و الدیلمی فی مسند الفردوس و من طریق الامام الشافعی و ابن عدی فی الکامل و البیهقی

فی الاسماء و الصفات۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح"۔

۷۳۔ امام لالکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں انبأ نا الشیخ ابو حامد بن ابی طاهر الفقیه انبأنا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد هارون الخضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفیان بن عیینة عن عمر و بن دینار قال ادرکت تسعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فهو کافر۔

یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے۔

۷۴۔ بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن ابائه الکرام سے راوی کہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انه یقتل ولایستتاب۔

قتل کیا جائے اور اس سے توبہ نہ لیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح"

گناہ آشکار کی توبہ بھی آشکار اور خفیہ کی خفیہ

۷۵۔ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔ رواه الامام احمد فی کتاب الزهد و الطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۷۔ سبحن السبوح"۔ (الترغیب و الترهیب ۱۰۶/۴ الترغیب فی التوبة الخ)

تعارف

القمع المبین لآمال المکذبین

(مسایرہ و شرح مواقف و سیالکوٹی کی عبارات میں امکان کذب باری کے قائلین کی آرزوؤں کا قلع و قمع)

شوال المکرم ۱۳۲۹ھ کو حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی ایک عبارت کو بنائے سوال بنا کر استفسار کیا گیا، کہ کذب اگر ممتنع بالذات ہوتا تو دنیا میں کسی سے جھوٹ واقع نہ ہوتا تو ماننا پڑے گا کہ کذب ممتنع بالغیر ہے، اور ممتنع بالغیر امکان ذاتی کے منافی و مغایر نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے کتب عقائد و علم کلام کے حوالوں اور ذاتی تحقیقات و معلومات کی روشنی میں جو جواب تحریر کیا ہے وہ باب عقائد کے زریں اصولوں میں سے ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ۔

"جس طرح اجتماع نقیضین و ارتفاع نقیضین اپنی ذات میں محال ہیں یوہیں اگر مطلق جھوٹ خود اپنی ذات میں محال ہوتا تو کبھی کوئی شخص جھوٹ نہیں بول سکتا مگر کروڑوں لوگ جھوٹ بول رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جھوٹ خود اپنی حد ذات میں محال نہیں، ہاں جب اسے اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرو تو ضرور محال ہے کہ ذات الٰہی بالذات مقتضی جملہ کمالات و منافی جملہ نقائص ہے تو اس پر کذب محال بالذات ہے، بعینہ اس کی مثال وہی اجتماع نقیضین ہے کہ مطلق اجتماع کسی کا ہو اپنی حد ذات میں محال نہیں ورنہ کبھی کوئی دو چیزیں جمع نہ ہو سکتیں، ہاں نقیضین کا اجتماع محال بالذات ہے کہ ذات نقیضین منافی اجتماع ہے۔ مگر مطلق اجتماع کہ ماہیت مطلقہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ لاکھوں جگہ موجود اور اس کے سبب اجتماع نقیضین ممکن نہیں ہو سکتا وہ قطعاً محال بالذات ہے۔ یوہیں مطلق کذب کہ طبیعت مرسلہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ ہزاروں جگہ موجود اور اس کے سبب معاذاللہ کذب باری ممکن نہیں ہو سکتا وہ یقیناً محال بالذات ہے۔"

پھر اس جواب کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

"یہ ہے اس عبارت کی تقدیر جس سے ملا سیالکوٹی صاحب کے اعتراض کی تشریح بھی ہو گئی اور اس سے جواب کی خوب توضیح بھی، کہ یہاں کلام کذب خاص میں ہے، نہ کہ مطلق طبیعت کذب میں، اور کلی کا امکان اس کے ہر فرد کے امکان کو مستلزم نہیں"

اور اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہیہ پر بھی بحث کی گئی ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ کو ازل سے ابد تک ہر چیز کا تفصیلی علم ہے اس کے علم و معلومات سے کائنات کا کوئی ذرہ خارج و باہر نہیں"

"اور اس کا علم ازلاً ابداً غیر متناہی ہے"

اور اس رسالہ میں معتزلہ کے اس عقیدۂ فاسدہ کی بھی خبر لی گئی ہے کہ "بندہ اپنے افعال کا خالق ہے"

امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے نہایت واضح انداز میں روشن و آشکار کیا ہے کہ

"ائمہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا اصلاً کسی شئ کا کوئی خالق نہیں، بندوں کے افعال اختیاریہ بھی تمام و کمال اسی کے مخلوق ہیں، بندہ صرف کاسب ہے خالق و مختار مطلق نہیں"

یہ محققانہ رسالہ اگرچہ ناتمام ملا ہے کہ کچھ اجزاء غائب ہیں اور اس کو اسی حال میں شائع کر دیا گیا ہے تاہم مسئلہ دائرہ کی وضاحت و صراحت میں جو مواد موجود ہیں وہ پندرہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس میں جو تحقیقات و تدقیقات اور خالص علمی ابحاث ہیں وہ امام احمد رضا کے راسخ فی العلوم اور جلالت علمیہ کا آئینہ دار ہیں۔ رسالہ کی ناتمامی کے باوجود بحث کی ناتمامی کا احساس نہیں ہوتا کہ کافی و وافی مواد موجود ہیں فللہ در المصنف علیہ الرحمۃ اور رسالہ مذکورہ میں ایک حدیث پاک آئی ہے۔

حدیث

القمع المبین لآمال المکذبین

تقدیر پر بحث کرنا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۷۶۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال اجتمع ار[illegible] من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم ینظرون فی القدر و الجبر فمنهم ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فنزل الروح الامین جبرئیل علیه الصلاة و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتك فقد احدثوا فخرج صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ملتمعا لونه متوردة و جنتاه کانما تفقأ بحب الرمان الحامض فنهضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعدا کفهم و اذرعهم فقالوا تبنا الی اللہ و رسوله فقال اولی لکم ان کدتم لتوجیون اتانی الروح الامین فقال اخرج الی امتك یا محمد فقد احدثت ۔اھ

چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث کرنے لگے ان میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح الامین حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر اس حالت میں بر آمد ہوئے کہ چہرہ اقدس کا رنگ (شدت جلال سے) دہک رہا ہے دونوں رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں، صحابۂ کرام دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بہتر ہو اور نہ تم معاتبت کے قریب تھے کہ جبریل امین نے میرے پاس آکر عرض کی آپ اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۔ ص ۹۵ القمع المبین"

تعارف

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
(قادیانیوں کے مسیح کذاب پر عذاب وعقاب)

۱۲ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ کو مع دس مختصر جوابات کے ایک استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر مرتد ہو گیا تو اس کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے اور وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی آغاز جواب سے پہلے نہایت دلچسپ انداز میں فرماتے ہیں کہ
مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے، فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلا شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال۔

پھر اسی مسیح کذاب کی ناپاک تحریروں سے دس عظیم کفریات کو آشکار کیا ہے اور ہر ایک کا مدلل جواب بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے بعد تکملۂ جواب میں لکھتے ہیں کہ
مرزائی لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے تو زنائے محض ہو گا اور جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو،
"اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا، اور مہر معجل تو فی الحال خود ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل تو وہ اپنی اجل معلوم پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دار الحرب کو چلا

جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا تو اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوی ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے"

مسیح کذاب اور اس کے پیروکاروں سے متعلق احکام پر مشتمل گیارہ صفحے کے اس رسالے میں ۵ حدیثیں حوالہ قلم ہیں۔

احادیث

السوء و العقاب علی المسیح الکذاب

امت مرحومہ میں محدث اکبر و صاحب فراست صادقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاقد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی هریرة و احمد و مسلم والترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔ (بخاری اول، ص ۵۲۱۔ مناقب عمر بن الخطاب الخ)

حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اگر نبی ہونے کا احتمال ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

۷۸۔ اور فرمایالو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عقبة بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۹۹۔ السوء و العقاب"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۹۔ مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، باب)

ہمارے رسول جنات وانسان سب کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرة الجن و الانس۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه و صححه خاتم الحفاظ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۱۔ السوء والعقاب"۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۱۲)

نمازی کے لئے وہ خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے جس پر وہ نماز پڑھتا ہے۔

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من صباح و لا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضا یاجارة هل مربك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر الله فان قالت نعم راء ت ان لها بذلك فضلاً۔

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۲۔ السوء و العقاب"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۹، ج ۷)

میسلمہ کذاب کے کاذب ہونے پر ایک حدیث

۸۱۔ طبرانی معجم کبیر میں وبر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب۔

بیشک میں ذرہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۳۰۵۔ السوء والعقاب"

تعارف

حجب العوار عن مخدوم بہار

(مخدوم بہار کی ایک عبارت سے عار واعتراض کا ازالہ)

۸ر شعبان ۱۳۲۹ھ کو سوال ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی نے مخلوق کو لفظ چمار سے مثال دی ہے، اور یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے مینگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے ؟

اس رسالہ مبارکہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں حضرت مخدوم بہار شرف الدین یحیٰی منیری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے دفع شبہات فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ

کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق و ثبوت کے کبیرہ کا انتساب جائز نہیں۔

اور اس سلسلے میں روایت واخبار کے چند نہایت قیمتی اصول و طریقے افادہ فرمائے ہیں جو ان کے رشحات قلم کی نفیس و جلیل جلوہ ریزی ہے۔

۱- کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام منسوب ہونا ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصاً حضرات اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

۲- کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، -- بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں خصوصاً حضرت شیخ اکبر ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں کھلے ہوئے صریح کفر بھر دیئے ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے۔

"قریش اعلیٰ جد مصطفیٰ بود واو دو پسر داشت یکے را نام ہاشم بود دوم را نام تیم، پیغامبر از نسل ہاشم است وابو بکر از نسل تیم است۔ کوئی جاہل سا جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرا تیم" ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق، نہ کہ معاذ اللہ توہین شان رسالت، یہ وہابیہ میں سے کسی کا الحاق ہے۔

۳- احیاء العلوم میں ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق حرام ہے، ہاں

یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے مولی علی اور ابو لولوٗ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے، تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلاً جائز نہیں۔

۴۔ ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاً حصہ نہیں رکھتے۔ اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے۔

اول، وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سردار مطلق حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ و اولیاء و اہل سنت و صحابہ پھر دیگر علماء و صلحاء و اتقیا پھر سلاطین اسلام پھر عام مومنین، نیز صحائف دینیہ (مصحف شریف و کتب حدیث و فقہ) و صفات جمیلہ (ایمان و علم) و اعمال صالحہ (نماز و حج وغیرہ) اخلاق فاضلہ (زہد و تواضع) اور اماکن مقدسہ (کعبہ مکرمہ و روضۂ منورہ) غرض جملہ اشخاص و اشیاء جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔

دوم، وہ کہ عظمت دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انہیں کوئی علاقہ قرب نہیں بلکہ دوری ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین (وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین) پھر باقی ضالین، نیز صفات رذیلہ (کفر و ضلال) و اعمال خبیثہ (زنا و شرب خمر) اخلاق رذیلہ (عجب و تکبر) اور اماکن نجسہ (معابد کفار) غرض دنیا و ما فیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں،

جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعظیم، تعظیم الٰہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعظیم ہے، تو محل تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقیناً وہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں، علاقۂ قرب والے تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگر مخدوم صاحب نے کہیں پر لفظ مینگنی کا استعمال کیا ہے تو اس غیر خدا کی تحقیر و توہین کے لئے کہ جس کی تعظیم، تعظیم الٰہی نہیں اور جسے مولیٰ عزوجل سے کچھ علاقۂ قرب نہیں بیشک وہ مینگنی سے حقیر تر ہے"

بخلاف اسمٰعیل دہلوی کے کہ اس نے چوڑھے چمار اور چمار سے بھی ذلیل اور ناکارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کمتر، یہ ناپاک الفاظ صراحۃً تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام علیھم الصلاۃ والسلام کو کہے جو کھلی ضلالت و گمراہی اور گمراہ گری ہے۔

۵۔ وہابیہ ان تاویل و تعبیر میں سے کچھ نہیں مانتے۔

الحاصل یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر نادر و جامع اور اس میں ۸ احادیث مبارکہ زینت عنوان و بحث ہیں۔

احادیث

حجب العوار عن مخدوم بہار

کسی علمی کتاب اور اس کے مصنف پر اعتماد و عدم اعتماد پر ایک حدیث

۸۲۔ خطیب بغدادی بطریق عبدالرحمن سلمی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا اذا وجد احدکم کتابا فیہ علم لم یسمعہ عن عالم فلیدع باناً و ماً فلیتفعہ فیہ حتی یختلط سوادہ فی بیاضہ۔

جب تم میں کوئی ایک کتاب پائے جس میں علم کی بات ہے اور اسے کسی عالم سے نہ سنا تو برتن میں پانی منگا کر وہ کتاب اس میں ڈبودے کہ سیاہی سپیدی سب ایک ہو جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۰۸۔ حجب العوار"

جس چیز کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب ہے اس علاقہ کے سبب اس کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم و تکریم ہے

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجا فی عنہ و اکرام ذی السلطان المقسط۔

بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔ رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۰، حجب العوار"۔ (ابوداؤد ۲/ ۲۶۵۔باب فی تنزیل الناس منازلھم)

دنیا ملعون ہے

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ما کان منھا للہ عزوجل۔

دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے

ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ و الضیاء فی المختارۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ (کنز العمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

۸۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما۔

دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ قرب ہے اور عالم یا طالب علم دین۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۱۲۔ باب مثل الدنیا)

۸۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

دنیا لعینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۱۔ حجب العوار"۔ (کنز العمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

استاد کے لئے تواضع کرنے کا حکم ہے

۸۷۔ حدیث میں ہے تواضعوا لم تتعلمون منہ و تواضعوا لمن تعلمو نہ و لا تکونوا جبابرۃ العلماء۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس سے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ۔

اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ (مسلم دوم، ص ۱۶۰۔ باب تحریم الذبح لغیر اللہ الخ)

مہمان کا اکرام مکارم اخلاق سے ہے

۸۹۔ حدیث کا ارشاد ہے۔ من ذبح لضیفہ ذبیحۃ کانت فداءہ من النار۔

جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہو جائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۳۱۲۔ حجب العوار"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

جسے نکاح پر قدرت نہ ہو وہ روزہ رکھے

۹۰۔ جنھیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد ہوا ہے من لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء. رواه احمد و الستة عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسوق الحدیث و ان کان فی الرجال فالنساء شقائقهم بعضکم من بعض۔

یعنی جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اپنے اوپر روزے لازم کرلے کہ یہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہ مردوں میں ہے تو عورتیں ان کی مثل ہیں کیونکہ تمہارا بعض بعض سے ہے یعنی تخلیق انسان میں ایک دوسرے کے اسباب کو دخل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۵"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۵۔ باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة)

صدقہ جاریہ کی تین چیزیں

۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له. رواه مسلم فی صحیحه و البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و الترمذی والنسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب انسان مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں سے (یعنی ان تین چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد ملتا رہے گا) اول صدقہ جاریہ دوم علم نافع (یعنی ایسی دینی تصنیف جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا وہ کوئی شاگرد چھوڑے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے) سوم نیک لولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۹۸۔ باب ماجأ فی الصدقة عن المیت)

ظالم محروم ہے

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق۔

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۳"۔ (بخاری اول، ص ۳۱۴۔ باب من احیی ارضا مواتا الخ)

منی و عرفات میں سائبان بنانے کے بارے میں ایک حدیث

۹۳۔ جاء الاثر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وحدث باسناده الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت یا رسول الله الا نتخذ لك بمنی شیا تستظل فیه فقال یا عائشة انها مناخ لمن سبق۔

(مثلاً موقف عرفات میں کوئی شخص ایک حجرہ بنائے کہ جس سال یہ حج کو جائے دوسرا وہاں وقوف نہ کرسکے اس کی ہرگز اجازت نہیں اس سلسلے میں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی سائبان بنادیں تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ تو اس کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔ (مولف) یعنی یہ پہلے آنے والے کا حق ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۶، ص ۳۴۶"۔

معمولات شرعیہ کے علاوہ کسی عمل کیلئے دل کو مجبور کرنا اندھا کرنے کے مترادف ہے۔

۹۴۔ قال سیدنا عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان القلب اذا اکره عمی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دل کو جب مجبور کیا جائے گا تو اندھا ہو جائے گا۔ یعنی اکراہ قلب کے ساتھ کوئی کام کرنا نہیں چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۹"

ہر شخص اور ہر چیز کو ان کے اصلی مقام پر رکھنا چاہئے

۹۵۔ حدیث میں ہے من استرعی الذئب فقد ظلم۔

جس نے بھیڑیے کو چرواہا بنایا بیشک اس نے بکریوں پر ظلم کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۷"

دین سراسر نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین وعامتهم۔

دین نصیحت ہے اللہ کی، یعنی اس پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری کرنا، اور دین نصیحت ہے اس کی کتاب کی یعنی اس کی کتاب کو حق اور کلام اللہ ماننا، اور دین نصیحت ہے اس کے رسول کی یعنی ان کی رسالت اور ماجاء بہ کی تصدیق کرنا، اور دین نصیحت ہے ائمہ مسلمین کی یعنی حق بات پر ان کی معاونت واطاعت کرنا، اور دین نصیحت ہے عامیوں کی یعنی ان کو نیکی کی راہ دکھانا اور ان کی ایذا سے بچنا۔ (مولف) رواہ احمد ومسلم وابوداؤد و النسائی عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۳۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصیحۃ الخ) (مسلم ۱/ ۵۴۔ باب بیان ان الدین النصیحۃ)

مسجد یا بازار میں بھالا احتیاط سے لے جانا چاہئے

۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا و معہ نبل فلیمسک علی نصالھا بکفہ لایعقر مسلما۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی مسجد یا بازار سے گزرے اور اس کے ساتھ بھالا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کا پھل ہاتھ سے پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۴"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۶۔ باب من کان معہ سھام الخ)

مفقود الخبر شوہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرأۃ المفقود امرأتہ حتی یأتیھا البیان۔

مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امیر المومنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ وکیع العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۴"

توکل علی اللہ پر ایک حدیث

۹۹۔ صحیح حدیث میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استغنی باللہ اغناہ اللہ و من استعف اعفہ اللہ۔

جو اللہ عزوجل کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور

جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادے گا۔ رواہ الامام احمد و النسائی و الضیأ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۵"

مال کما کر برائی میں خرچ کرنا باعث عذاب ہے۔

۱۰۰۔ (دنیا کی ظاہری زینت و حلاوت اور مال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب متخوض فیما شأت نفسہ من مال اللہ و رسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار۔

بہت وہ کہ اللہ و رسول کے مال میں اپنی خواہش نفس کے مطابق دھنستے ہیں ان کے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔ رواہ احمد و الترمذی و قال حسن صحیح عن خولۃ بنت قیس و البیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (ترمذی ۲/ ۶۲۔ باب ماجأ فی اخذ المال)

انسان لالچی و حریص ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان لابن آدم واد من ذھب لابتغی الیہ ثانیا و لو کان لہ وادیان لا بتغی الیھما ثالثا و لا یملأ جوف بن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے اور دو جنگل ہوں تو تیسرا اور چاہے اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک اور تائب کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔ رواہ احمد و الشیخان عن ابن عباس و الترمذی عن انس و البخاری عن ابن الزبیر و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و احمد عن ابی واقد و البخاری فی التاریخ و البزار عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۷"۔ (مسند احمد، ص ۲۸۷، ج ۶)

ترک جماعت کی وعید شدید پر ایک حدیث پاک۔

۱۰۲۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے لو صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف لترکتم سنۃ نبیکم و لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم و فی روایۃ ابی داؤد لکفرتم۔

یعنی اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہوگے اور گھروں میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ایمان سے نکل جاؤ گے۔ (مسلم ۱/ ۲۳۲۔ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ الخ)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے کہ اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے

۱۰۳۔ صحیحین کی حدیث میں ارشاد ہوا من اکل من ھذہ الشجرۃ الخبیثۃ فلا یقربن مصلانا۔

جو اس گندے پیڑ میں سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

(کنز العمال، ۱۹/۱۹۳)

۱۰۴۔ اور فرمایا فان الملئکۃ تتأذی مما یتأذی منہ بنو آدم.

یعنی یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا ایسا نہیں بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۱"۔ (مسلم ۱/۲۰۹۔ باب نہی من اکل ثوما الخ)

کسی وارث کو میراث دینے سے فرار اختیار کرنا جنت سے محرومی کی دلیل ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فر عن میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ۔

جو بلا وجہ شرعی اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ جنت سے اس کا حصہ قطع کردے۔ (رواہ ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۹"۔ (ابن ماجہ ۲/۱۹۸۔ باب الحیف فی الوصیۃ)

تعمیر مسجد کے سبب بشارت جنت پر ایک حدیث

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں مکان تعمیر فرمائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۴"۔ (مسلم ۱/۲۰۱۔ باب فضل بناء المسجد الخ)

کسی جانور کو بھی بلاوجہ تکلیف دینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۰۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلم تطعمھا و لم تدعھا تأکل من حشاش الارض فوجبت لہ النار۔

ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھ کر رکھا تھا نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا

کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جنہم واجب ہو گئی۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جملۃ فوجبت من روایۃ الامام احمد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن حبان کی حدیث میں ہے فھی تنھش قبلھا و دبرھا۔ وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی ہے کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے)

"فتاوی رضویہ ج۶، ص ۴۰۲"۔ (بخاری ۱/ ۴۶۷۔ باب خمس من الدواب فواسق الخ)

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو ضائع کرتا ہے

۱۰۸۔ امام عبداللہ نسفی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ الحدیث فی المسجد یا کل الحسنات کما تاکل البھیمۃ الحشیش۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

۱۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیکون فی آخر الزمان قوم یکون حدیثھم فی مساجدھم لیس للہ فیھم حاجۃ۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مسجد میں دنیاوی باتیں و بیع و شراء اور گم شدہ شئی کی تلاش وغیرہ سب منع ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شرائکم و بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ رواہ ابن ماجۃ عن مکحول عن واثلۃ و عبدالرزاق فی مصنفہ عن مکحول عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (ابن ماجہ ۱/ ۵۵۔ باب مایکرہ فی المساجد)

۱۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لااربح اللہ تجارتک و اذا رأیتم من ینشد ضالۃ فی المسجد فقولوا لاردہ اللہ علیک۔

جب تم کسی کو مسجد میں کچھ بیچتے یا مول لیتے دیکھو تو اس سے کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو دیکھو کہ اپنی کوئی گم شدہ چیز مسجد میں لوگوں سے پوچھتا ہے تو اس سے کہو اللہ تجھے تیری چیز نہ ملائے۔ رواہ الترمذی و قال حسن صحیح و النسائی و ابن خزیمۃ و

الحاکم بسند صحیح عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۷۔ باب النہی عن البیع فی المسجد)

۱۱۲۔ دوسری صحیح روایت میں ہے ارشاد فرمایا اس سے کہو لاردھا اللہ علیك فان المساجد لم تبن لھذا۔

اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں ہیں کہ ان میں آکر گمشدہ چیزوں کی تفتیش کرو۔ رواہ مسلم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔ (ابن ماجہ ۱/ ۵۶۔ باب النہی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے

۱۱۳۔ حدیث صحیح میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانوروں کو باہم لڑانے سے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۴۶۔ باب فی التحریش بین البہائم)

امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر بھی ضروری ہے۔

۱۱۴۔ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تتق (پردہ یا خیمہ) والے چھتری (جہاز کے اوپر کا حصہ) پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تتق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں کہ یہیں سے پانی بھر لیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے وہی نہ ڈوبیں گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔ رواہ البخاری و الترمذی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔ (ترمذی ۲/ ۴۰۔ باب ماجاء فی تغییر المنکر الخ باب منہ)

۱۱۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھتا بیٹھتا اس کے ساتھ

کھانا پینا نہ چھوڑ تا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانو الا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ یعنی ان پر لعنت اس لئے ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہ تھے بیشک یہ ان کا بہت ہی برا کام تھا۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۴"۔(ابوداؤد ۲/ ۵۹۶۔ باب الامر و النھی)

تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۶۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من بنی للہ مسجدا زاد فی روایۃ و لو کمضحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من در و یاقوت۔

جو اللہ عزوجل کے لئے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۰"۔(الترغیب و الترھیب۔ ۱/ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ الترغیب فی بناء المسجد)

مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل و ما ریاض الجنۃ یا رسول اللہ قال المساجد قیل و ما الرتع قال سبحن اللہ و الحمد للہ و لاالہ الا اللہ واللہ اکبر۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کی کیاریوں پر گزرو تو ان میں چرو، ان کا میوہ کھاؤ، عرض کی گئی یا رسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا مسجدیں، عرض کی گئی وہ چرنا کیا ہے فرمایا یہ کہنا سبحن اللہ و الحمد للہ ولاالہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ رواہ الترمذی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۴۴۱"۔(ترمذی ۲/ ۱۹۱۔ باب من ابواب الدعوات)

امامت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی قراءت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی تھی اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ۔

اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو،

کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۳"۔(بخاری ۱/ ۹۸۔ باب من شکا امامہ اذا طول الخ)

طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں

۱۱۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الامنافق۔
طلاق کی قسم نہیں کھاتا مسلمان نہ اس کی قسم لے مگر منافق۔(رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۵"۔(کنز العمال، ۲۲/ ۲۱۵)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے حدیث میں ہے

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لینتھین اقوام یرفعون ابصارھم الی السماء فی الصلوٰۃ او لتخطفن ابصارھم۔
وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی۔ رواہ مسلم۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۴"۔(مسلم ۱/ ۱۸۱۔ باب النہی عن رفع البصر الی السماء الخ)

مسجد کی دیوار غربی میں ایسی چیز رکھنی منع ہے جس سے نمازی کا دل بٹے

۱۲۱۔ سنن ابی داؤد کی حدیث کہ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں (اس) مینڈھے کے (جو سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ ہوا) سینگ نصب تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمرھا فانه لا ینبغی ان یکون فی قبلة البیت شئ یلهی المصلی۔
انہیں ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۵"۔(ابوداؤد ۱/ ۲۷۷۔ باب الصلوٰۃ فی الکعبة)

مسلمان کی قبر پر بیٹھنا یا چلنا ناجائز ہے

۱۲۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان اطأ علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من اطأ علی قبر مسلم، اوما هذا معناه۔
مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہنچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۸۰"۔(الترغیب و الترھیب ۴/ ۳۷۴۔ الترھیب من الجلوس علی القبر)

جو شخص از خود کسی منصب کا خواہش مند ہو وہ منصب اسے دینا نہیں چاہئے

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لن نستعمل علی عملنا من

ارادہ۔

ہم ہرگز اپنے دینی کام پر اسے مقرر نہ کریں گے جو خود اس کی خواہش کرے۔ رواہ احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۵"۔ (بخاری ۱/ ۳۰۱۔ باب استیجار الرجل الصالح الخ)

رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دینے کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارۃ تأخذ الفتیلۃ فتحرق اھل البیت۔ رواہ احمد۔ و الطبرانی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن سرجس و الحدیث فی الصحیحین من وجوہ۔

جب تم سونے لگو تو چراغ گل کر دو کہ کہیں چوہا فتیلہ لے جائے اور گھر والوں کو جلا دے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۸۴"۔ (بخاری ۲/ ۹۳۱۔ باب لایترک النار فی البیت الخ)

مومن کی فراست و دانائی پر ایک حدیث

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۰۵۔ باب لایلدغ المومن الخ)

اللہ تعالیٰ قلوب و اعمال کو دیکھتا ہے

۱۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لاینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورت اور مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۹۵"۔ (مسلم ۲/ ۳۱۷۔ باب تحریم ظلم المسلم الخ)

مسجد کے بارے میں ایک حدیث

۱۲۷۔ مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی تذھب الارضون کلھا یوم القیمۃ الا المساجد فانھا ینضم بعضھا الی بعض۔

قیامت کے دن تمام زمین ختم ہو جائے گی مگر مسجدیں کہ وہ جمع کر کے داخل جنت کی جائیں

گی۔ یعنی مسجدیں جنت کا ایک حصہ ہو جائیں گی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۲"۔ (کنز العمال، ۷ ر ۴۲۰)

نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے

۱۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلاۃ فلیصل۔

یعنی میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کر دی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۵۹"۔ (بخاری ۱ ر ۶۲۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت الخ)

مشرکوں سے استمداد واستعانت منع ہے اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۱۲۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی نهیت عن زبد المشرکین۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنه وهو حدیث حسن صحیح۔

بیشک مجھے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ (مولف) (ترمذی ۱ ر ۲۸۶۔ باب ماجآ فی قبول هدایا المشرکین)

۱۳۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لانقبل شیأ من المشرکین۔ رواہ احمد و الحاکم عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

ہم مشرکوں کی کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ (مولف) (مسند احمد ۴ ر ۴۰۵)

۱۳۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا) انی لااقبل هدیة مشرك۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (مولف) (کنز العمال، ۶ ر ۶۲)

۱۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانستعین بمشرك۔ رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ (مولف) " فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۰"۔ (ابن ماجہ ۲ ر ۲۰۸۔ باب الاستعانة بالمشرکین)

مومن مردوں کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے

۱۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتذکروا موتاکم الا بخیر

فانهم قد افضوا الی ما قدموا۔

مردوں کا ذکر بھلائی ہی سے کرو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۲"۔ (نسائی اول، ص ۲۷۴، النہی عن ذکر الھلکی الابخیر)

مردے کو تکلیف دینی زندے کی تکلیف کے برابر ہے

۱۳۴۔ فی حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی اکرہ اذی المسلم فی مماتہ کما اکرہ اذاہ فی حیاتہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس طرح مسلمان کو اس کی زندگی میں ایذا دینا ناپسند کرتا ہوں اسی طرح بعد موت بھی اس کو ایذا دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۴۹۱"

تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے

۱۳۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لھو المسلم حرام الا ثلثۃ ملاعبتہ اھلہ و تادیبہ لفرسہ و مناضلتہ بقوسہ۔

مسلم کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں، وہ تین چیزیں ان یہ ہیں: بیوی سے ملاعبت، گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵۰۵"

کسی مفضول شخص کو افضل پر والی و سردار بنانا خیانت کے مترادف ہے۔

۱۳۶۔ حدیث من استعمل علی عشرۃ من فیھم ارضی للہ تعالیٰ فقد خان اللہ و رسولہ والمومنین۔

جس نے دس شخصوں پر کسی ایسے کو مقرر کیا کہ نظر شرع میں اس سے بہتر ان میں موجود تھا تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمان سب کی خیانت کی۔

قبر مسلم کا ادب واجب ہے اس پر بلا ضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا یا اس پر بیٹھنا ناجائز ہے۔

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یجلس احدکم علی جمرۃ تتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر۔

بیشک تم میں کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۷"۔ (مسلم ۱/۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مسلمانوں کو مشرک کاتب رکھنے کی ممانعت پر دو حدیثیں۔

۱۳۸۔ عن شرح السیر الکبیر ان امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتتخذ احدا من المشرکین کاتبا علی المسلمین

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ کسی مشرک کو مسلمانوں پر کاتب و محاسب مقرر نہ کرنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۶"

۱۳۹۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

(یعنی فرض کرلو کہ وہ مر گیا اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو۔ تفسیر لباب التاویل۔ منہ پارہ ۶) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۵"

اپنے سے بہتر کو امام بنانے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے افضلوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ تم میں اور تمہارے رب میں واسطہ عرضداشت ہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۶"

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

۱۴۱۔ احادیث کثیرہ صحیحہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاترفع صلاتھم فوق رؤسھم شبرا رجل ام قوما وھم لہ کارھون۔ الحدیث۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اس کی اقتدا ناگوار ہو۔ ھذا لفظ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن۔

(ابن ماجہ ۱/۶۹۔ باب من ام قوما وھم لہ کارھون)

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید پر ایک حدیث

۱۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان لہ سعة و لم یضح فلا یقربن مصلانا۔

جس کا ہاتھ پہنچتا ہو (یعنی قربانی کی وسعت ہو) اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ رواہ الامام احمد و اسحاق بن راھویة و ابوبکر بن ابی شیبة و ابن ماجة و ابویعلی و الدار قطنی و الحاکم و صححه عن ابی ھریرة و فی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاویٰ رضویہ، ۶، ص ۵۲۱"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۲۔ باب الاضاحی واجبة ھی ام لا)

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

فقہی مباحث جلیلہ اور متعدد مضامین عالیہ کا گنجینہ گراں مایہ "فتاوی رضویہ جلد ہفتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال شان تفقہ اور عظمت فقاہت کا شفاف آئینہ ہے۔

یہ جلد مندرجہ ذیل ابواب فقہ پر مشتمل و محیط ہے۔

کتاب البیوع، کتاب الکفالۃ، کتاب الحوالۃ، کتاب الشہادۃ، کتاب القضا و الدعاوی،

کتاب البیوع، آغاز کتاب سے ۲۶۲ صفحات تک پھیلا ہوئی ہے اور اس میں ۲۸۵ مسائل اور مندرجہ ذیل ابواب ہیں۔

شرائط بیع، ایجاب و قبول، خیار شرط، خیار تعیین، بیع مطلق، بیع فاسد و باطل، بیع مکروہ، بیع فضولی، اقالہ، مرابحہ، تصرفات بیع و ثمن، قرض، ربوا، استحقاق، بیع سلم، استصناع، صرف، بیع تلجئہ، بیع وفا، متفرقات بیع،

کتاب الکفالۃ، ص ۲۶۳ سے ص ۲۸۴ تک ہے اور اس میں ۱۳ مسائل ہیں۔

کتاب الحوالۃ، ص ۲۸۴ سے ص ۲۹۰ تک ہے اس میں صرف ۸ مسائل ہیں۔

کتاب الشہادۃ، ص ۲۹۱ سے ص ۳۱۰ تک ہے اور اس میں ۲۲ مسائل ہیں۔

اور آخر الذکر کتاب القضا و الدعاوی، ص ۳۱۱۔ سے لے کر اخیر کتاب تک مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۱۵۴ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح اس جلد میں کل ۴۹۳ محققانہ فتاوی شامل ہیں، ان میں سے بعض ایسا مفصل و مدلل ہے کہ بجائے خود ایک کتاب ہے اور امام احمد رضا کے علم و تحقیق پر واضح و بین دلیل ہے۔ لگتا ہے کہ آپ گویا وقت کے عظیم قاضی القضاۃ ہیں بلکہ معلم و استاذ قاضی القضاۃ

اور اس جلد میں کچھ ایسے مسائل کا بھی ذکر ہے جو بالکل حادثہ نو پید ہیں اور جن میں ابتلائے عام ہے مثلاً کچہری کا نیلام، چٹھی کے ذریعہ فروخت، بیمہ، بینک کاری اور کمپنیوں کے حصص کی بیع وغیرہ اور ہر مسئلہ کو امام احمد رضا نے جس وقت نگاہ سے حل کیا ہے وہ انھیں کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ اس جلد میں ہزارہا مسائل کی وضاحت و صراحت کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ۶۶ عنوانات و مباحث پر بھی ضمناً گفتگو کی گئی ہے۔

بیع موقوف، بیع وقف، رہن، اجارہ، غصب، ہبہ، وقف مسجد، شرکت، وکالت، شفعہ، مداینات، اقرار، عاریت، وصیت، میراث، مہر، ولایت، حظر واباحت، حجر واکراہ، امانات، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، طہارت، نماز، امامت، زکوٰۃ، طلاق، نکاح موقت و مکروہ، منطق، نحو، لغت، معانی و بیان، زبان و بیان، مناظرہ، تحکیم، تاریخ، سیر، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، اصول روایت، توقیت، ریاضیات، فقہی پہیلی، فضل العلم، توبہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، عبرت و موعظت، ترغیب و ترہیب، قذف، حدود و تعزیر، نسب، قسم، بروصلہ، آداب معاشرت، دفع مطاعن، الحیل، جوا، امور عامہ، اصول انتظام، تصحیح مسائل، اخلاق و تمدن۔

زیر نظر جلد میں تحقیقات جدیدہ اور معارف عالیہ پر مشتمل ۴ رسالے بھی شریک ہیں، ان میں سے ۳ رسالوں سے احادیث کا میں نے استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

اور ایک رسالہ میں کسی حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہے۔

۱- انصح الحکومۃ فی فصل الخصومۃ۔ (قضیہ ہائے شرکت و میراث کا خیر خواہانہ فیصلہ)

اس رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی نے شرکت و میراث کے ایک طویل الاذیال مسئلہ پر نہایت محققانہ بحث کی ہے۔ جو ان کی ذہانت و قوت استحضار کی واضح دلیل ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بے شک آپ اپنے عہد کے منفرد مرجع اہل افتاء و قضا ہیں۔ بجا طور پر آپ سب کے راہنما و محسن ہیں۔

اور یہ علمی و تحقیقی مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۶۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے مکررات کو چھوڑ کر ۹۴ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الثنا شریک تحقیق ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

بغیر ایجاب و قبول کی بیع منع ہے حدیث میں ہے

۱۔مالك و احمد و ابوداؤد و ابن ماجة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر ایجاب و قبول کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ یعنی بیعانہ کرنے سے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۵"۔ (ابوداؤد ۲/ ۹۳ باب فی العربان)

شی غیر موجود کی بیع جائز نہیں مگر بیع سلم جائز ہے حدیث میں ہے

۲۔انه علیه الصلوٰة و السلام نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو آدمی کے پاس نہیں ہے اور بیع سلم کی رخصت دی ہے۔ بیع سلم چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۳"

۳۔ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے نہی فرمائی ہے جو آدمی کے پاس موجود نہیں ہے اور بیع مع شرط سے بھی منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۵"

دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے

۴۔نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه۔

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۲۷"۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۲۔ باب ماجاءَ فی النھی عن البیع الخ)

کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا حدیث میں ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام.

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۵۵"

(کنز العمال، ۱/ ۲۴۳)

بائع کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت مشتری کو معاف کردے تو جائز ہے اس پر ایک حدیث پاک

۶۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال غدوت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا علی ناضح قد اعی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال مالبعیرك فقلت قداعی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قد امھا یسیر فقال لی کیف تری بعیرك فقلت بخیر قد اصابتہ بر کتك فقال افتبیعہ باوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظھرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ و ردہ علی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں صبح سویرے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا اور میں بار بردار اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ چلنے سے اس طرح عاجز آگیا کہ گویا چلے گا ہی نہیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جابر تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا میں نے عرض کی نہیں چل رہا ہے آپ اس کے پیچھے آئے اور اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے تیز چلنے کی دعا فرمائی پھر اونٹ کے آگے چلتے رہے اور فرمایا اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو میں نے عرض کی بہتر ہے آپ ہی کی برکت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کرو گے تو میں نے اسے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ شریف تک اس کی پشت پر جاؤں گا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لا چکے تو میں صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا تو حضور نے مجھے اس کی قیمت واپس دے دی اور اونٹ بھی مرحمت فرمادیا۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۶۳"۔ (مسلم ۲/ ۲۹۔ باب بیع البعیر و استثناء رکوبہ)

دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ہوتی

۷۔قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو چیزیں مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔
(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۷"

بیع سلم میں قرار داد سے زیادہ لینا سود ہے

۸۔حدیث میں ہے۔ لا تأخذ الا سلمك او راس مالك۔
نہ لو مگر بیع سلم کی شرط پر جو طے ہوا یا اصل مال۔ یعنی بغیر اختلاف جنس و قدر کے زیادتی حرام ہے اور اگر جید و ردی کی قید ہے تو بھی بیع ناجائز ہے۔ (مولف)

شریر شاعر کو حفظ آبرو کے لئے کچھ دینا جائز ہے مگر اس کے لئے اس کا لینا حرام ہے

۹۔روی الخطابی فی الغریب عن عکرمة مرسلا قال اتی شاعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا بلال اقطع لسانه عنی فاعطاه اربعین درهما۔
بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک شاعر آیا تو حضور نے فرمایا کہ اے بلال میری طرف سے اس کی زبان بند کر دو یعنی کچھ دے دو تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاعر کو چالیس درہم دیئے۔ شاعروں کا یہ وطیرہ تھا کہ اگر کسی کے دربار سے اس کو کچھ ملتا تو اس کی تعریف کرتے ورنہ ہجو لکھتے تو دستور کے مطابق لوگ شاعروں کو ان کی زباں بندی کی خاطر کچھ دیتے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی شاعر کی زباں بندی کے لئے حضرت بلال کو دینے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۳" (کنز العمال، ۳/۸۶۲)

کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا حلال نہیں

۱۰۔ جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه۔
کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اس کی جی کی خوشی سے۔ رواہ الدار قطنی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

۱۱۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم اللہ من مال المسلم علی المسلم۔
مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی چھڑی بے اس کی مرضی کے لے لے اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر سخت حرام کیا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۸"

ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا حدیث میں ہے

۱۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الولد للفراش و للعاھر الحجر۔

بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۔ (بخاری ۱/ ۲۷۶۔ باب تفسیر المشبہات الخ)

ظلم تاریکیاں لاتا ہے

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الظلم ظلمات یوم القیمۃ۔

ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو جائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۔ (بخاری ۱/ ۳۳۱۔ باب الظلم ظلمات یوم القیمۃ)

اللہ و رسول لاوارث کے بھی مولیٰ ہیں

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولیٰ لہ۔

جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کے ولی و والی و مولیٰ اللہ و رسول ہیں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵"۔ (ترمذی ۲/ ۳۰۔ باب ماجاء فی میراث الخال)

قرض کی زیادتی سود ہے

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل قرض جر منفعۃ فھو ربا۔

قرض پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ رواہ الحارث بن ابی اسامۃ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۳۸)

سود کھانا حرام و گناہ کبیرہ اور سود کی لعنتوں اور وعیدوں پر مشتمل چند احادیث کریمہ۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ اکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدہ۔

اللہ کی لعنت سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہ پر۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ بسند صحیح عن ابن مسعود و احمد و النسائی و ابدل شاھدہ بمانع الصدقۃ بسند صحیح عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۷۳۔ باب فی آکل الرباء و موکلہ)

۱۷۔ وھو عند مسلم عنہ بلفظ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ و قال ھم سواء۔

سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۷"۔ (مسلم ۲/ ۲۷۔ باب الربا)

۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکل درھما من ربوا فھو مثل ثلث و ثلثین زنیۃ و من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ۔

ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و صدرہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنز العمال، ۴/ ۶۰)

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عند اللہ من ثلثۃ و ثلثین زنیۃ یزنیھا فی الاسلام۔

بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود و ایضا عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۸۰"۔ (کنز العمال، ۴/ ۶۰)

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درھم ربا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد عند اللہ من ستۃ و ثلثین زنیۃ۔

سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ بسند صحیح و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن حنظلۃ غسیل الملئکۃ۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

۲۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عنداللہ فی الخطیئۃ من ست و ثلثین زنیۃ یزنیھا الرجل۔

ایک درھم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و البیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۸۱"۔ (کنز العمال، ۴/ ۶۰)

۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرھم ربا اشد جرما عند اللہ من سبعۃ و

بیشک سود کا ایک درھم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر جرم ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔(کنز العمال، ۴/ ۶۰)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا سبعون حوبا ایسرھا کالذی ینکح امہ. و فی روایۃ سبعون بابا ادناھا کالذی یقع علی امہ۔

سود ستر گناہ ہے جن میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

رواہ ابن ماجۃ و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و ابن جریر و رواہ البیہقی بسند لاباس بہ باللفظ الثانی کلھم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال، ۴/ ۶۰)(ابن ماجہ ۲/ ۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الربا ابواب الباب منہ عدل بسبعین حوبا ادناھا فجرۃ کاضطجاع الرجل مع امہ۔

بیشک ربا کے کئی دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔ رواہ ابن مندۃ و ابونعیم عن الاسود بن وھب بن عبدمناف بن زھرۃ الزھری القرشی خال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال، ۴/ ۱۰۹)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثۃ و سبعون حوبا اھونھا مثل اتیان الرجل امہ۔

سود اکہتر دروازے ہے یا فرمایا تہتر گناہ ہے جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔ رواہ عبدالرزاق عن رجل من الانصار رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(کنز العمال، ۴/ ۶۰)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا اثنان وسبعون بابا ادناھن مثل اتیان الرجل امہ۔

سود کے بہتر دروازے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۴/ ۵۸)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناھا کالذی یاتی امہ فی الاسلام۔

بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ۴/ ۵۸)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا ثلث و سبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ.

سود کے تہتر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرطھما و البیھقی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ۴/ ۵۸)

۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا نیف و سبعون بابا اھونھن بابا مثل من اتی امہ فی الاسلام و درھم من ربا اشد من خمسۃ و ثلثین زنیۃ۔

سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں ان سب میں ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرنا اور سود کا ایک درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(الترغیب و الترھیب، ۳/ ۸ الترھیب من الربا)

۳۰۔ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا سبعون بابا اھونھا مثل نکاح الرجل امہ۔

سود ستر دروازے ہیں ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہیں۔ رواہ ابن عساکر بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔(کنزالعمال، ۴/ ۱۰۸)

۳۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرھا کمن اتی امہ فی الاسلام و درھم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیۃ۔

سود بہتر گناہ ہے سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البغوی وغیرھما و صدرہ عن عبدالرزاق بلفظ بضعۃ و سبعون۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔(الترغیب و الترھیب ۳/ ۷ الترھیب من الربا)

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا ثلث و سبعون حوبا ادناھا حوبا کمن اتی امہ فی الاسلام و درھم من الربا کبضع و ثلثین زنیۃ۔

[illegible] اپنی ماں سے جماع کرنا اور سود کا ایک

درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ رواہ عبدالرزاق۔ (کنزالعمال، ۴/ ۱۱۰)

۳۳۔ کعب احبار فرماتے ہیں **لان ازنی ثلثا و ثلثین زنیة احب الی من آکل درهما ربا یعلم الله انی اکلته من ربا۔**

بیشک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔ رواہ الامام احمد عنه بسند جید۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

قرض ادا کرنے کا اگر سچا ارادہ ہو اور ادا نہ کر سکے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ درگزر فرما کر قرض خواہ کے مطالبہ سے نجات بخشے گا۔

۳۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اخذ اموال الناس یرید اداثها ادی الله عنه و من اخذها یرید اتلافها اتلفه الله۔**

جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دے اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے۔ اخرجه احمد و البخاری و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (بخاری ۱/ ۳۲۱۔ باب من اخذ اموال الناس الخ)

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من ادان دینا ینوی قضائه اداه الله عنه یوم القیمة۔**

جو کوئی دین لے کر اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف سے ادا فرما دے گا۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن میمون الکروی رضی الله تعالیٰ عنه باسناد صحیح۔ (کنزالعمال، ۶/ ۱۲۶)

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فانا ولیه۔**

میرا جو امتی کسی دین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اس کا ولی و کفیل کار ہوں۔ رواہ احمد باسناد جید ابویعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ (مسند احمد، ۷/ ۲۲۲)

۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من داین بدین و فی نفسه وفائه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غریمه بما شاء۔ الحدیث۔**

جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اس کے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے راضی کردے۔ رواہ الحاکم و بنحوہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۳"۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۲۸)

مسلمانوں سے دھوکہ وفریب جائز نہیں

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا من غشنا۔

جو مسلمانوں کے خلاف خیر خواہی معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۱/ ۷۰۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا الخ)

۳۹۔ حدیث میں ہے لیس منا من غش مسلما او ضرہ اوماکرہ۔

ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔ رواہ الامام الرافعی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۶"۔ (کنز العمال، ۴/ ۳۳)

اللہ تعالیٰ طیب ہے

۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ طیب لایقبل الا انطیب۔

بیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۰۶"

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا (مگر پہننا ثابت نہیں ہے) اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا زن و ارجح۔

تول اور زیادہ دے۔ (زیادہ دینا حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احسان ہے)

"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۱۱"۔ (ابن ماجہ ۱/ ۲۴۴۔ باب ماجأ فی الرجحان فی الوزن)

سود کی حرمت ووعید پر دو حدیثیں

۴۲۔ صحیح حدیث میں فرمایا الربا ثلثۃ وسبعون حوبا ایسرھن کان یقع الرجل علی امہ۔

سود کھانا تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے

زنا کرے۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۴۳۔ حدیث میں ہے من اکل درهم ربا وهو یعلم کان کمن زنی بامه ستا و ثلثین مرة۔

جو دانستہ ایک درم سود کھائے وہ اس کے مثل ہو جس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا۔
"فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۲۴"

اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۴۔ ابو داؤد فی سننه عن ابی تمیمة الهجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اختک هی فکره ذلک و نهی عنه۔

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے میری بہن تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیری بہن ہے؟ پھر حضور نے ایسا کہنے کو برا جانا اور اس سے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۷۸"

کسی قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ہے

۴۵۔ فی صحیح البخاری و صحیح مسلم عن جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضانی و زادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور پر میرا دین تھا تو حضور نے مجھے میرا دین ادا فرما دیا اور زیادہ کر کے عطا فرمایا۔ کسی قرض خواہ کو اس کا قرض بطور احسان و کرم اور مروت کے زیادہ دینا جائز ہے۔ (جب کہ اس کو زیادہ کی تمنا نہ ہو) (مولف) (بخاری ۱/ ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۶۔ روی الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجأ یتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم یجدوا الاسنا فوقها فقال اعطوه فقال اوفیتنی اوفاك الله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک شخص کا دو سالہ قرض تھا وہ شخص بارگاہ رسالت میں تقاضا کرنے کے لئے آیا تو حضور نے خدام سے

فرمایا کہ اسے ایک دو سالہ اونٹ دیدو، صحابۂ کرام نے دو سالہ اونٹ طلب کیا مگر تین سالہ کے سوا کوئی دوسرا دستیاب نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی کو دیدو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے وفا فرمایا تو اللہ عزوجل آپ سے وفا کرے یعنی آپ نے میرا قرض پورا کیا تو اللہ عزوجل آپ کا کام پورا کرے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کی ادائیگی خوب تر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (بخاری ۱/ ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۷۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لوزان زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک وزن کرنے والے سے فرمایا کہ تول اور جھکتا تول۔ سبحان اللہ کیا جود و احسان ہے شہ جود و عطا کا اور کیا خوب طریقہ تعلیم ہے معلم آداب حسنہ و خصائل حمیدہ کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مولف) رواه احمد و الاربعة و ابن حبان و الحاكم عن سويد بن قيس العبدى رضى الله تعالىٰ عنه قال الترمذى حسن صحيح و قال الحاكم صحيح و هذا الوزان فى مكة۔ حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے اور یہ وزن کرنے والا مکہ میں تھا۔ رواه الطبرانى فى الاوسط و ابويعلى فى المسند و ابن عساكر عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه و هذا الوزان فى المدينة۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وزن کرنے والا مدینہ میں تھا۔ ممکن ہے کہ وزن کرنے والا مکہ میں الگ ہو اور مدینہ میں الگ یا پھر یہ کہ دونوں جگہ ایسا واقعہ ہوا ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۴۔ باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن)

فقیر صدقہ میں ملی ہوئی چیز غنی کو ہدیۃً دے سکتا ہے اور غنی لے بھی سکتا ہے کہ نیت و حالت سے حکم بدل جاتا ہے

۴۸۔ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هى (هو) لها صدقة و لنا هدية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶"۔ (نسائی ۱/ ۳۶۷۔ اذا تحولت الصدقة)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے حدیث میں ہے

۴۹۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل امرئ مانوى۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے

لئے اس کی نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (بخاری ۱/ ۲۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جہاں تک ہو سکے اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ

۵۰۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاہ المسلم فلینفعہ. رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال، ۱۰/ ۳۳)

تعارف

کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم
(کرنسی نوٹ کے تفصیلی احکام)

۲۱/ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو مکہ مکرمہ میں نوٹ سے متعلق بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتا پیش ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نوٹ مال ہے یا دستاویز کی طرح کوئی سند ہے؟ اگر نوٹ مال ہے تو اس پر مال کے تمام احکام مثلاً زکوۃ، مہر، بیع وشراء اور قرض وغیرہ اور دیگر معاملات جو بذریعہ مال کئے جاتے ہیں وہ جاری ہوں گے یا نہیں؟

یہی سوالات امام احمد رضا بریلوی سے قبل مکہ معظمہ کے مفتی احناف شیخ جمال بن عبداللہ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے تو انہوں نے علمائے ربانی کی شان وعظمت کے مطابق جواب دیا تھا کہ علم، علما کی گردنوں میں امانت ہے"

یعنی یہ چونکہ جدید مسئلہ تھا اور اس کا جزیہ ان کی نگاہ میں نہ ہونے کے سبب سے اس کا جواب رقم نہیں کیا۔

لیکن جب امام احمد رضا بریلوی دوسری دفعہ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں حرمین شریفین کی حاضری اور حج بیت اللہ کے لئے گئے تو علماء حرمین میں سے امام حرم حضرت احمد میر داد اور ان کے استاذ مولانا حامد احمد محمد جد آوی نے نوٹ سے متعلق یہی سوالات امام احمد رضا کی بارگاہ میں حاضر کئے، جب یہ سوالات پیش ہوئے تو امام احمد رضا کی طبیعت علیل وناساز تھی اس کے باوجود ڈیڑھ دن کی قلیل مدت میں جزئیات فقہ کے حوالوں سے (حالانکہ اپنی کتابیں پاس نہیں رکھتے تھے۔ محض یادداشت پر) علم وتحقیق کے میدان میں جو خامہ آرائی کی ہے وہ ان کی فقہی جامعیت پر شاہد عدل ہے اور عربی فصاحت وبلاغت تو گویا منہ سے بول رہی ہے۔ انہوں نے جو جواب اس رسالہ میں حوالۂ قلم کیا ہے اس کی دھمک آج بھی عرب وعجم میں محسوس کی جارہی ہے، ان کے فرمان عالیشان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

نوٹ کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے اور کاغذ مال متقوم ہے لہٰذا نوٹ بھی مال متقوم ہوگا، پھر اس پر تح

القدیر کے حوالے سے یہ جزیہ پیش کیا کہ لو باع کاغذۃ بالف یجوزہ و لا یکرہ۔ اگر کوئی اپنے کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کو بیچے تو بلا کراہت جائز ہے، اور آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے، لہٰذا جب نوٹ مال ہے تو اس میں بھی جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

اور مال کی یہ تعریف کی ہے، کہ مال وہ چیز ہے جس کی شان یہ ہو کہ وقت حاجت اس سے نفع لینے کے لئے اٹھا رکھا جائے،

پھر مال کی چار قسمیں کی گئیں ہیں۔

اول، وہ کہ ہر حال میں ثمن ہی ہے جیسے سونا چاندی۔

دوم، وہ کہ ہر حال میں مبیع ہے جیسے کپڑے چوپائے وغیرہ۔

سوم، وہ جن کی ذات میں کوئی ایسا وصف ہے جس کے سبب کبھی ثمن کبھی مبیع ہوتے ہیں۔

چہارم، وہ کہ حقیقۃً کوئی متاع ہو اور اصطلاحاً ثمن جیسے پیسے۔

مال کی ان چاروں قسموں کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نوٹ کا تعلق قسم چہارم سے ہے کہ اصل میں یہ ایک متاع ہے اس لئے کہ ایک پرچہ کاغذ ہے اور اصطلاح میں ثمن ہے کہ اس کے ساتھ ثمن کا سا معاملہ کیا جاتا ہے اور یہ رقمیں (دس، بیس، سو وغیرہ) کہ اس پر مرقوم ہیں یہ اس کی ثمنیت کا ثمن اصلی سے اندازہ ہے۔

لہٰذا جب نوٹ کی حقیقت واضح و ثابت ہو گئی کہ یہ مال بھی ہے اور ثمن اصطلاحی بھی نہ کہ دستاویز و سند، تو اس پر وہ تمام احکام شرعیہ جاری ہوں گے جو مال پر ہوتے ہیں، مثلاً۔

☆ جب نوٹ مقدار نصاب ہو گا اور دیگر شرطیں بھی پائی جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

☆ اسے مہر میں بھی دیا جا سکے گا۔

☆ اگر کوئی نوٹ چوری کرلے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جب کہ اس کی تمام شرطیں موجود ہوں۔

☆ اگر کوئی کسی کا نوٹ تلف کر دے تو اس کے تاوان میں نوٹ ہی دینا آئے گا اور ضائع کرنے والے کو خاص روپیہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

☆ نوٹ کے بدلے روپیہ کی بیع جائز ہے۔

☆کوئی چیز خرید کر قیمت میں نوٹ دینا درست ہوگا اور بیع نافذ بھی ہو جائے گی۔

☆نوٹ قرض دینا بھی جائز ہوگا۔

غرضیکہ ثمن خلقی پر جو احکام جاری ہوتے ہیں وہی احکام اس ثمن اصطلاحی پر بھی نافذ و جاری ہوں گے اور امام احمد رضا نے اس جواب کو جن دلائل و براہین سے مرصع و مبرہن کیا ہے وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہے۔

اور علمائے حرمین طیبین نے جب اسے دیکھا تو رشک و انقباط سے ان کی آنکھیں کھل گئیں اور علمائے حرم نے اس بے مثال جواب باصواب کی تائید و تصویب بھی کی، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ شیخ ابوالخیر میرداد قاضی حنفیہ۔

۲۔ شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ۔

۳۔ حضرت عبداللہ صدیق۔

۴۔ الشیخ فاضل سید اسماعیل خلیل حنفی حافظ کتب الحرم قدس سرہم۔

فقہ کے جزئیات نادرہ پر مشتمل یہ گرانقدر رسالہ بزبان عربی حرم محترم میں تصنیف کیا گیا، پھر افادۂ عام کے لئے خود اپنی ملکی زبان اردو میں اس کا ترجمہ فرمایا اور کہیں کہیں حاشیہ آرائی بھی کی ہے۔

تحقیقات جدیدہ سے مملو یہ محققانہ رسالہ بڑے سائز کے ۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۰ احدیثیں شامل تحریر و بنائے دلیل ہیں۔

احادیث

کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم

بیع و شراء کے بارے میں چند حدیثیں

۵۱۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الکالئ بالکالئ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین سے دین کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۴۷"۔ کفل الفقیہ۔ (کنز العمال، ۴/ ۴۳)

۵۲۔ ھذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اذا اختلف ھذا الاصناف فبیعوا کیف شئتم۔

یہ ہیں ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فرمارہے ہیں جب جنس مختلف ہو تو جیسے چاہو بیچو۔ رواہ مسلم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۶۲"۔ کفل الفقیہ۔ (مسلم ۲/ ۲۵۔ باب الربا)

۵۳۔ قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو چیزیں مختلف قسم کی ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۶۶"۔ کفل الفقیہ۔

۵۴۔ قال علیہ الصلاۃ و السلام اذا تبایعتم بالعینۃ و اتبعتم اذ ناب البقر ذللتم و ظھر علیکم عدوکم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو اور بیلوں کی دم کے پیچھے چلو (یعنی کھیتی اور زراعت میں پڑو) تو ذلیل ہو جاؤ گے۔ (اس لئے کہ اس وقت جہاد چھوٹ جائے گا اور طبیعت نامردی کی عادی ہو جائے گی) اور تمہارا دشمن تم پر غالب آجائے گا۔ رواہ احمد و ابوداؤد و البزار و ابویعلی و البیھقی عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ابن حجر سندہ ضعیف و لہ عند احمد اسناد آخر امثل من ھذا اہ و فی سندہ

ابو عبدالرحمن الخراسانی اسحق بن اسید الانصاری قال ابن ابی حاتم لیس بالمشهور و قال ابو حاتم لایشتغل به و قال الذهبی جائز الحدیث ثم اعاده فی الکنی فعد الحدیث من مناکیره و قال فی التقریب فیه ضعیف۔ آه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۳"۔ کفل الفقیہ۔(ابوداؤد ۲/ ۴۹۰۔ باب فی النهی عن العینة)

غبن کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المغبون لامحمود و لاماجور۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غبن کھانے میں نہ ناموری نہ ثواب۔ رواہ اصحاب السنن عن الحسین بن علی و الطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی و الخطیب عن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ علی وجوههم الکرام۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۶"۔ کفل الفقیہ۔(کنز العمال، ۴/ ۱۰)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں

۵۶۔ البخاری فی الادب المفرد عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ان ترك شیأ منها فقد ترك واجبا علیه لاخیه یسلم علیه اذا لقیه و یجیبه اذادعاه و یشمته اذا عطس و یعوده اذا مرض و یحضره اذا مات و ینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ترک کرے تو اپنے بھائی کا ایک حق چھوڑے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا، ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، اور وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا وہ پکارے تو جواب دے، اور جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے، اور اس کی موت میں حاضر ہو، اور اگر اس سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۸۱"۔ کفل الفقیہ۔(کنز العمال، ۹/ ۱۶)

قرض پر زیادتی سود ہے

۵۷۔ قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل قرض جر

منفعة فهو ربا۔

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔رواہ الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه۔ (کنز العمال،۶/ ۱۳۸)

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۵۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراھا زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک پاجامہ خریدا۔(اور وہاں قیمت تول کر دی جاتی تھی) تولنے والے سے فرمایا کہ تول اور زیادہ دے۔ احساناً زیادہ دینا جائز ہے۔" فتاویٰ رضویہ،ج ۷،ص ۱۹۲"۔ کفل الفقیہ۔(ابن ماجہ ۱/ ۲۴۴۔باب ماجاً فی الرجحان فی الوزن)

ربا کی ممانعت و حرمت پر دو حدیثیں

۵۹۔ روی الشیخان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال جاً بلال رضی اللہ تعالیٰ عنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بتمر برنی فقال له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من این ھذا قال کان عند ناتمر ردی فبعت منه صاعین بصاع فقال اوّہ عین الربا عین الربا لاتفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر به۔

بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خرمائے برنی لائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تم نے کہاں سے لئے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ہمارے پاس خراب چھوہارے تھے ہم نے اس کے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اف خاص ربا ہے خاص ربا ہے ایسا نہ کر مگر جب ان کو خریدنا چاہو تو اپنے چھوہاروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اسی شئ کے بدلے ان کو خریدو۔(مسلم ۲/ ۲۶۔ باب الربا)

۶۰۔ و ایضاً لھما عنه و عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم استعمل رجلاً علی خیبر فجاْہ بتمر جنیب فقال اکل تمر خیبر ھکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من ھذا بالصاعین بالثلث فقال

لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا۔

نیز بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی للہ تعالیٰ عنھما دونوں سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ کر کے بھیجا وہ خدمت اقدس
میں خرمائے جنیب لے کر حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے سب
چھوہارے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو، دو
صاع تین صاع کو لیتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنے چھوہارے روپیوں
سے بیچ کر روپیوں سے یہ چھوہارے خرید لو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص: ۱۹۵" کفل الفقیہ۔ (موطا امام
محمد، ص ۳۵۴۔ باب الربوا فیما یکال او یوزن) (مسلم ۲/ ۲۶ باب الربا)

تعارف

کاسر السفیہ الواھم فی ابدال قرطاس الدراھم
(نوٹ کو مال نہ تسلیم کرنے والوں کے شبہات کا ازالہ)

اس رسالہ کی تصنیف کی حاجت کیوں پیش آئی اور اس کے وجود میں آنے کا پس منظر کیا ہے وہ خود امام احمد رضا بریلوی کے الفاظ مبارکہ میں یہ ہے آپ رسالہ کے آغاز میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"الحمد للہ رسالہ مبارکہ" کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم "(اس رسالہ میں نوٹ کے جملہ احکام و مسائل کی عظیم و جلیل تحقیق و تفصیل ہے) نے نوٹ کے متعلق جملہ مسائل ایسے بیان نفیس سے روشن کئے کہ اصلاً کسی مسئلہ میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہی یہ رسالہ مکہ معظمہ میں وہیں کے دو علمائے کرام کے استفتاء پر نہایت قلیل مدت میں تصنیف ہوا،

اس وقت تک رقم سے کم یا زیادہ کو نوٹ بیچنے کے بارے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا خلاف معلوم تھا، ان کا فتویٰ اگرچہ وہاں (مکہ معظمہ میں) موجود نہ تھا مگر اس کا مضمون ذہن میں تھا، بفضلہٖ تعالیٰ گیارہویں مسئلہ میں اس کا وافی و شافی رد گزرا کہ مصنف کو کافی، اور اوہام کا نافی ہے"

"اور یہ معلوم بھی نہ تھا کہ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی آنجہانی نوٹ کو تمسک ٹھہرا کر سرے سے مال سے خارج، اور کم و بیش در کنار برابر کو بھی اس کی خرید و فروخت ناجائز کر چکے ہیں، تاہم بالہام والقائے الٰہی شروع کتاب میں اس پر بقدر کفایت بحث ہوئی جس نے حق کے چہرے سے نقاب اٹھائی اور سفاہت سفہا کو گھر پہنچائی"

اس کے بعد اب حاجت نہ تھی کہ اس وہم یا اس سفاہت کی طرف مستقل توجہ ہو، لیکن نفع مسلمین و برادران دینی کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان دونوں تحریروں کو ذکر کروں اور ان کے فقرے فقرے کا جہاں جہاں اس کتاب میں رد مذکور ہوا ہے اس کا پتہ و نشان بتاؤں اور باقتضائے توجہ مستقل جو بعض مباحث، تازہ خیال میں آئیں اضافہ کروں۔

مذکورہ وجہ تالیف اور زیر نظر رسالہ کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فتوی کی بنیاد یہ ہے کہ نوٹ مال ہے اور ثمن اصطلاحی ہے اس لئے اس کا حکم

بھی وہی ہوگا جو فقہائے امت نے ثمن اصطلاحی کا قرار دیا ہے اور مانعین و مخالفین کے فتووں کی بنیاد یہ کہ نوٹ مثل تمسک ہے، مال ہے ہی نہیں کہ اس کی بیع و شراء کا سوال پیدا ہو، اس کے ذریعہ در اصل ان روپیوں کی بیع ہوتی ہے جو اس پر تحریر ہوتے ہیں اس لئے کمی زیادتی سود ہے،

لیکن امام احمد رضا نے اس رسالہ میں مانعین کا رد بلیغ کرتے ہوئے اصل دعویٰ پر دلائل کا انبار لگا دیا اور مخالفین کے مزعومات پر ۳۸ ایرادات قائم فرمائے ہیں جن سے ان کے استحضار قلم اور جولانی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔

اور اس رسالہ میں تردید کے لئے دو عنوان منتخب کئے گئے ہیں۔

ایک بلفظ "سفاہت" دوسرے بلفظ "وہم"

لفظ "سفاہت" سے تحریر گنگوہی کی طرف اشارہ ہے اور لفظ "وہم" سے فتوائے مولوی لکھنوی صاحب کی طرف، اس طرح سے گنگوہی کے فتویٰ کا ۱۸ طریقوں سے رد بلیغ کیا گیا ہے اور فتوائے مولوی لکھنوی صاحب پر ۲۰ وجوہات سے کلام کیا گیا ہے۔

یہ فاضلانہ و منصفانہ رسالہ ۳۱ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں اور اس رسالے کا دوسرا تاریخی نام "الذیل المنوط لرسالۃ النوط" (۱۳۲۹ھ) بھی ہے۔

احادیث

کاسر السفیہ الواھم فی ابدال قرطاس الدراھم
الذیل المنوط لرسالۃ النوط

ہدیہ میں زیادہ عوض دینا منع نہیں بلکہ سنت ہے حدیث میں ہے

۶۱۔ رواہ احمد والترمذی و النسائی بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منہا ست بکرات۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھے ایک اونٹنی نذر کی تو میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۰۱"۔ کاسر السفیہ۔(ترمذی ۲/۲۳۱۔ فضل ثقیف و بنی حنیفۃ)

فتویٰ دینے پر جرأت بیجا دخول نار کا سبب ہے

۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار

تم میں جو شخص فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت رکھتا ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۲۶"۔ کاسر السفیہ۔(کنز العمال، ۱۰/۱۰۶)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

ناحق ظلماً کسی کی زمین وغیرہ لینا حرام وممنوع ہے

۶۳۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من الارض شیأً بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔

جو کسی قدر زمین ناحق لے لے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسادیا جائے گا۔

(بخاری ۱/۳۳۲۔ باب الم من ظلم شیأً من الارض)

۶۴۔ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من طریق المسلمین شبرا جأ یوم القیٰمة یحمله من سبع ارضین

یعنی جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت بھر دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لے کر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ اخرجه الضیأ والطبرانی بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۳"۔ (کنز العمال، ۳/۲۸۶)

دو بیویوں کے درمیان عدل و مساوات کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کانت عنده امرأتان فلم یعدل بینهما جأ یوم القیٰمة و شقه ساقط

جس کے دو بیبیاں ہوں اور وہ انہیں برابر نہ رکھے قیامت کے دن اس حال پر آئے کہ اس کی ایک طرف کی کروٹ گری ہوئی ہو۔ رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۵"۔ (ترمذی ۱/۲۱۷۔ باب ماجأ فی التسویة بین الضرائر)

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید

٦٦۔فی البخاری عن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا علی الصدقۃ فلما قدم قال ھذا لکم و ھذا لی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایھدی لہ ام لا۔

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایک صاحب کو تحصیل زکوٰۃ پر مقرر فرما کر بھیجا تھا انہوں نے اموال زکوٰۃ حاضر کئے اور کچھ مال جدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں فرمایا اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تحفے ملتے ہیں۔یعنی یہ ہدایا اسی منصب کی بناء پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا۔"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۲"۔(بخاری ۲/۱۰۶۳۔باب ھدایا العمال)

اولاد کو حقوق پدری کا خیال نہ کرنا عذاب شدید کا باعث ہے

٦٧۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث و الرجلۃ من النساء۔

تین شخص ہیں کہ جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ستانے والا اور دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔ رواہ النسائی و البزار باسنادین نظیفین و الحاکم فی صحیحہ المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۹۳"۔(کنز العمال،۲۱/۲۰)

منکرین تقدیر کی عبادت مقبول نہیں ہوتی

٦٨۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثۃ لا یقبل اللہ عزوجل منھم صرفا و لاعدلا عاق و منان و مکذب بقدر

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے نہ فرض ماں باپ کو ایذا دینے والا اور صدقہ دے کر فقیر پر احسان رکھنے والا اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال،۲۱/۲۰)

والدین کا نافرمان ملعون ہے حدیث میں ہے

٦٩۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ۔

ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو

اپنے ماں باپ کو ستائے، رواہ الطبرانی و الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۳۰۔ الترھیب من عقوق الوالدین)

رضائے رب رضائے والدین میں پوشیدہ و مضمر ہے

۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رضا اللہ فی رضا الوالد و سخط اللہ فی سخط الوالد۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن عمر و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/ ۱۲ باب ماجآ من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی نافرمانی کا عذاب دنیا ہی میں ہو جاتا ہے

۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ تعالیٰ منھا ماشآ الی یوم القیمۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیات قبل الاموات۔

سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔ رواہ الحاکم و الاصبھانی و الطبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴"۔ (کنز العمال، ۲۲/ ۲۶)

ماں باپ سے مخاصمت بے حیائی بیباکی اور ناشکری ہے اور یہ کہ اولاد کے مال میں والدین کا حق ہوتا ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تعقن والدیک و ان امراک ان یخرج من اھلک و مالک۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے جورو بچوں مال متاع سب سے نکل جا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۶۲)

۷۳۔ دوسری روایت میں ہے اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل شیء ھو لک۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صالح کلاھما عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنزالعمال، ۲۱؍ ۶۲)۔

۷۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انت و مالك لابیك۔

تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا۔ یہ اس وقت ارشاد ہوا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے ماں باپ میرا سب مال لے لینا چاہتے ہیں، یعنی پھر میں اور میرے بال بچے کیا کھائیں گے فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے تجھے اس سے انکار نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن ماجة بسند صحیح عن جابر و الطبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (ابن ماجہ ۲؍ ۱۶۷۔ باب مالِلرجل من مال ولده)

حقوق والدین اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک

۷۵۔ حدیث میں ہے ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیه یرید ان یاخذ ماله

یارسول اللہ میرے ماں باپ میرا مال لے لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعه لی انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو عرض کی حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ، اتنے میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان تک نہ لایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی نہ سنے وہ سناؤ ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے۔ پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

غذوتك مولودا و منتك یافعا ۔۔۔ تعل بما احنی علیك و تنهل

اذا لیلة ضاقتك بالسقم لم ابت ۔۔۔ لسقمك الا ساهرا اتململ

تخاف الردی نفسی علیك و انها ۔۔۔ لتعلم ان الموت حتم موکل

کانی انا المطروق دونك بالذی ۔۔۔ طرقت به دونی فعینی تهمل

فلما بلغت السن و الغاية التی الیک مراما فیک کنت اوصل
جعلت جزائی غلظة و فظاظة کانک انت المنعم المتفضل
فلیتک اذا لم ترع حق ابوتی فعلت کما الجار و المجاور یفعل
واولیتنی حق الجوار و لم تکن علی بمال دون مالک تبخل

میں نے تجھے غذا پہنچائی جب سے تو پیدا ہوا اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا ہوا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے، میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہنچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت خوئی کیا گویا تیرا ہی مجھ پر فضل و احسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا لحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ میں کا حق تو مجھے دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا ہی تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابيك جا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر و البیهقی فی دلائل النبوة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حکم سعادت تو یہ ہے مگر بحمہ قضاً باپ بیٹے کی ملک جدا ہے۔ باپ اگر محتاج ہو تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴ ـ ۳۹۵"۔ (کنز العمال، ۲۲، ۵۷)

مقام تہمت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث

۷۶۔ حدیث میں ہے اتقوا مواضع التهم۔
تہمت کی جگہوں سے بچو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۲۳"

بیع معدوم و غیر موجود جائز نہیں حدیث میں ہے۔

۷۷۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاهاء و هاء
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشیاء ربوی کی بیع دست بدست اور

مثل بمثل ہی کی صورت میں جائز ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۴"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۰۔ باب بیع الشعیر بالشعیر)

چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العجماء جبار۔ رواہ مالك و احمد و الستة عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

یعنی بے زبان جانور کا کیا ہوا نقصان رائیگاں ہے (اس کا قصاص وضمان مالک سے بھی نہیں لیا جائے گا جب کہ اس میں مالک کی غلطی کا دخل نہ ہو) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۷۴" (بخاری ۱/ ۲۰۳۔ باب فی الرکاز الخمس)

مدعی کا حلف اگر سن لیا جائے تو ہر جھوٹا بازی لے جائے گا

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو يعطى الناس بدعواهم لادعى ناس دماء رجال و اموالهم و لكن اليمين على المدعى عليه۔ رواه الشيخان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

یعنی اگر محض دعویٰ سنا کر لوگوں کو بدلہ کا مال مل جایا کرتا تو بہت سے لوگ اس کا ضرور دعویٰ کیا کرتے (لیکن شریعت میں ایسا نہیں ہے) بلکہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۰۹"۔ (مسلم ۲/ ۷۴۔ کتاب الاقضیہ) (کنز العمال، ۶/ ۱۰۵)

اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے

۸۰۔ حدیث میں ہے لاضرر و لاضرار فی الاسلام

اسلام میں نہ ایذا ہے نہ ایذا رسانی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۴۳"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۱۷۔ ماجاء فی الکفارات)

اکرام شہود پر ایک حدیث

۸۱۔ خطیب و ابن عساکر اور مالک اپنے جزء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم الظلم

شاہدوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے حقوق ظاہر کرتا اور ظلم دور فرماتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۵۹"۔ (کنز العمال، ۷/ ۶)

شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعاعلیہ کا حلف طلب نہیں کر سکتا۔

۸۲۔ روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال للمدعی الک بینۃ قال لاقال لک یمینہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدعی سے فرمایا کیا تمہارے لئے کوئی گواہ ہے اس نے عرض کیا نہیں تو حضور نے فرمایا کہ تب تو تمہارے لئے اس کی قسم ضروری ہے (کیونکہ مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۔، ص ۳۹۱"

مومن کی شرافت پر ایک حدیث

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المومن غر کریم و الفاجر خب لئیم۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و الحاکم بسند جید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور فاجر دغاباز بخیل ورذیل۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۔، ص ۴۰۱"۔ (ترمذی ۲/۱۷۔ باب ماجاٗ فی البخل)

رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے اور دینا بھی حرام ہے مگر اپنے اوپر سے اگر ظلم وزیادتی دفع کرنے کے لئے دے تو حرج نہیں

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الراشی و المرتشی و الرائش الذی یمشی بینھما۔

اللہ کی لعنت رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے دلال پر۔ رواہ الامام احمد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ، ج۷، ص ۱۷۴"۔ (مسند احمد، ۶/۲۷۶)

مشورہ کرنا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مقدسہ ہے

۸۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما ان اللہ و رسولہ لغنیان عنھا و لکن جعلھا اللہ رحمۃ لامتی فمن استشار منہ لم یعدم رشدا و من ترکھا لم یعدم غیا۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی الشعب بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

بیشک اللہ اور اس کے رسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے تو میری امت میں سے جو مشورہ چاہے گا تو وہ ہدایت سے دور نہیں ہوگا اور جو اس کو ترک کردے گا تو وہ گمراہی سے دور نہیں ہوگا۔

حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے امت کے لئے

سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ (مولف)

۸۶۔امام حسن بصری فرماتے ہیں قد علم اللہ انہ مابہ الیھم من حاجة و لکن ارادان یستن بہ من بعدہ۔رواہ سعید بن منصورفی سننہ وابنا المنذر وابی حاتم و البیھقی۔

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشورہ کی حاجت نہیں ہے، لیکن (مشورہ لینے کے حکم میں) اس کی مشیت یہ تھی کہ آپ کے بعد والوں کے لئے مشورہ لینا مسنون ہو جائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۸۱"

تعارف

الهبة الاحمدية فی الولایة الشرعیة و العرفیة

(ولایت شرعیہ و عرفیہ کا فرق اور ان کی وضاحت)

۷ ؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۳ھ کو مع جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ ہندوستان میں عدالت دیوانی کا انگریز جج شرع محمدی کے بموجب قاضی ہے یا نہیں؟

اس سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس کا ماحصل یہ ہے کہ

حنفی مذہب کی رو سے ملک ہندوستان کی موجودہ حالت میں دیوانی عدالت کا جج غیر مسلم بمنزلہ شرعی قاضی کے ہے اور اس کے فیصلے اسی طرح شرعاً قابل نفاذ ہوں گے جس طرح ایک قاضی کے ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ فیصلے مذہب اسلام کے مطابق اور شریعت محمدی کے موافق ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے نصوص و جزئیات فقہ سے اس رسالے میں اس کا رد بلیغ کرتے ہوئے جو جواب رقم کیا ہے مختصراً اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

منصب قضاۃ کے لئے جو شرائط ہیں ان کے پیش نظر غیر مسلم جج قاضی شرع نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے نافذ کردہ احکام و فرامین واجب العمل ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر قاضی مسلم رشوت خوری کرے تو اس کا فرمان مسلمانوں پر قابل عمل ہونے میں علماء و ائمہ نے اختلاف کیا ہے چہ جائے کہ غیر مسلم کی تقلید و تحکیم مسلمانوں پر واجب و ضروری ہو۔

اور مذکورہ فتویٰ پر ۳۰ تنقیدات و ایرادات قائم کی ہیں،

اور امام احمد رضا نے مسئلہ ولایت و حاکمیت کی توضیح و تشریح کی خاطر سب سے پہلے اس رسالے میں سات مقدمات وضع کئے اور ولایت کی جامع و مانع تعریف کی ہے، پھر ولایت عرفیہ و شرعیہ کے مابین متعدد فرق بتائے ہیں اور واضح کیا ہے کہ آج کل کی ولایت و حاکمیت اور بادشاہی محض عرفی ہے..........ولایت مجردہ کی تعریف یہ ہے۔

دوسرے پر حکم نافذ کرنا۔ چاہے وہ تسلیم کرے یا انکار کرے،......اس کی دو قسمیں ہیں

ولایت عرفیہ، ولایت شرعیہ، اور دونوں ولایتوں میں حسب نتائج ولوازم اور مقاصد جو فرق ہیں ان کی بہت تعبیرات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ولایت عرفیہ غلبہ واستیلاء سے حاصل ہوتی ہے اور ولایت شرعیہ بعطائے شرع،

۲۔عرفیہ ملکی مسئلہ ہے اور شرعیہ مذہبی ودینی۔

۳۔عرفیہ مقصد سلاطین ہے اور شرعیہ مقصود خاص دین۔

۴۔عرفیہ عالم اسباب میں احکام تکوینیہ کا آلہ ہے، یعنی "کن لاتکن" "یہ امر واقع ہو یہ نہ ہو"

اور شرعیہ احکام تشریعیہ الٰہیہ کا مثلاً "کن مکن" "یہ کرو یہ نہ کرو"

۵۔عرفیہ تصرفات کے ثمرات حسیہ کی مثمر ہوتی ہے اور شرعیہ معانی دینیہ کی۔

۶۔عرفیہ سے شئ غیر موجود، موجود ہو جاتی ہے اور شرعیہ سے حکم شرعی غیر حاصل، حاصل۔

۷۔عرفیہ دنیا میں موثر ہے اور شرعیہ عقبیٰ میں معتبر۔

۸۔عرفیہ کی نافرمانی قوانین سلاطین کی خلاف ورزی ہے اور شرعیہ کی نا حفاظمی اللہ عزوجل کی معصیت۔

۹۔عرفیہ کا لحاظ عام ہے کہ بادشاہ کی ہر رعیت پر ہے مسلم ہو یا کافر اور شرعیہ کا لحاظ خاص، کہ اس سے صرف مسلمانوں کو کام ہے۔

۱۰۔عرفیہ کا عمل خاص ہے کہ ہر بادشاہ کی قلمرو تک محدود اور شرعیہ کا عمل دنیائے اسلام پر عام ہے شرق میں ہو یا غرب میں۔

۱۱۔عرفیہ فوج وسپاہ اور تیغ وصلاح کے سایہ میں ہے اور شرعیہ فقیر ومحتاج کو بھی بقدر عطا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظلی عطیہ۔

اوپر جو دونوں ولایتوں کے فرق بیان ہوئے ان کا ملاحظہ ہر عاقل پر دو امر واضح کردے گا۔

اول، یہ کہ ہر سلطنت کو اسلامی ہو یا غیر اسلامی اپنے ملک پر ولایت عرفیہ ہوتی ہے۔

دوم، یہ کہ یہی ولایت عرفیہ مطمح نظر سلاطین ہے اسی میں منازعت ان کے نزدیک بادشاہ کی مخالفت قرار پاتی ہے، وہ یہی ولایت چاہتے ہیں۔

اور ولایت شرعیہ کسی نامسلم سلطنت کو مقصود ہوتا تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتا ہے تو پھر کس

طرح اس کا مقرر کردہ غیر مسلم حاکم قاضی شرع کے مماثل ہو سکتا ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں ولایت کی تحقیق و تدقیق اور اس کے نظائر و امثال کی ایک دنیا آباد فرمادی ہے جس سے امام احمد رضا کی شان اجتہاد و قوت خداداد جھلکی پڑتی ہے۔

مسئلہ ولایت کی تشریح و توضیح میں یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۲۳ صفحات پر محیط و حاوی ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر ۵ حدیثیں زینت تحقیق و تمثیل ہیں۔

احادیث

الهبة الاحمدیة فی الولایة الشرعیة و العرفیة

توبہ ورجوع الی اللہ کے بارے میں چار حدیثیں

۸۷۔ ابوداؤدوترمذی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مااصرمن استغفر

جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔ (ابوداؤد، ۱/ ۲۱۲۔ باب فی الاستغفار)

۸۸۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قدیم لایبطل الحق شیء مراجعة الحق خیر من التمادی فی الباطل

بیشک حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔ یہ فرمان امیر المومنین نے اپنے قاضی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال فرمایا۔ رواہ الدار قطنی و البیھقی و ابن عساکر عن ابی العوام البصری

۸۹۔ حدیث۔ خیر الخطائین التوابون

خطاکار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم و صححه عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳۔ باب ذکر التوبة)

۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندھا توبة السر بالسر و العلانیة بالعلانیة۔

جب گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔ رواہ الامام احمد فی الزھد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۵۔ الھبة الاحمدیہ"۔ (کنز العمال، ۴/ ۱۲۰)

مسئلہ قضا سے متعلق ایک حدیث اور یہ کہ حق تلفی صاحب حق کے بغیر معاف نہیں ہوتی۔

۹۱۔ صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انکم تختصمون الی فلعل

بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو مما اسمع فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیترکها

ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔رواه الائمة مالك و احمد و الستة عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها۔" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۱۱۔ الهبة الاحمدیه"۔ (بخاری ۱/ ۳۳۲۔باب قول الله وهو الدالخصام)(ابوداؤد ۲/ ۵۰۴۔ باب قضأ القاضی اذا اخطأ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

دل کا فیصلہ بھی کبھی کارگر ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون. رواہ البخاری و احمد فی التاریخ عن وابصة بن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اپنے دل کا بھی فیصلہ دیکھو اگرچہ مفتی فتویٰ صادر کر چکے ہوں۔ یعنی اگر کسی بات میں تردد ہو تو اگر کسی پہلو پر دل مطمئن ہو تو اچھا ہے ورنہ اگر دل میں خلش ہے تو سمجھو کہ گناہ و معصیت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۸۱"۔ (مسند احمد ۵/۲۶۸)

اپنے بھائی کو بقدر استطاعت نفع پہنچانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۹۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۵۵۱"۔ (مسند احمد ۳/۲۵۶)

حسن سلوک کے ساتھ عورتوں پر نرمی کرنے کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اللہ فی النساء فانھن عوان بین ایدیکم۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کہ وہ تمہارے ہاتھ میں قید ہیں (یعنی زیادہ شدت و سخت گیری سے عورتوں کے ساتھ پیش آنا نہیں چاہئے بلکہ رفقت و نرمی سے پیش آنا چاہئے (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۵۵۷"

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

فقہی تحقیقات و مسائل کا عظیم و جلیل شاہکار "فتاوی رضویہ جلد ہشتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ژرف نگاہی اور خداداد تحقیقی و فقہی صلاحیت کا آئینہ دار ہے۔

اس جلد میں ان عناوین و مباحث پر نہایت جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

کتاب الوکالۃ، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربۃ، کتاب الامانات، کتاب العاریۃ، کتاب الھبۃ، کتاب الاجارۃ، کتاب الاکراہ، کتاب الحجر، کتاب الغصب، کتاب الشفعۃ، کتاب القسمۃ، کتاب المزارعۃ، کتاب الذبائح، کتاب الصید، کتاب الاضحیۃ، باب العقیقۃ،

مذکورہ مباحث جلیلہ و مضامین عالیہ کے علاوہ اس جلد میں دیگر ہزارہا مسائل بیان ہوئے ہیں ان میں سے خاص طور پر ان ۴۴ عنوانات پر ضمناً روشنی ڈالی گئی ہے۔

بیوع، ربوا، شرکت، غصب، وقف، قرض، فرائض، وصایا، ولایت، دعویٰ، قضا، حدود و تعزیر، روزہ، حج، نکاح، نفقہ، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، سیر، تاریخ، منطق، لغت، زبان و بیان، توقیت، ہیئت، طب، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، تنقید، جرح و تعدیل، ردبد مذہباں، مناظرہ، تقابل ادیان، اسرار شریعت، قانون فطرۃ، حظر و اباحت، ترغیب و ترہیب، علم الحیوانات، تصوف اور اخلاق۔

ان موضوعات کثیرہ پر مشتمل اس جلد میں ۷۶۳ سوالوں کے تحقیقی و علمی جوابات ہیں، اور اس جلد میں ۷ محققانہ گرانقدر رسائل شامل ہیں۔ ان میں سے ۵ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

ذیل کے دو رسالے زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب دستیاب نہ ہو سکے لہٰذا شریک اشاعت نہیں ہوئے یہ ظلم امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات و تالیفات کے ساتھ ہوا ہے۔

۱۔ افقہ المجاوبۃ عن الحلف الطالب علی طلب المواثبۃ۔

(مسئلہ شفعہ میں مدعی اور مدعی علیہ کے حالات اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین اختلافات کی تطبیق و توفیق)

۲-المنح الملحیة فیما نهی عن اجزاء الذبیحة۔

(حیوان ماکول اللحم کے کن کن اجزاء کھانے کی ممانعت ہے ان کا بیان)

اور جن دو رسالوں سے احادیث کا استخراج نہیں کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱-فتح الملیك فی حکم التملیك (تملیک و ہبہ کی تعریف و تفریق کا بیان)

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے لفظ تملیک و ہبہ پر بحث کی ہے کہ

اصل وضع میں تملیک ہبہ سے عام ہے کہ وہ تملیک عین بالعوض کا نام ہے، اور ہبہ خاص، کہ تملیک عین بلا عوض کا نام ہے۔ اس لئے لفظ تملیک، بیع و ہبہ و وصیت وغیرہا سب جگہ بولا جاتا ہے، مگر خاص انشائے عقد و ایجاب و قبول کے وقت اس سے عرفاً ہبہ ہی متبادر و متفاہم ہوتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین جو اختلاف ہے امام احمد رضا نے نہایت حسین و جمیل انداز سے ان کے درمیان تطبیق و توفیق دی ہے اور اختلاف کو رفع و دفع فرمایا ہے۔

۲-اجود القری لطالب الصحة فی اجارة القری (دیہات کی توفیر و اجارہ (ٹھیکہ) کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالہ میں یہ واضح کیا ہے کہ دیہات کے زمیندار جو اپنی زمینداری کی آمدنی ٹھیکہ پر دیتے ہیں کہ یہ علاقہ اتنے کا اور یہ اتنے کا، تو یہ ٹھیکہ شرعاً باطل و ناجائز ہے۔

پھر اصولی دلیل کے بعد خاص مسئلہ کا جزیہ بھی کتب فقہ کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔

اور اس ناجائز اجارہ پر جو عملدر آمد ہو اس کے تدارک کی کیا سبیل ہے؟ اور آئندہ اس معاملہ میں کیا ترمیم ضروری ہے تاکہ یہ حدود شرع میں ہو اور متعاقدین کا مقصد بھی حاصل ہو، یہ ساری تفصیل اس مختصر سے رسالہ میں موجود ہے۔

تحقیقات رائقہ پر مشتمل یہ مجموعۂ فتاویٰ جہازی سائز کے ۵۴۸ صفحات پر مبسوط و محیط ہے، اور مع جملہ رسائل و مسائل کے اس جلد میں مکررات کو چھوڑ کر ۸۹ حدیثیں زینت مباحث و مضامین ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناپسند ہے

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالعائد یعود فی قیئه رویاه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

ہمارے لئے بری مثل نہیں، اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھا لیتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/۳۵۷، باب لایحل لاحد ان یرجع فی هبته و صدقته)

۲۔ سنن اربعہ میں ہے حضور اقدس سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الرجل یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئه۔ رووه عن ابن عمر و ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم و صححه الترمذی۔
عطیہ دے کر واپس لینے والے آدمی کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو آسودہ ہو کر کھانے کے بعد قے کر دیتا ہے پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۵" (ترمذی ۲/۳۴ باب ماجاء فی کراھیة الرجوع فی الهبة)

نذر اور ہدیہ کے جواز پر ایک حدیث

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاءك من هذا المال شیء و انت غیر مشرف ولاسائل فخذه فتموله فان شئت کله و ان شئت تصدق به و مالا فلا تتبعه نفسك۔ رواه الشیخان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔
(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی چیز عطا کی تو حضرت عمر نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ حضور کسی اور بھائی حاجت مند کو مرحمت فرمادیں اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس مال میں سے جب تمہارے پاس کچھ آئے

جب نہ تم منتظر اور سائل نہ ہو تو اسے لے کر اس کے مالک بن جاؤ پھر اگر کھانا چاہو کھالو اور صدقہ کرنا چاہو صدقہ کردو اور جب ایسا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے تابع مت بنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۹"۔ (بخاری ۱/۱۹۹، باب من اعطاه الله شیأ من غیر مسألة الخ) (مسلم ۱/۳۳۴، باب جواز الاخذ بغیر سوال)

خیانت پر گواہ ہونا منع ہے

۴۔ بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتی ہیں کہ حضور اس پر گواہ ہو جائیں، ارشاد فرمایا اکل بنیك نحلت مثل هذا۔

کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی ہبہ کیا ہے عرض کی نہ فرمایا لاتشهدنی علی جور، مجھے جور پر گواہ نہ کر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۴"۔ (مسلم ۲/۳۷، باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجتے تو ان سے آسانیاں کرنے کو فرماتے

۵۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یسروا ولا تعسروا و بشروا ولاتنفروا۔

آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو اور خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ اخرجه احمد و الشیخان و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۸"۔ (مسلم ۲/۸۲، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث الخ)

مزدور کو اس کا حساب ٹھیک دینے اور غدر نہ کرنے وغیرہ کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ثلثة انا خصمهم یوم القیمة و من کنت خصمه خصمته، رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا و اکل ثمنه و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منه و لم یوفه اجره۔

قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر

غالب آؤں گا ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی، رواہ الائمۃ احمد و البخاری و ابن ماجۃ و ابویعلیٰ وغیرھم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۴۳"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۷، باب اثم من باع حرا)

شراب اور اس کی تجارت حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لعن اللہ الخمر و شاربھا و ساقیھا و مبتاعھا و بائعھا و عاصرھا و معتصرھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ** ۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و زاد الترمذی و آکل ثمنھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور جو اسے پیے جو پلائے جو مول لے جو بیچے جو نچوڑے، جو نچڑوائے جو اٹھا کر لائے جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے جو اس کے دام کھائے ان سب پر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۷۶" (ابن ماجہ ۲/ ۲۵۰، باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجہ)

تعارف

کتاب المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر
(منی آرڈر اور اس کی فیس کے تفصیلی احکام)

۲۰ رمضان ۱۳۱۱ھ میں سوال پیش ہوا کہ منی آرڈر کے لئے جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ ربوا ہے یا کیا؟

امام احمد رضا نے کتب فقہ اور جزئیات شرعیہ کے حوالوں سے اس رسالہ میں جو جواب تحریر کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ روپئے بھیجنے کے عوض ڈاک خانہ میں جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ سود و ربوا نہیں ہے کیونکہ وہ ایک طرح کا اجارہ ہے اور ڈاکخانہ ایک اجیر مشترک کی دکان ہے جو بغرض تحصیل اجرت کھولی گئی ہے، یہ فیس روپیہ کے وہاں لے جانے اور رسید واپس لانے کی اجرت ہے، جس طرح ٹکٹ، لفافہ یا کارڈ وغیرہ قیمۃً لئے جاتے ہیں کہ یہ اس کے لانے لے جانے کی اجرت بھی ہے اور قیمت بھی اور یہی عقد اجارہ ہے۔

پھر اس رسالے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ڈاک خانے کی ذمہ داری دو قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ وہ جن میں آفس ذمہ دار و ضمین قرار پاتا ہے جیسے پارسل رجسٹری بیمہ و منی آرڈر۔

۲۔ وہ جس میں آفس ذمہ دار و ضامن نہیں ہوتا ہے جیسے خطوط و پاکٹ بیرنگ و باٹکٹ لفافے وغیرہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ادائے ضمان بر بنائے قرض نہیں بلکہ ضوابط کی اس تقسیم پر مبنی ہے، حالانکہ وہاں قرض کا اصلا احتمال نہیں۔

اور اس رسالہ میں امام احمد رضا نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے جس میں گنگوہی نے منی آرڈر کی فیس کو سود و ربا قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ عقد اجارہ نہیں بلکہ قرض ہے اسلئے اس پر زیادہ لینا سود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے گنگوہی کے اس فتویٰ کی تردید کرتے ہوئے جزئیات فقہ سے یہی ثابت کیا ہے کہ

اصلاً یہ معاملہ اجارہ ہی ہے اور ڈاک خانہ کی فیس وغیرہ اجارہ ہی کے لئے ہے اس لئے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، البتہ اس میں تاوان کی شرط ہوتی ہے اس لئے قرض ہونے کا بھی ایک پہلو مترشح ہے لیکن اس سے اسکے عقد اجارہ ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

اور اگر کوئی منی آرڈر کرتے وقت یہ شرط لگائے کہ یہی روپیہ پہنچانا ہوگا پھر بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا کہ منی آرڈر کے سلسلے میں یہ مشہور و معروف ہے کہ اصل نہیں بلکہ بدل پہنچایا جاتا ہے اور تمام ممالک کا یہی عرف بھی ہے لہذا ایسی شرط لگانے کے بعد بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں عرف کی حیثیت عرفی پر ایک جامع بحث فرمائی ہے، پھر عرف کی چار قسمیں اور ان کے تفصیلی احکام اور دلائل ارقام کئے ہیں۔

افسوس کہ یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل دستیاب ہوا ہے اس کے باوجود بڑے سائز کے ۱۹ صفحات پر مبسوط ہے اور مسئلہ منی آرڈر پر اس محققانہ رسالے میں ۸ حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

احادیث

کتاب المنیٰ و الدرر لمن عمد منی آرڈر

قرض پر زیادتی سود ہے

۸۔حدیث میں ہے کل قرض جر منفعة فهو ربا۔ (رواہ الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم)

قرض پر جو منافع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۳"۔ کتاب المنیٰ۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۳۸)

مشروط بیع منع ہے

۹۔حدیث : نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من بیع الشرط. رواه ابو حنیفة قال حدثنی عمر و بن شعیب عن جده عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و من طریق الامام، رواه الطبرانی فی معجمه الاوسط و الحاکم فی علوم الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع شرط سے منع فرمایا ہے (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۴"۔ کتاب المنی۔

پوری امت مرحومہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی

۱۰۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (مولف) (کنز العمال، ۱/ ۱۳۷)

اللہ کا دست قدرت سواد اعظم کے ساتھ ہے

۱۱۔قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ید اللہ علی الجماعة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۳۹ باب فی لزوم الجماعة)

۱۲۔قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علیکم بالجماعة و العامة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم جماعت اور عامیوں کو لازم پکڑو۔
(مولف)(مشکوٰۃ ۱/۳۱، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

۱۳۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم۔
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بڑی جماعت کا اتباع کرو۔(مولف)
"فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"۔(مشکوٰۃ ۱/۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثانی)

تعلیم قرآن پر اجرت صدر اول میں ممنوع تھی مگر اب حادث وضرورت کے سبب جواز پر فتوی ہے

۱۴۔حدیث اقدس میں ہے تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان یطوقك اللہ طوقا من نار فاقبلها۔
اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے گلے میں آگ کا طوق ڈالے تو اسے لے لے، رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و فی الباب عن عبدالرحمن بن شبل و ابی ہریرۃ و عبدالرحمن بن عوف و ابی کعب و ابن بریدۃ و ابی الدرداء وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔"فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"

شروع زمانہ میں بیع مخابرہ ممنوع تھی مگر بعد میں تعامل ناس کے سبب جواز پر فتوی دیا گیا۔
۱۵۔حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا من لم یذر المخابرۃ فلیؤذن بحرب من اللہ و رسولہ۔
جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔ رواہ ابوداؤد و الطحاوی و فی الباب عن رافع بن خدیج و ثابت بن الضحاك و زید بن ثابت و انس بن مالك و ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔"فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۲۱۳، کتاب المنی"۔(ابوداؤد ۲/ ۴۸۳ باب فی المخابرۃ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

باپ اگر محتاج ہے تو بیٹے کا مال لے سکتا ہے ورنہ بغیر رضائے پسر نہیں لے سکتا حدیث میں ہے

۱۶۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان (من) اطيب ما اكل الرجل من كسبه و ان ولده من كسبه. قال فى الفتح اخرجه اصحاب السنن الاربعة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها صح قلت و الدارمى و البخارى فى التاريخ قال حسنه الترمذى قلت و صححه ابو حاتم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کا زیادہ طیب کھانا اس کی خود کی کمائی سے ہے اور اس کی اولاد اس کی کمائی سے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۰" (ابوداؤد ۲/ ۴۹۷ باب الرجل یا کل من مال ولده)

خلق خدا پر ظلم و زیادتی حرام ہے

۱۷۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں شر الناس منزلة يوم القيمة من يخاف لسانه او يخاف شره.

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جس کی زبان سے اور شر سے دوسرے لوگ خائف رہتے ہوں۔ (مولف) اخرجه ابن ابى الدنيا فى كتاب ذم الغيبة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔

۱۸۔ وخود فرمودہ سید الانام علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام لايبغى على الناس الا ولد بغى و الا من فيه عرق منه۔

لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے والا ولد الزنا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواه الطبرانى فى الكبير عن ابى موسىٰ الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه۔ (کنز العمال، ۱۱/ ۱۳)

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۹۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يحل لمسلم ان ياخذ عصا

اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلک لشدة ماحرم الله من مال المسلم علی المسلم۔

رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی چھڑی اس کے دل کی خوشی کے بغیر لے، ایسا اس لئے فرمایا کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے سختی سے حرام فرمایا ہے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۵" (مسند احمد ۵۹۱/۶)

اجیر پر ضمان واجب نہیں حدیث میں ہے

۲۰۔ (ابو حنیفه) عن بشیر الکوفی عن محمد بن علی عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لاضمان علی قصار و لا صباغ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں ہے۔ یعنی اگر ان لوگوں سے کپڑا ضائع ہو جائے تو تاوان نہیں ہے۔(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۱۲۹"

حق شفعہ پر ایک حدیث

۲۱۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة. اخرجه الامام البخاری وغیره عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما.

جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے پڑ جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔(مولف) (شفیع کے لئے حق شفعہ بعد بیع ثابت ہوتا ہے شئی کی جب تک بیع نہ ہو شفیع مزاحمت نہیں کر سکتا۔ پڑوس میں رہنے والے دو شخص آپس میں ایک دوسرے کے شفیع کہلاتے ہیں۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۶۰" (بخاری ۱/ ۳۰۰ باب الشفعة فیما لم یقسم الخ)

شرعاً حلف منکر پر ہے نہ کہ مدعی پر

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر.

مدعی کے لئے گواہ اور منکر پر قسم ہے۔(رواه الدار قطنی و البیهقی و ابن عساکر عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال النووی سند البیهقی حسن صحیح) "فتاوی

رضویہ ج ۸، ص ۱۷۲" (کنز العمال، ۶/ ۱۰۵)

اپنے آپ کو ذلت ورسوائی کے لئے پیش کرنا منع ہے

۲۳۔ جأ الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی المومن ان یذل نفسه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو اپنی ذلت کے کام سے بچنا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۰۲"

قربانی کرنے کا طریقہ اور یہ کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا بہتر ہے حدیث میں ہے۔

۲۴۔ احمد ودارمی وابوداؤد وابن ماجہ از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی قال ذبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات و الارض . الحدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کیے ہوئے ذبح فرمایا جب ان کا منہ قبلہ کو کیا تو یہ پڑھا انی وجهت وجهی الخ۔ (ابو داؤد ۲/ ۳۸۶، باب ما یستحب من الضحایا)

۲۵۔ بخاری ومسلم ودارمی وابن ماجہ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آور ند قال ضحی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکبشین املحین فرأیته واضعا قدمه علی صفاتحهما یسمی و یکبر فذبحهما بیده۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۳۱۷"۔ (بخاری ۲/ ۸۳۵، باب وضع القدم علی صفح الذبیحة) (مسلم ۲/ ۱۵۵، باب استحباب استحسان الضحیة الخ)

کسی کی زمین ناحق ظلماً لینا حرام وگناہ کبیرہ ہے اس پر چار حدیثیں

۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یاخذ احد شبرا من الارض بغیر حقه الا طوقه الله الی سبع ارضین الی یوم القیٰمة۔

جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا اللہ تعالیٰ وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈال دے گا۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة و الشیخان

عن ام المومنین و عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(مسلم ۲/ ۳۳، باب تحریم الظلم و غصب الارض وغیرھا)

۲۷۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیأ بغیر حقہ خسف بہ یوم القیٰمۃ الی سبع ارضین۔

جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبالے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسادیا جائے گا۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(بخاری ۱/ ۳۳۲، باب اثم من ظلم شیأ من الارض)

۲۸۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما رجل ظلم شبرا من الارض کلفہ اللہ عزوجل ان یحفرہ حتی یبلغ آخر سبع ارضین، ثم یطوقہ یوم القیٰمۃ حتی یقضی بین الناس۔

جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کر اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہوکر فیصلہ فرمادیا جائے۔ رواہ احمد و الطبرانی و ابن حبان فی صحیحہ بسند جید عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ، ج۸، ص۲۳۹"(مسند احمد ۵/ ۱۸۴)

۲۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ شیأ من الارض بغیر حلہ طوقہ اللہ من سبع ارضین لایقبل اللہ منہ صرف و لاعدل۔

جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رواہ احمد و الطبرانی عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ، ج۸، ص۲۴۰"(مسند احمد ۱/ ۳۱۰)

ذبح شرعی کیا ہے؟حدیث میں ہے

۳۰۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذکاۃ مابین اللبۃ و اللحیین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح شرعی لبہ اور جبڑے کے مابین ہے۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج۸، ص۳۳۰"

حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں

۳۱۔اخرج الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو بن عدی و

البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعا المرارۃ و المثانۃ و الحیا و الذکر و الانثیین و الغدۃ و الدم و کان احب الشاۃ الیہ مقدمھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کی سات چیزوں کو ناپسند یعنی حرام رکھتے تھے، مرارہ یعنی پتہ، مثانہ یعنی پھکنا، حیا یعنی فرج، ذکر، انثیین، یعنی خصیے، غدود اور دم یعنی خون مسفوح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کا دستہ پسند فرماتے تھے (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۴"

جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کرلیا جائے وہ مردہ ہے اور اس کا کھانا حرام ہے

۳۲۔ روی الحافظ ابوعیسیٰ محمد الترمذی عن ابی واقدی اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ وھم یحبون اسنمۃ الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یقطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور زندہ دنبہ کی چکتی محبوب رکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔ یعنی جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کرلیا جائے مردہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۷" (ترمذی ۱/ ۳ ۷ ۲، باب ماجاً ماقطع من الحی فھو میت)

تعارف

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیأ

(اولیأ اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کے ذبح شرعی کے حکم میں)

۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ کو سوال ہوا کہ اولیاء اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے یا نہیں ؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ۔

ذبیحہ کی حلت و حرمت میں ذبح کرنے والے کی نیت کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا، مثلاً مسلمان کا جانور کوئی مجوسی ذبح کرے تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک مسلم تھا، اور مجوسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال، اگرچہ مالک مشرک تھا، اسی طرح زید کا جانور عمرو ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے تو حرام ہو جائے گا اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے، اور ذبح کرنے والا تکبیر سے ذبح کرے تو حلال ہو جائے گا اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے۔

ذابح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت و تعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک کی نیت خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کی تھی۔

یوہیں ذابح نے خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کیا تو حلال ہے اگرچہ مالک کی نیت کسی غیر کے واسطے تھی، پھر یہ کہ ذبح کرنے والے مسلمان کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل و بعد کا اعتبار نہیں، مثلاً ذبح سے ایک آن پہلے تک خاص اللہ عزوجل کے لئے نیت تھی، ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لئے نیت کی اور جانور نے اسی حالت میں جان دی تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا وہ پہلی نیت کچھ نفع نہ دے گی۔

یوہیں اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لئے ارادہ تھا، ذبح کے وقت اس سے تائب ہو کر مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے لئے اراقت دم کی تو ذبیحہ حلال ہو گیا، یہاں وہ پہلی نیت کچھ نقصان نہ دے گی۔

مذکورہ تمام صور و احکام میں ذبح کرنے والے کی حالت و نیت کا اعتبار کرنا اور ماننا اور اولیاء اللہ کے نام پر کئے ہوئے جانوروں میں ان نیات و اعتبارات کا انکار کر جانا محض تحکم باطل ہے جس

پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں،

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں نیت واعتبار کی تحقیق و تمثیل کا ایک طویل سلسلہ قائم فرمایا ہے، اور اصل مسئلہ کو دلائل کثیرہ اور وجوہات متعددہ سے واضح کیا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ۔

"مسلمان کی نیت صالحہ کا اعتبار نہ کر کے اس پر بدگمانی کرنا بحکم قرآن وحدیث ناجائز وحرام ہے"

اور اس رسالے کے اخیر میں تنبیہا تحریر کرتے ہیں کہ

"یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زمان ان میں سخت خطا کرتے ہیں"

سات صفحہ کے اس مختصر سے رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر ۳ حدیثیں مرقوم ہیں۔

احادیث

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیاء

بہترین روزہ اور بہترین نماز

۳۳۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الصیام الی اللہ تعالٰی صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی اللہ عزوجل صلوٰۃ داؤد۔

بیشک سب روزوں میں پیارے اللہ تعالٰی کو داؤد کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری داؤد کی نماز ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الا الترمذی فعندہ فضل الصیام وحدہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۳۴۳" سبل الاصفیاء۔

(بخاری ۱/ ۴۸۶، باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد الخ)

کسی پر بلاوجہ گمان کرنا حرام ہے

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث

گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمۃ مالک و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (بخاری ۲/ ۸۹۶، باب قولہ یاایہا الذین آمنوا اجتنبوا الخ)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جہنیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اس پر ایک حدیث

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا

تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما نے جہنیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لا الہ الا اللہ کہہ دیا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (مولف)

رواہ مسلم عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۴۴" سبل

(مسلم ... [illegible] ... قتل الکافر بعد قولہ لا الہ الا اللہ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۶۔ حدیث میں ہے نہی علیہ افضل الصلاۃ و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز خیبر پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ ورنہ شروع اسلام میں گدھے کا گوشت حلال تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۵"
(بخاری ۲/ ۸۲۹، باب لحوم الحمر الانسیۃ)

پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ اور دانتوں سے شکار کرنے والا درندہ حرام ہے حدیث میں ہے

۳۷۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر درندے کیلے والے اور ہر پرند پنجہ والے کے کھانے سے منع فرمایا۔ (اس میں راز یہ ہے کہ ان چیزوں کی خصلت شر غالب ہے، تو اندیشہ ہے کہ ان کا گوشت کھانے سے کچھ خصلت ان کی سی آدمی میں پیدا ہو جائے لہذا انسان کی عزت کے لئے ان کا کھانا حرام ہوا۔ جیسے کہ اس کی عزت ہی کے لئے حلال جانور حلال کئے گئے۔ منہ۔) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۶" (بخاری ۲/ ۸۳۰، باب اکل کل ذی ناب من السباع) (ابوداؤد ۲/ ۵۳۳، باب ما جاء فی اکل السباع)

جریث حلال ہے کہ یہ ایک کثیر الوجود مچھلی ہے اور سواحل پر ارزانی سے بکنے والی ہے

۳۸۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مبسوط میں روایت فرماتے ہیں عن عمرو بن شوذب عن عمرۃ بنت ابی طیبخ قالت خرجت مع ولیدۃ لنا فاشترینا جریثۃ

بقفیز حنطة فوضعناها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ماطیبه و ارخصه واوسعه للعیال۔

یعنی عمرۃ بنت ابی طلیح نے کہا میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہ سمائی ایک طرف سے سر نکلا رہا ایک طرف سے دم اتنے میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا گزر ہوا فرمایا کتنے کو لی میں نے قیمت عرض کی فرمایا کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۷۳"

تعارف

هادی الاضحیة بالشأ الهندیة

(دنبہ اور بھیڑ کی قربانی کا تفصیلی بیان)

رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ بھیڑ اور بھیڑے (نر و مادہ) کے بارے میں کیا حکم ہے اور ان کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

بلا شبہ بھیڑ، بکریوں اور انعام میں شمار ہوتی ہے اور اس کی قربانی جائز ہونے میں مسلمانوں کا اجماع و توارث ہے۔

ائمہ و علماء نے اس میں کبھی کوئی اختلاف نہ کیا،

اور سوال کے ہمراہ جو جواب منسلک تھا اس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بھیڑ کا شمار قربانی کے جانوروں میں نہیں ہے اس لئے اس کی قربانی جائز نہیں۔

امام احمد رضا نے قرآن و حدیث اور کتب فقہ و لغات کے حوالوں سے ثابت و واضح کیا ہے کہ دنبہ یا بھیڑ غنم میں شامل و داخل ہے لہٰذا اس کی قربانی بلا شبہ جائز ہے۔

اور اس فتویٰ کا متعدد وجوہات سے رد و ابطال کیا ہے اور ۲۵ تنبیہات کے ذریعہ اس مسئلہ کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ گویا کہ رسالہ متذکرہ، مسئلہ کی فقہی تحقیق اور حکم شرعی کی تعیین کے علاوہ علم الحیوانات کے جزئیات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔

اور یہ رسالہ زبان عربی میں ہے اس کی مسجع و مقفی عبارتیں امام احمد رضا کی عربیت میں مہارت اور کمال فصاحت و بلاغت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور یہ رسالہ رائقہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

ھادی الاضحیہ بالشأ الھندیۃ

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کریمہ ہے حدیث میں ہے

۳۹۔ الامام احمد و ابن ماجة و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنة ابیکم ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام قالوا فما فیھا یار سول اللہ قال بکل شعرۃ حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنة۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پوچھا ہم کو ان میں کیا ملے گا حضور نے فرمایا ان کے ہر بال کے برابر نیکی ملے گی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی اون (پشم) کے بارے میں کیا ارشاد ہے فرمایا اس کے بھی ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۰۹" ھادی الاضحیۃ۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۳۲، باب ثواب الاضحیۃ)

تعارف

انفس الفکر فی قربان البقر
(گائے کی قربانی کے بارے میں ترغیب و تہدید)

شوال ۱۲۹۸ھ کو سوال پیش ہوا کہ گائے کی قربانی کس درجہ اہم ہے اگر کوئی اسے جائز جانے اور نہ کرے یا اسے حلال جانے اور نہ کھائے یا کسی کے منع کرنے پر گائے کی قربانی نہ کرے تو کیا حکم ہے۔

یہ وہ وقت تھا کہ جب آزادی حاصل کرنے کی تحریک زوروں پر تھی اور ہندو مسلم اتحاد کے نعرے بلند ہو رہے تھے ہندوؤں کی خوشنودی میں بہت سے نام نہاد مسلم لیڈروں کا نظریہ ترک گاؤ کشی بن گیا تھا اور اپنے نظریہ کے پھیلانے میں کوشاں تھے۔ تو راہنمائی قوم کا حق ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سے ثابت و واضح کیا کہ گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے اعتبار سے واجب نہیں لیکن اگر کوئی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مذہب اسلام کی توہین و تذلیل ہو گی اس لئے اس وقت گائے کی قربانی باقی و جاری رکھنا واجب لعینہ ہے اور اس کا تارک مرتکب حرام و گنہگار ہو گا۔

اور گائے کے گوشت و پوست کے کثیر فوائد بھی اس رسالے میں بتائے ہیں جو انسان کی زندگی میں کام آتے ہیں۔

پھر ہنود کے اس خیال باطل کی معقول تردید کی ہے کہ "کسی بھی جاندار کو قتل کرنا نہیں چاہئے"

امام احمد رضا نے ہنود کے اس قول مذکور کا رد بلیغ انہیں کی مذہبی کتابوں اور عقلی دلیلوں سے ایسے واضح انداز میں کیا کہ جس سے ایک طرف آپ کی دینی و مذہبی حمیت و پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف نظریہ ہنود کی نامعقولیت و غیر واقعیت کا پتہ لگتا ہے اور اخیر میں لکھتے ہیں کہ۔

"بالجملہ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، براہ جہالت وہاں ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کو توہین اور خود کو ذلت کے لئے پیش کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے، اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بیجا ہٹ بجا رکھنے کے لئے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہرگز جائز نہیں،

یہ رسالہ اس دور زوال کی لازوال تصنیف ہے جب کہ گاندھی جی کی خوشنودی اور ہنود کی رضامندی کے لئے کچھ نام نہاد مسلمانوں نے گائے کی قربانی و ذبح بند کرنے کرانے کی سعی لاحاصل بلکہ ناپاک کوشش کی تھی تو مجدد ملت امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس محققانہ و منصفانہ رسالہ کے ذریعہ ان کی بکواس و لغویات و خرافات کا پردہ فاش کر کے بروقت جواب باصواب عطا فرمایا تھا جس سے قوم مسلم کے درمند افراد کے دلوں میں اسلامی روح بیدار ہوئی اور اس طرح ان لوگوں کی یہ سازش ناکام ہوئی۔

یہ رسالۂ حقہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے مقصد و مفہوم میں نہایت جامع و مدلل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

انفس الفکر فی قربان البقر

عہد رسالت میں عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت پر ایک حدیث

۴۰۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها۔

جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے، رواہ الشیخان و احمد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (یہ حکم دور رسالت میں تھا مگر جب زمانۂ رسالت سے بعد ہوا ائمہ دین نے جوان عورتوں کو ممانعت فرمادی جب اور فساد پھیلا، علماء نے جوان و غیر جوان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی۔ منہ۔) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۴۴"

انفس الفکر۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

صلور اور انقلیس نام کی مچھلیاں کھانا حلال نہیں

۴۱۔ حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتأکلوا الصلور و لا الانقلیس۔

مارماہی و بام کے مشابہ ایک سانپ ہے اسے نہ کھاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۔۴"

منہ میں بدبو ہونے کی صورت میں قرآن پڑھنا منع ہے

۴۲۔ حدیث میں ہے طیبوا افواھکم فانھا طرق القرآن۔

اپنے منہ پاکیزہ رکھو کہ وہ قرآن کا راستہ ہیں، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۷۵۔۴"

(کنز العمال، ۱؍ ۵۳۳)

ماکول اللحم جانور ذبح شرعی ہی سے حلال ہوتا ہے ورنہ ذبح شرعی کے علاوہ اگر دوسرے طریقے سے ہلاک کیا جائے تو حلال نہیں اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۴۳۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا ماانھر الدم و ذکر اسم اللہ علیہ فکلوا۔ الحدیث رواہ الستۃ عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس کا خون بہایا جائے یعنی بطور ذبح شرعی اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ (مولف) (بخاری ۲؍ ۸۲۷، باب ما انھر الدم من القصب الخ)

۴۴۔ اور فرمایا انھر الدم بما شئت و اذکر اسم اللہ۔ رواہ احمد و النسائی و ابوداؤد وابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس چیز سے چاہو خون بہاؤ یعنی ذبح کرو اور اللہ کا نام لو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲؍ ۳۹۰، باب الذبیحۃ بالمروۃ)

۴۵۔ اور وارد ہوا کل ما فری الاوداج۔ الحدیث رواہ ابن ابی شیبۃ عن رافع بن خدیج و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس کی رگ گردن کاٹی جائے اسے کھاؤ۔ یعنی جس حلال جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے اس کا کھانا بلا شبہ جائز ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۶" (کنز العمال ۶/ ۱۵۳)

گائے اور اونٹ میں سات سات آدمیوں کی قربانی ہوتی ہے اس پر چار حدیثیں

۴۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ضحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نسائه بالبقر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۴، باب من ذبح ضحیة غیرہ)

۴۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشترك فی الابل و البقر کل سبعة منا فی بدنة۔

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴، باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۸۔ صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے اشترکنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحج و العمرة کل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر مایشترك فی الجزور فقال ما هی الامن البدن۔

حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴، باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۹۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۱" (ترمذی ۱/ ۱۷۶، باب الاشتراك فی الاضحیة) (نسائی ۲/ ۲۰۳، باب ما تجزئ عنه البدنة فی الضحایا)

آدمی کا حشر اس کے دوستوں کے ساتھ ہوگا حدیث میں ہے

۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت۔

تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔ (مسلم ۲/۳۳۱، باب المرء مع من احب)

۵۱۔ ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ما احب رجل قوما الاحشره الله معهم او كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۴۵۴"

اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ کتنا ہے؟

۵۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كان يحب ان يعلم منزلته عندالله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه۔

جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔ رواه الحاكم فى المستدرك و الدار قطنى فى الافراد عن انس و ابونعيم فى الحلية عن ابى هريرة و عن سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۷" (کنز العمال ۱/ ۳۹۲)

دینی معاملات کو کمزور ہوتے دیکھنا مسلمان کی شان نہیں بلکہ بقدر قدرت اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش لازم ہے

۵۳۔ حدیث میں ہے ليس منا من اعطى الدنية فى ديننا۔

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دبتی رکھنے دے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۸"

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے

۵۴۔ صحیح حدیث میں ہے من دل على خير كان كمن مثله۔

جو بھلائی کی راہ بتائے وہ بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۴۵۹" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۳، الفصل الاول من كتاب العلم مفهوماً)

قربانی کے جانور کا عیب و نقص سے محفوظ ہونا ضروری ہے اس پر تین حدیثیں

۵۵۔ روى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يضحى بالشرقاء

و المقابلة و المدابرة و الخرقاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرقاء یعنی جس جانور کا کان لمبائی سے کٹا ہو، مقابلہ یعنی آگے کا حصہ کٹا ہو لیکن کٹ کر نہ گرے بلکہ معلق رہے، مدابرہ یعنی کان کا آخری حصہ کٹا ہو اور خرقاء یعنی جس کے کان میں سوراخ ہو کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۶۹" (نسائی ۲/ ۲۰۳، الخرقاء وهی التی تخرق اذنها)

۵۶۔ روی فی السنن عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نستشرف العین و الاذن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر لیتے ہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۲۰۳، الشرقاء وهی مشقوقة الاذن)

۵۷۔ قال محمد بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال استشرفوا العین و الاذن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر خریدو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۷۰"

قربانی کا گوشت اور اس کے چمڑے کا حکم، حدیث میں ہے

۵۸۔ عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیة من ضحایاهم و یحملون فیها الودك فقال وما ذاك قالوا نهیت ان تو کل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نهیتکم من اجل الدافة فکلوا و ادخروا و تصدقوا۔ اخرجه احمد و البخاری و مسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ قربانی کے چمڑوں کی مشک بناتے اور ان میں چربی وغیرہ رکھتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، صحابہ نے عرض کی کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے تو ہم کو ممانعت وارد ہوئی ہے یعنی آپ نے منع فرمایا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے سبب منع فرمایا تھا مگر اب کھاؤ، جمع رکھو اور صدقہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۸۸، باب حبس لحوم الاضاحی)

تعارف

الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

(چرم قربانی کا بیان)

۲۹ / ذی القعدہ ۱۳۰۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ قربانی کی کھال کو کارِ خیر میں خرچ کرنے کے لئے بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس کے مصارف کیا ہیں ؟

اس کے جواب میں حضرت امام احمد رضا بریلوی نے یہ عربی رسالہ تصنیف فرمایا اور جو مدلل و مفصل جواب تحریر کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

شرعاً مصرف قربانی کی تین جہتیں ہیں۔ کھانا، جمع کرنا، کار ثواب میں لگانا۔

جس طرح قربانی کا گوشت کھانا، جمع کرنا اور فقراؤ مساکین کو دینا درست و باعث ثواب ہے، اسی طرح قربانی کی کھال کا حکم ہے کہ یا تو اسے اپنے مصرف میں لانے کے لئے باقی رکھے یا اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کردے یا کار خیر مثلاً مدرسہ و مسجد وغیرہ میں صرف کرے، لیکن اسے بغرض تمول بیچنا جائز نہیں، اور اگر کوئی تمول کی نیت سے فروخت کردے تو اس کی قیمت صدقہ کردینی واجب ہے اور اگر بغرض تصدق بیچے تو کوئی حرج نہیں۔

اور اس رسالے میں مسئلہ چرم قربانی کی وضاحت و صراحت کی خاطر مسائل بیع و تمول، تملیک، صدقہ، مصارف صدقہ اور اطلاقات صدقہ پر متعدد وجوہات سے دلائل و حوالجات کی روشنی میں ایسی عمدہ اور شاندار بحث کی گئی ہے جو امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

مسئلہ چرم قربانی سے متعلق کثیر جزئیات فقہ پر مشتمل یہ عظیم رسالہ ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۸ احادیث شریک مسائل و فضائل ہیں۔

احادیث

الصافیة الموحیة لحکم جلود الاضحیة

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور جمع رکھنا سب جائز و درست ہے

۵۹۔ اخرج ابو داؤد فی سننه بسند صحیح رواته کلهم من رجال الصحیحین ما خلا مسددا فثقة حافظ من شیوخ البخاری عن نبشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تاکلوها فوق ثلث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا و ادخروا واتجروا الا وان هذه الایام ایام اکل و شرب و ذکر الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زائد روکنے سے منع کیا تھا اس کا مقصد مسکینوں پر آسانی تھی اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمادی تو اب کھاؤ جمع کرو اور کار ثواب میں صرف کرو سنو یہ دن ہی کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ (مولف)(ابوداؤد ۲/ ۳۸۹، باب حبس لحوم الاضاحی)

۶۰۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا و ادخروا و تصدقوا۔

کھاؤ اور جمع کرو اور صدقہ کرو، (مولف) رواه احمد و البخاری و مسلم وغیرهم عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۹۶، الصافیة الموحیة" (مسلم ۲/ ۱۵۸، باب بیان ما کان من النهی الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۱۔حدیث جعلت لی الارض مسجدا و طهورا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پوری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے۔ (مولف)(بخاری ۱/ ۶۲ باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت الخ)

مٹی کی طہارت پر ایک حدیث

۶۲۔حدیث التراب طهور۔

مٹی پاک ہے، (مولف)

قربانی کے گوشت سے متعلق تین حدیثیں

۶۳۔ عند احمد و الشیخین وغیرہم فی حدیث سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلوا واطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ اور جمع رکھو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۳۵، باب مایو کل من لحوم الاضاحی الخ)

۶۴۔ عند احمد و مسلم و الترمذی من حدیث بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلوا ما بداء لکم و اطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت جتنا چاہے کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو۔ (مولف) (ترمذی ۱/ ۲۷۷، باب فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث)

۶۵۔ و عند مسلم وغیرہ من روایة ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور روک رکھو اور جمع کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۷" الصافیة الموحیة۔ (مسلم ۲/ ۱۵۹، باب بیان ما کان من النهی الخ)

قربانی کا چمڑا اپنے مصرف کیلئے بیچنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۶۔ ان الحاکم روی فی تفسیر سورة الحج من مستدرکه بطریق زید ن الخباب عن عبداللہ بن عیاش المصری عن الاعرج عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له. رواہ البیہقی ایضاً فی سننه الکبریٰ قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یخرجاہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کی کھال بیچی اس کی قربانی نہیں۔ یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۸" الصافیة الموحیة۔ (الترغیب و الترہیب ۲/ ۱۵۶، الترغیب فی الاضحیة)

صدقہ صرف یہ نہیں کہ فقراء و مساکین پر خرچ کیا جائے بلکہ اہل و عیال کو حلال روزی کھلانا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے حدیث پاک میں ہے

۶۷۔ روی احمد و الطبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك

صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادموں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۶/ ۲۵۷)

۶۸۔ وله فيه عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالىٰ عنه عن النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم ما انفق الرجل فی بيته و اهله وولده وخدمه فهو له صدقة۔

آدمی اپنے گھر میں جو کچھ اہل و عیال اور خادموں پر خرچ کرتا ہے سب صدقہ ہے۔ (مولف)

بہترین صدقہ لوگوں کو پانی پلانا ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ قوله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم اذا تاه سعد بن عبادة رضی الله تعالىٰ عنه فقال يا رسول الله امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی المأ فحفر بئرا وقال هذه لام سعد۔ كما اخرجه ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم عن سعد و ابويعلى عن ابن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا ہے، تو کونسا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ اور سعد کے لئے ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۰۶" الصافية الموحية۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۳۶، باب فی فضل سقی الماء)

صدقہ کی ایک قسم

۷۰۔ فی جامع الترمذی وغيره الا رجل يتصدق علی هذا فيصلی معه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاكم عن ابی سعيد الخدری رضی الله تعالىٰ عنه۔ (ابوداؤد ۱/ ۸۵ باب فی الجمع فی المسجد مرتين)

ہر اچھا کام صدقہ ہے اس پر چند حدیثیں

۷۱۔ قوله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم كل سلامی من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة بينهما و تعين الرجل علی دابته فتحمل

علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة و الکلمة الطیبة صدقة و دل الطریق صدقة و تمیط الاذی عن الطریق صدقة۔

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ ہے تو دو آدمیوں کے بیچ انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا صدقہ ہے اس کا بوجھ لاد دینا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے، راستہ سے کوڑا کرکٹ دور کردینا صدقہ ہے۔(مولف) اخرجہ احمد و الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مسند احمد ۲/ ۳۱۶)(مسلم ۱/ ۳۲۵ ،باب بیان ان اسم الصدقة یقع الخ)

۷۲۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ما من رجل یصاب بشیء فی جسده فیتصدق به الا رفعه اللہ به درجة وحط عنه خطیئة۔

آدمی کے جسم میں تکلیف ہو تو جو اس پر صدقہ کرے اور مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور گناہ معاف کرے گا۔(مولف) اخرجه احمد و الترمذی و ابن ماجة عن ابی الدرداء و احمد و الضیاء نحوه عن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنهما باسناد صحیح۔

۷۳۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی حدیث ابی هریرة المار کل خطوة تخطوها الی الصلاة صدقة۔

مسجد کی طرف بڑھنے والا قدم صدقہ ہے۔(مولف)(مسند احمد ۳/ ۶۹)

۷۴۔ وجاء فی حدیث کل تکبیرة صدقة۔

ہر تکبیر صدقہ ہے۔(مولف)(مسند احمد ۶/ ۲۱۲)

۷۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل معروف صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔(مولف) اخرجه احمد و البخاری و آخرون عن جابر و احمد و مسلم و ابوداؤد عن حذیفة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود والبیهقی فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

(مسلم ۱/ ۳۲۴ ،باب بیان ان اسم الصدقة الخ)

۷۶۔ زاد عبد بن حمید و الحاکم و صححه فی حدیث جابر هذا و ماانفق المسلم من نفقة علی نفسه و اهله کتب له بها صدقة۔

مسلمان نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے جو خرچ کیا اس پر صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۵۰۸ "الصافیة الموحیة۔(کنز العمال ،۶/ ۲۵۷)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال جس جانور کو قربانی کے لئے بھیجا اس کی ناک میں سونے یا چاندی کا حلقہ تھا

۷۷۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیة جملا کان لابی جھل فی راسه برة من فضة و فی روایة من ذھب یغیظ بذلك المشرکین۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال ایک اونٹ قربانی کے لئے بھیجا جو ابو جہل کا تھا (جو جنگ بدر میں اموال غنیمت میں ہاتھ آیا تھا) اس کے سر یعنی ناک میں چاندی یا سونے کا ایک حلقہ تھا (یعنی اس کی نکیل) جس سے مشرکین جلتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۵۳۲" (ابو داؤد ار ۲۴۴، باب فی الھدی)

قربانی کے گوشت و پوست اور جھول کے احکام پر مشتمل چند حدیثیں اور یہاں جھول سے مراد وہ ہے جو خاص شتران ہدی کے لئے بنتی کہ سنت ہے اور ان سو جانوروں کی جھولیں مراد ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر قربان کیا تھا۔

۷۸۔ بخاری میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اتصدق بجلال البدن التی نحرت و بجلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور ان کی کھالیں صدقہ کردوں۔ (مولف) (بخاری ار ۲۳۰ باب الجلال للبدن)

۷۹۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) امرنی فقسمت لحومھا ثم امرنی فقسمت جلالھا و جلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نے حکم فرمایا تو میں نے قربانی کا

گوشت تقسیم کر دیا پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں اور چمڑے تقسیم کر دیے۔ (مولف) (بخاری ار ۲۳۲، باب لایعطی الجزار من الھدی شیأ)

۸۰۔ (انہیں سے روایت ہے) ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور ان کے تمام گوشت، پوست اور جھول کو تقسیم کر دیں، (مولف) (بخاری ار ۲۳۲، باب یتصدق بجلود الھدی)

۸۱۔ (روایت علی) اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومھا فقسمتھا ثم امرنی بجلالھا فقسمتھا ثم بجلودھا فقسمتھا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولونٹ کی قربانی فرمائی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ان کے گوشت، پوست اور ان کی جھول کو تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے ان سب کو تقسیم کر دیا۔ (مولف) (بخاری ار ۲۳۲، باب یتصدق بجلال البدن)

۸۲ صحیح مسلم شریف میں ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ و ان اتصدق لحومھا و جلودھا و اجلتھا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جانوروں کے پاس کھڑا رہوں اور ان کے گوشت و پوست اور جھول کو صدقہ کروں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۵۳۳" (مسلم ار ۴۲۳، باب الصدقۃ بلحوم الھدایا الخ)

۸۳۔ مؤطا شریف میں ہے مالك عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یجلل بدنۃ القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بھا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانوروں پر کتان اور اون کی جھولیں ڈال کر کعبہ مکرمہ کو بھیجتے پھر ان جھولوں کو کعبہ پر ڈال دیتے تھے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الھدی حین یساق)

۸۴۔ مالك انہ سأل عبداللہ بن دینار ما کان عبداللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ حین کسیت الکعبۃ ھذہ الکسوۃ قال کان یتصدق بھا۔

امام مالک نے عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کی جھولیں کیا کرتے ہیں جب سے بیت مکرم پر غلاف چڑھایا جانے لگا ہے عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ ان کو غربا پر تصدق کرتے ہیں (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۵۳۵" (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الھدی حین یساق)

۸۵۔ ابن المنذر نے بطریق اسامہ بن زید نافع سے روایت کی ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یجلل بدنہ الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینۃ ینزعھا فیطویھا حتی یکون یوم عرفۃ فیلبسھا ایاھا حتی ینحرھا ثم یتصدق بھا، قال نافع ربما دفعھا الی بنی شیبۃ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور پر اون اور منقش جھولیں ڈالتے اور مدینہ سے باہر نکل کر تہہ کرکے رکھ چھوڑتے، عرفہ کے دن پھر پہناتے اور بعد نحر انہیں بیت مکرم کا غلاف کرتے پھر انہیں مساکین پر تصدق کرتے تھے، نافع نے کہا کہ بسا اوقات ابن عمر نے انہیں بنی شیبہ کے غرباء کو بھی دیا ہے۔ (مولف)

گردش زمانہ پر ایک حدیث

۸۶۔ صحیح بخاری میں خطبہ حجۃ الوداع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہم ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السمٰوات و الارض. وفیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای شھر ھذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال الیس ذوالحجۃ قال فای یوم ھذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال الیس یوم النحر۔

زمانہ اپنی حالت میں گھومتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے، اسی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ حضور نے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانیں فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے۔ یعنی حضور نے اس انداز سے تخاطب اس لئے فرمایا تاکہ یوم نحر کی عظمت کا حال لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح اس دن کی حرمت ہے اسی طرح میرے بعد بھی تم لوگ احترام کروگے اور یہ کہ حضور نے اسی دن فرمایا کہ کیا میں نے خدا کا پیغام تم تک نہیں پہنچایا۔ (بخاری ۲/ ۸۳۳، باب من قال الاضحی یوم النحر)

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے

۸۷۔ صحیحین میں زیاد بن جبیر سے ہے رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا قال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اونٹ کو قربانی کے لئے بٹھا رہے ہیں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کے مطابق اسے تین پیروں پر کھڑا کرو۔ (پھر نحر کرو) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۸"۔ (بخاری ۱/ ۲۳۱، باب النحر الابل المقیدۃ)

حضرات حسنین کریمین کے عقیقہ کے بارے میں ایک حدیث

۸۸۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبشا کبشا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۹۲، باب فی العقیقۃ)

عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے

۸۹۔ حدیث میں ہے الغلام مرتھن بعقیقتہ۔

لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۷" (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۵، باب العقیقۃ)

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

باب الاعمال بالنیات

باب الوضوء

باب الغسل

باب الصلوٰة

باب صلاۃ الجمعۃ

الجمعة زهراً منيرة اهلها يحفون به كالعروس تهدی الی كريمها

باب العيدين

باب الصفوف

باب الجماعة

۱۷۵ لا تمنعوا اماء الله مساجد ۷۶

۱۷۶ کان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه یعس فی المسجد بعد العشأ فلا یری احد الا رجلا قائما یصلی ۷۷

۱۸۳ لو ادرک رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النسأ لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل ۸۰

۱۸۴ نهی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النسأ عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فقالت لو علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما علم عمر ما اذن لکن فی الخروج ۸۱

۱۸۵ قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه المراء ة عورة و اقرب ما تکون الی الله فی قعر بیتها فاذا اخرجت استشرفها الشیطن وکان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه یقوم یحصب النسأ یوم الجمعة یخرجهن من المسجد و کان ابراهیم نساء ه الجمعة و الجماعة ۸۱

۲۱ کانت الکلاب تقبل و تدبر فی المسجد فی زمان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۳۱۴

۵۷ انما بنیت المساجد لما بنیت له، و فی اخریٰ للذکر و الصلوة و قراء ة القرآن ۳۲۲

۹۷ اذا مراحدکم فی مسجدنا او فی سوقنا و معه بنل فلیمسک علی نصالها بکفه لا یعقر مسلما ۳۲۴

۱۰۳ من اکل من هذه الشجرة الخبیثة فلا یقربن مصلانا ۳۲۶

۱۰۴ فان الملئکة تتأذی مما یتأذی منه بنو آدم ۳۲۶

۱۰۶ من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة ۳۲۶

۱۰۸ الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البهیمة الحشیش ۳۲۷

باب صلاۃ الجنازة

۱۹ نمبر کے بعد	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی النجاشی لا صحابہ ثم قال استغفروا لہ ثم خرج باصحابہ الی المصلی ثم قام فصلی بھم کما یصلی علی الجنازۃ	۱۲
۲۹	من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر لہ	۱۷
۴۵	عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السریر قال لا یقوم علیہ احد ھو امامکم حیا و میتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیہ صفا صفا لیس لھم امام و یکبرون و علی قائم بحیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ اللھم انا نشھد ان قد ابلغ ما انزل اللہ الیہ و نصح لامتہ و جاھد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ و تمت کلمتہ اللھم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اللہ الیہ و ثبتنا بعدہ و اجمع بیننا و بینہ فیقول الناس آمین حتی صلی علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان	۲۲
۴۶	لما کفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووضع علی سریرہ دخل ابوبکر و عمر فقالا السلام علیکم ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ و معھما نفر من المھاجرین و الانصار قد رما یسع البیت فسلموا کما سلم ابوبکر و عمر و ھما فی الصف الاول حیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم انا اشھد ان قد بلغ ما انزل الیہ و نصح لامتہ و جاھد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ و تمت کلماتہ فاومن بہ وحدہ لاشریک لہ فاجعلنا یا الھنا ممن یتبع القول الذی انزل معہ و اجمع بیننا و بینہ حتی نعرفہ و تعرفہ بنا فانہ کان بالمومنین رؤفا رحیما لا ینبغی للایمان بدلا و لا نشتری بہ ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون یدخل علیہ آخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان	۲۳

نمبر	متن	صفحہ
۴۷	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی و کفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی و سلموا تسلیما	۲۴
۴۹	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه	۲۴
۵۰	اول ما یتحف به المومن اذا دخل قبره ان یغفر لمن صلی علیه	۲۵
۵۱	ان اول ما یجازی به المومنین بعد موته ان یغفر لجمیع من تبع جنازته	۲۵
۵۲	ان اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته	۲۵
۵۳	اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیه عزوجل ان یعذب من حمله و من تبعه و من صلی علیه	۲۵
۵۴	ان اول ما یبشر به المومنین ان یقال البشیرولی اللہ برضاه و الجنة قدمت خیر مقدم قد غفر اللہ لمن شیعك و استجاب لمن استغفر لك و قبل من شهد لك	۲۶
۵۷	سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب وہ (مسکینہ ام محجن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی، ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابہ کرام نے حضور کو جگانا خلاف ادب جانا (وفی روایة) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنها صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان توذونی بها عرض کی یارسول اللہ کرهنا ان نخرجك لیلا و نوقظك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فحقرو اشانها و فی صحیح مسلم و کانهم صغروا امرها	۲۶

۱۰۰ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك الارض فتصل عليه قال نعم فضرب بجناحه على الارض فرفع له سريره فصلى عليه و خلفه صفان من الملئكة كل صف سبعون الف ملك۔ ۴۲

۱۰۱ وضع جناحه الايمن على الجبال فتواضعت ووضع جناحه الا يسر على الارضين فتواضعت حتى نظرنا الى مكة و المدينة فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و جبريل و الملئكة۔ ۴۳

۱۰۲ جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة و لا اكمة الا تضعضعت و رفع له سريره حتى نظر اليه فصلى عليه ۴۳

۱۰۳ هل لك ان تصلى عليه فاقبض لك الارض قال نعم فصلى عليه ۴۳

۱۰۴ لما التقى الناس بموتة جلس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على المنبر و كشف له مابينه و بين الشام فهو ينظر الى معركتهم فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخذ الراية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد و صلى عليه و دعا له و قال استغفروا له وقد دخل الجنة وهو يسعى ثم اخذ الراية جعفر بن ابى طالب فمضى حتى استشهد فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و دعا له و قال استغفروا له و قد دخل الجنة فهو يطير بجناحين حيث شاء ۴۳

۱۰۷ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج بهم فقال صلوا على اخ لكم مات بغير ارضكم قالوا من هو قال النجاشى ۴۵

۱۰۸ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتاه موت النجاشى فقال ان اخاكم مات بغير ارضكم فقوموا فصلوا عليه ۴۵

باب ادعیۃ الجنازۃ

۱۲۰	االلهم عبدک و ابن امتکِ یشهد ان لااله الا انت وحدک لاشریک لک و یشهد ان محمداً عبدک و رسولک اصبح فقیرا الی رحمتک و اصبحت غنیا عن عذابه تخلیٌ من الدنیا و اهلها ان کان زاکیا فزکه۔ و ان کان مخطئا فاغفر له اللهم لاتحرمنا اجره و لا تضلنا بعده	۵۰
۱۲۱	اللهم هذا عبدک ابن عبد بن امتک ماض فیه حکمک خلقته و لم یک شیاً مذکورا نزل بک و انت خیر منزول به۔ اللهم لقنه حجته و الحقه نبیه محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ثبته بالقول الثابت فانه افتقر الیک و استغنیت عنه کان یشهد ان لا اله الا الله فاغفر له ارحمه و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم ان کان زاکیا فزکه و ان کان خاطئاً فاغفر له	۵۰
۱۲۲	االلهم عبدک و ابن امتک احتاج الی رحمتک و انت غنی عن عذابه ان کا محسنا فزد فی احسانه و ان کا مسیئا فتجاوز عنه	۵۱
۱۲۳	اللهم عبدک و ابن عبدک کان یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدک و رسولک صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انت اعلم به منا ان کان محسنا فزد فی احسانه و ان کان مسیئا فاغفر له و لاتحرمنا اجره و لاتفتنا بعده	۵۱
۱۲۴	اصبح عبدک هذا قد تخلی عن الدنیا و ترکها لاهلها و افتقر الیک و استغنیت عنه و قد کان یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدک و رسولک صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اللهم اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۵۱
۱۲۵	اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هدیتها للاسلام و انت قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانیتها جئنا شفعاء فاغفرلها اللهم اغفر لاخواننا و اخواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللهم (هذا عبدک) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخیراً و انت اعلم به منا فاغفر لنا وله۔روا۔ ابونعیم عن عبدالله بن	۵۱

الحارث بن نوفل عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلاة علی المیت اللهم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم

۱۲۶ اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتك و حبل جوارك فقه من فتنة القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه انك انت الغفور الرحیم ۵۱

۱۲۷ االلهم اجرهامن الشیطن و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها و لقها منك رضوانا ۵۲

۱۲۸ اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللهم اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وصغیرنا و کبیرنا و شاهدنا و غائبنا اللهم لاتحرمنا اجره و لا تفتنا بعده ۵۲

۱۲۹ اللهم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد، اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان الکریم اذا امر بالسوال لم یرده ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیه و ارحمه فی وحدته و ارحمه فی وحشته و ارحمه فی غربته و ارحمه فی کربته و اعظم له اجره و نورله قبره و بیض له وجهه و برد له مضجعه و عطر له منزله و اکرم له نزلهٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و اله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العٰلمین ۵۲

باب التلقین

۱۳۰ جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو ۵۵

تم میں ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانہ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدہٖ و رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبینا و بالقرآن اماما۔

۱۳۱	جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا اله الا الله تین بار کہا جائے قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۵۶
۲۷۴	عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے نزع میں فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدرماینحر جزور و یقسم لحمها حتی استأنس بکم و اعلم ماذا راجع به رسل ربی	۱۱۶
۳۰۷	اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلان فانه یسمع ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله و لکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منهما بید صاحبه و یقول انطلق بنا ما تقعد عند من لقن حجته	۱۲۵
۳۰۸	اذا سوی علی المیت قبره وانصرف الناس عنه کان یستحب ان یقال للمیت عند قبره یا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۱۲۶

باب التدفین

باب فی الکتابة علی الکفن

باب الکفن فی ثوب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۵۲	عن ام عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء و سدر واجعلن فی الآخرة کافورا او شیأ من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذناہ فالقی حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ	۶۴
۱۵۳	عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنھا خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ و البسھا ایاہ و اضطجع فی قبرھا فلما سوی علیھا التراب قال بعضھم یا رسول اللہ رأیناك صنعت شیأ لم تصنعہ باحد قال انی البستھا قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة فاضطجعت معھا فی قبرھا لا خفف عنھا من ضغطة القبر انھا کانت احسن خلق اللہ صنیعا الی بعد ابی طالب	۶۴
۱۵۴	عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان عبداللہ بن ابی لما توفی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اعطنی قمیصك اکفنہ فیہ و صل علیہ و استغفرلہ فاعطاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ۔	۶۵
۱۵۵	عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث من ریقہ و البسہ قمیصہ	۶۵
۱۵۶	حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخرج لحاجتہ فتبعتہ بادواۃ فکسانی احد ثوبیہ الذی جسدہ فخبأتہ لھذا الیوم و اخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اظفارہ و شعرہ ذات یوم فاخذتہ فخبأتہ لھذا الیوم فاذا انامت فاجعل ذلك القمیص دون کفنی فما یلی جسدی وخذ ذلك الشعر و الاظفار فاجعلہ فی فمی و علی عینی و مواضع السجود منی۔	۶۶
۱۵۷	عند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسك فاوصی ان یحنط بہ و قال ھو فضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔	۶۶

باب تحریم ایذاء المیت

باب فی بیان سماع الاموات

۲۵۵ ما من ميت يموت الا وهو يعرف غاسله و يناشد حامله ان كان بشر بروح و ريحان و جنة النعيم ان يعجله و ان كان بشر بنزل من حميم و تصلية جحيم ان يحبسه ۱۱۰

۲۵۶ ما من ميت يوضع على سريره فيخطى به ثلاث خطا الا تكلم بكلام يسمعه ماشاًالله الا الثقلين الجن و الانس يقول يا اخوتاه و يا حملة نعشاه لا تغرنكم الدنيا كما غرتنى و لا تلعبن بكم كما لعبت بى خلفت ما تركت لورثتى و الديان يوم القيٰمة يخاصمنى و يحاسبنى و انتم تشيعونى و تدعونى۔ ۱۱۱

۲۶۰ لا يقبض المومن حتى يرى البشرىٰ فاذا قبض نادى فليس فى الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا وهى تسمع صوته الا الثقلين الجن و الانس تعجلوا بى الى ارحم الراحمين فاذا وضع الى سريره قال ما ابطاء ما تمشون۔ ۱۱۲

۲۶۱ ان الميت اذا وضع على سريره فانه ينادى يا اهلاه و يا جيراناه و ياحملة سريراه لا تغرتنكم الدنيا كما غرتنى۔ ۱۱۳

۲۶۲ اذا مات الميت فملك قابض نفسه فما من شئ الا وهويراه عند غسله و عند حمله حتى يوصله الى قبره ۱۱۳

۲۶۳ ما من ميت يموت الا وهو يعلم مايكون فى اهله بعده و انهم يغسلونه و يكفنونه لينظر اليهم ۱۱۳

۲۶۴ ما من ميت يموت الا روحه فى يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يكفن و كيف يمشى به و يقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك۔ ۱۱۳

۲۶۵ ما من ميت الا وروحه فى يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه وهو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لينهاهم عن الرنة و العويل ۱۱۴

۲۶۶ ان الميت ليعرف كل شئ حتى انه ليناشد بالله غاسله الا خففت [illegible] ثناء الناس عليك۔ ۱۱۴

۲۶۷	الروح بید ملک یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لک	۱۱۴
۲۶۸	مامن میت یموت الا وروحه فی ید ملک ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره	۱۱۴
۲۷۱	ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهرانیه و الناس ینظرون	۱۱۵
۲۸۸	مامن احد یمر بقبر اخیه المومن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام	۱۱۹
۲۸۹	اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام و عرفه و اذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام	۱۲۰
۲۹۰	قال ابورزین یا رسول الله ان طریقی علی الموتیٰ فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین و المومنین انتم لنا سلف و نحن لکم تبع و انا ان شاء الله بکم لاحقون قال ابو رزین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون و لکن لا یستطیعون ان یجیبوا	۱۲۰
۲۹۱	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیٰمة۔	۱۲۰
۲۹۶	ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا	۱۲۲
۲۹۷	ان المیت یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرین	۱۲۲
۲۹۸	ان المیت اذا دفن یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفین	۱۲۲
۲۹۹	والذی نفسی بیده ان المیت اذا وضع فی قیره انه یسمع خفق نعالهم حین یؤلون عنه۔	۱۲۲
۳۰۰	فانه یسمع خفق نعالهم و نفض ایدیکم اذا ولیتم عنه مدبرین	۱۲۳
۳۰۱	عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال انه الآن یسمع خفق نعالکم۔	۱۲۳

۳۰۲	اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منھم و لکن لا یجیبون۔	۱۲۳
۳۰۳	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیھم فقال یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا قال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجساد الا روح فیھا قال ماانتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علی شیأ۔	۱۲۴
۳۰۴	ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم و لکنھم لا یقدرون ان یجیبوا۔	۱۲۴
۳۰۵	سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون و لکن لا یجیبون۔	۱۲۴
۳۰۶	کانت امراء ۃ تقم المسجد فماتت فلم یعلم بھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرھا فقال ما ھذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیھا ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما انتم باسمع منھا فذکر انھا اجابت ان اقم لمسجد	۱۲۵
۳۰۹	جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیثما مررت بقبر مشرک فبشرہ بالنار قال فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار۔	۱۲۷

۳۱۰ ان (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مر بالبقیع فقال السلام علیکم یااھل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن و دیارکم قد سکنت و اموالکم قد فرقت فاجابہ ھاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناہ فقد وجدناہ و ما انفقناہ فقد ربحناہ و ما خلفناہ فقد خسرناہ ۱۲۷

۳۱۱ عن سعید بن المسیب قال دخلنا مقابر المدینۃ مع علی بن ابی طالب فنادی یا اھل القبور السلام علیکم و رحمۃ اللہ تخبرون باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا و علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ یا امیرالمومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما ازواجکم فقد تزوجن و اما اموالکم فقد اقتسمت و الا ولاد فقد حشروا فی زمرۃ الیتامیٰ و البناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فھذہ اخبار ما عندنا فما عندکم فاجابہ میت فقد تخرقت الاکفان و انتثرت الشعور و تقطعت الجلود و سالت الاحداق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید و ما قدمناہ ربحناہ و ما خلفناہ خسرناہ و نحن مرتھنون بالاعمال۔ ۱۲۸

۳۲۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر یوم بدر باربعۃو عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث و کان اذا ظھر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدرالیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیھا رحلھا ثم مشی و تبعہ اصحابہ و قالوا ما نری ینطلق الا لبعض حاجتہ حتی قام علی شفۃ الرکی جعل ینادیھم باسمائھم و اسماء آبائھم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ و رسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قال فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم قال قتادۃ احیاھم اللہ حتی اسمعھم قولہ توبیخا و تصغیرا و نقمۃ و حسرتا وندما۔ ۱۳۸

۳۱۲ عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیۃ کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذ ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خد[illegible] یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے [illegible] غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بیہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا رات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتادے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے لفظ حدیث یوں ہے فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربه جنتن فاجابه الفتیٰ من داخل القبر یا عمر قد اعطانیھا ربی فی الجنة مرتین۔ ۱۲۸

باب فی الارواح

۲۳۴ ان الدنیا جنة الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔ ۹۹

۲۳۵ فاذا مات المومن یخلی سربه یسرح حیث شاء ۹۹

۲۳۶	حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما المومنون فان ارواحهم فی الجنة وهی تذهب حیث شاء ت۔	۹۹
۲۳۷	ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذهب حیث شاء ت و نفس الکافر فی سجین۔	۹۹
۲۳۸	ان ارواح المومنین مرسلة تذهب حیث شاء ت	۱۰۰
۲۳۹	عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا کان یوم عید او یوم جمعة او یوم عاشوراء او لیلة النصف من الشعبان تأتی ارواح الاموات و یقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون هل من یذکرنا هل من احد یترحم علینا هل من احد یذکر غربتنا۔	۱۰۰
۲۵۹	لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی و ان مت قبلك اخبرتك۔	۱۱۲
۳۱۶	اللهم رب الارواح الفانیة والا جساد البالیه، الحدیث و لفظه عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الجبانة یقول السلام علیکم ایتها الارواح الفانیة والا بدان البالیة و العظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بالله المومنة اللهم ادخل علیهم روحا منك و سلاما منا۔	۱۳۴
۳۱۷	انما خلقتم للابد۔	۱۳۴
۳۲۰	اذ حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش و یقول یا اهلی و یا ولدی۔	۱۳۵
۳۲۱	اذا مات احدکم عرض علیه مقعده بالغداة و العشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل النار یقال له هذا مقعدك حتی یبعث الله الیه یوم القیمة	۱۳۵

۳۲۳ ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار کل یوم مرتین تغدو وتروح الی النار فیقال یا آل فرعون هذه ماوکم حتی تقوم الساعة۔ ۱۳٦

۳۲۹ عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا الی موضع لا یعبره الانسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه فتقدم هشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل و وقع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا ان یوطوءها الخیل فقال عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اللہ قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فاوطوءه الخیل ثم اوطاء هو وتبعه الناس حتی قطعوه۔ ۱۳۹

باب زیارة القبور

۱٦۸ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السراج۔ ۷۵

۱۹٦ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ ۸۷

۱۹۷ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر عثمان۔ ۸۷

۱۹۸ انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔ ۸۷

۲۰۲ من مرّ علی المقابر و قراء قل هو اللہ احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ ۸۹

۲۷۰	قالت عائشة کنت ادخل بیت الذی فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انی واضع ثوبی و اقول انما هو زوجی و ابی فلما دفن عمر فوالله ما دخلت الا و انا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر۔	۱۱۵
۲۷۲	مایکون المیت فی قبره اذا زاره من کان یحبه فی دار الدنیا	۱۱۵
۲۷۳	ما من رجل یزور قبر اخیه و یجلس علیه الا استأنس و رد علیه حتی یقوم۔	۱۱۶
۲۹۲	ان الموتیٰ یعلمون بزوارهم یوم الجمعة یوما قبله و یوما بعده۔	۱۲۱
۲۹۳	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك و نبیك یشهد ان هٰؤلاء شهداء و انه من زارهم او سلم علیهم الی یوم القیٰمة ردوا علیه۔	۱۲۱
۲۹۴	امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے با آواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا و علیك السلام یاابا عبدالله، باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر میں گر گئے۔	۱۲۱
۲۹۵	عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت ہے، ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔	۱۲۲

۳۲۲ عن عائشة قالت قلت کیف اقول لھم یا رسول اللہ قال قولی السلام علیکم اھل الدیار من المومنین المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا و المستاخرین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ ۱۳۵

۳۲۷ توفی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما بالحبشی قال فحمل الی مکة دفن فیھا فلما قدمت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا اتت قبر عبدالرحمن بن ابی بکر فقالت ۱۳۷

و کنا کندمانی جذیمة حقبة — من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا — لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

ثم قالت واللہ لو حضرت ما دفنت الا حیث مت و لو شھدتک ما زرتک۔

۳۳۳ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر تشریف لے جاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون، و لفظ النسائی مکان قولہ اتاکم الی مؤجلون و انا و ایاکم متواعدون و غدا ومواکلون، ولابن ماجة من وجه آخر و اشار الیه النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔ ۱۴۱

باب البناء علی القبور۔

۱۴۳ نھی عن التخصیص و التقصیص و عن البناء فوق القبر ۵۹

۱۴۴ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا قالت ولو لا ذلک لا برزوا قبرہ ۵۹

۱۷۴ نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یقعد علی القبر و ان یحصص و ان یبنیٰ علیه ۷۶

باب الموت

باب الشھید

باب النوحة

باب العیادة والتعزیة

باب الزکوٰة

اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

۳۴۴ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ ۱۴۸

۳۴۵ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ ۱۴۸

۳۴۶ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ ۱۴۸

۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ۔ ۱۴۹

۳۴۸ وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ ۱۴۹

۳۴۹ جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کیے ہی جارہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔ ۱۴۹

۳۵۰	وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔	۱۴۹
۳۵۱	فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔	۱۴۹
۳۵۲	زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔	۱۵۰
۳۵۳	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔	۱۵۰
۳۵۴	قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔	۱۵۰
۳۵۵	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (شب اسریٰ) کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپالوں کی طرح چرتے پھرتے تھے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کہ یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔	۱۵۰
۳۵۶	دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دو گی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو۔	۱۵۰

باب حرمة الزکوٰة علی بنی هاشم

باب الصدقة

باب الهدية

باب الحج

باب فضائل مكة

باب فضيلة المدينة

باب فى ماء زمزم

باب فضيلة العرب

باب رؤية الهلال

باب الصوم

۴۹۶	فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة و ذلك لثلث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشر رکعة یقراء فی کل رکعة فاتحة الکتاب و سورة من القرآن و یتشهد فی کل رکعة و یسلم فی آخر هن ثم یقول سبحن الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر مائة مرة و یستغفر مائة مرة و یصلی علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه بما شأ من دنیاه او آخرته و یصبح صائما فان الله یستجیب دعاء ه کله الا ان یدعو فی معصیة۔	۲۰۹
۴۹۷	بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و دعا عند افطاره کانت کفارة عشر سنین۔	۲۱۰
۴۹۸	من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله له صیام ستین شهرا وهو الیوم الذی هبط فیه جبریل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالرسالة۔	۲۱۰
۵۰۰	ما من ایام احب الی الله تعالیٰ ان تعبد له فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة و قیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر۔	۲۱۱
۵۰۱	سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة قال یکفر السنة الماضیة و الباقیة۔	۲۱۱
۵۰۲	من صام یوم عرفة غفرله ذنب ستین متتابعین۔	۲۱۱
۵۰۳	صیام یوم عرفة کصیام الف یوم۔	۲۱۱
۵۰۴	من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه و سنة خلفه و من صام عاشوراء غفرله سنة۔	۲۱۲
۵۰۵	من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة	۲۱۲
۵۰۶	افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان	۲۱۲
۵۰۷	من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ستین شهرا۔	۲۱۲

باب الافطار

۴۸۱	کانت عائشة تقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاها فی فیه	۲۰۴
۴۸۹	من فطر فیه (الی فی رمضان) صائما کان مغفرة لذنوبه و عتق من النار و کان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجره شیٔ قالوا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم	۲۰۶
۴۹۰	فی روایة افرأیت من لم یکن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأیت ان لم تکن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأیت ان لم یکن عنده قال فشربة من ماء	۲۰۷
۴۹۱	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار و صلت علیکم الملئکة۔	۲۰۷
۴۹۲	و فی لفظ افطرنا مرة مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقربوا الیه زیتا فاکل و اکلنا حتی فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة و افطر عندکم الصائمون۔	۲۰۷
۴۹۳	اذا قرب الی احدکم طعامه وهو صائم فلیقل بسم اللہ و الحمد للہ اللهم لك صمت و علی رزقك افطرت و علیك توکلت سبحنك و بحمدك تقبل منی انك انت السمیع العلیم۔	۲۰۸
۴۹۴	کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا افطر قال بسم اللہ اللهم لك صمت و علی رزقك افطرت۔	۲۰۸

باب الاضحیة

۲۲۰	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین احدهما عن نفسه و الآخر عن امته	۹۳
۲۲۱	زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له بالبلاغ و ذبح الآخر عن محمد و آل محمد۔	۹۳

۷۹	عن علی، امرنی فقسمت لحومها ثم امرنی فقسمت جلالها و جلودها۔	۴۲۷
۸۰	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلہا لحومہا و جلودہا و جلالہا۔	۴۲۸
۸۱	اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومہا فقسمتہا ثم امرنی بجلالہا فقسمتہا ثم بجلودہا فقسمتہا۔	۴۲۸
۸۲	امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ و ان اتصدق لحومہا و جلودہا و اجلتہا۔	۴۲۸
۸۳	عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یجلل بدنۃ القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بہا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا۔	۴۲۸
۸۴	مالک انہ سأل عبداللہ بن دینار ماکان عبداللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ حین کسیت الکعبۃ ھذہ الکسوۃ قال کان یتصدق بہا۔	۴۲۸
۸۵	ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یجلل بدنہ الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینۃ ینزعہا فیطویہا حتی یکون یوم عرفۃ فیلبسہا ایاھا حتی ینحرھا ثم یتصدق بہا قال نافع و ربما دفعہا الی بنی شیبۃ۔	۴۲۹
۸۶	خطبۂ حجۃ الوداع ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھم ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات و الارض و فیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای شہر ھذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال الیس ذو الحجۃ قال فای یوم ھذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال الیس یوم النحر۔	۴۲۹
۸۷	عن زیاد بن جبیر رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا قال ابعثہا قیاما مقیدہ سنۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔	۴۳۰

باب العقيقة

باب الذبح

باب الدین یسر

باب الضلالة والبدعة

باب الکفر

باب البیوع

باب الربوا

باب الدین

باب اداء القرض

باب المیراث

باب التوکل

۳۹۹ — ایک بار انہیں بلال سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا عرض کی اس کی کیا سبیل ہے، فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا هو ذاك او النار۔ — ۱۶۹

۴۰۰ — کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل و عد نفسك فی اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔ — ۱۶۹

۴۰۱ — اسامہ بن زید نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ان اسامة تطویل الامل والذی نفسی بیده ماطرفت عینای الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض الله روحی ولا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعه حتی اقبض و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بها الموت و الذی نفسی بیده ان ما توعدون لآت و ما انتم بمعجزین۔ — ۱۶۹

۴۰۲ — ایها الناس الا تستحیون، حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ کس بات سے فرمایا تجمعون ما لاتاکلون و ینون مالا تعمرون و تاملون مالا تدرکون الا تستحیون من ذلك۔ — ۱۷۰

۴۱۱ — عبداللہ بن عمر کو دیوار پر کہگل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں، فرمایا الامر اسرع من ذلك۔ — ۱۷۲

۴۱۲ — ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله، پھر دست انور پھیلا کر فرمایا وثم امله وثم امله۔ — ۱۷۳

۴۱۳ — من الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لا عقل له۔ — ۱۷۳

۴۱۴ — من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بیدالله الا و انی لا اکنز دینارا و لا درهما و لا اخبا رزقا لغد — ۱۷۳

باب الكسب

باب الحلال والحرام

۳۲ قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ وھم یحبون اسنمۃ الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یقطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ۔ ۴۰۷

۳۶ نھی علیہ افضل الصلاۃ و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ۔ ۴۱۱

۳۷ نھی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۴۱۱

۳۸ عن عمرۃ بنت ابی طبیخ قالت خرجت مع ولیدۃ لنا فاشترینا جریثۃ بقفیز حنطۃ فوضعناھا فی زنبیل فخرج راسھا من جانب و ذنبھا من جانب فمر بنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال بکم اخذت قالت فاخبرتہ فقال ماطیبہ و ارخصہ و اوسعہ للعیال۔ ۴۱۱

باب النھی عن السوال

۱۸۷ ان اللہ کرہ لکم ثلثا قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال ۸۲

۳۸۰ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے تو وہ ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا۔ ۱۶۳

۳۸۳ من سأل الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیٰمۃ و مسئلتہ فی وجھہ خموش۔ ۱۶۴

۳۹۶ من سأل الناس اموالھم مکثرا فانما یسأل جمر جھنم فلیقل منہ او یستکثر۔ ۱۶۸

۳۹۷ من سأل من غیر فقر فانما یاکل الجمر۔ ۱۶۸

۴ اذا جاء ک من ھذا المال شئ و انت غیر مشرف ولا سائل فخذہ فتمولہ فان شئت کلہ و ان شئت تصدق بہ و مالا فلا تتبعہ نفسک۔ ۳۹۶

باب فی اللہ عزوجل

باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب ختم النبوۃ

باب الشفاعة

باب فضائل القرآن

باب حامل القرآن

باب فضيلة العلم و العلماء

نمبر	متن	صفحہ
۲۶۸	خمس من العبادة النظر الی المصحف و النظر الی الکعبة و النظر الی الوالدین و النظر فی زمزم وهی تحط الخطایا و النظر فی وجه العالم	۱۹۷
۵۲۰	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔	۲۱۸
۷	ثلثة لا یستخفف بحقهم الا منافق بین النفاق ذو الشیبة فی الاسلام و ذو العلم و امام مقسط	۳۰۷
۸	عن محمد بن کعب وغیرهما قال رجل فی غزوة تبوک فی مجلس یوما ما رأینا مثل قرائنا هولاء ولا ارغب بطونا ولا اکذب السنة ولا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلک رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأیته متعلقا بحلقة ناقة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یقول یا رسول الله انا کنا نخوض و نلعب و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ابا الله و آیاته و رسوله کنتم تستهزؤن۔	۳۰۸
۹	ثلثة لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذو الشیبة فی الاسلام ذو العلم و معلم الخیر۔	۳۰۸
۲۳	من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین	۳۱۹
۲۹	ان الله یبغض الحبر السمین	۳۲۵
۸۲	اذا وجد احدکم کتابا فیه علم لم یسمعه عن عالم فلیدع باناء و ماء فلینقعه فیه حتی یختلط سواده فی بیاضه۔	۳۴۰
۸۵	الدنیا ملعونة ملعون مافیها الا ذکرالله و ما و الاه و عالما او متعلما۔	۳۴۱
۸۷	تواضعوا لمن تتعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لا تکونوا جبابرة العلماء	۳۴۱
۹۱	اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له۔	۳۴۲

باب الفتیا

باب فضیلة امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

باب الاولیاء

باب الامارة

باب الاطاعة

باب الولاء

باب النکاح

باب المهر

۲۳	امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالات فی المہور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیہ کریمہ و آتیتم احدٰھن قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا اللھم کل احد افقہ من عمر حتی المخدرات فی المحال	۲۳۷
۸۴	عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ و نش قالت اتدری ماالنش قلت لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسۃ مائۃ دراھم	۲۶۰
۸۵	عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم قالت ما علمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیأ من نسائہ ولا انکح شیأ من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشر اوقیۃ	۲۶۱
۸۶	عن جعفر بن محمد بن ابیہ اصدق علی فاطمۃ درعا من حدید	۲۶۱
۸۷	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی حین زوجہ فاطمۃ اعطھا درعک الحطمیۃ	۲۶۱
۸۸	عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطھا شیأ قال ما عندی شیٔ قال این درعک الحطمیۃ	۲۶۱
۸۹	عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت واللہ مالی من شیٔ ثم ذکرت صلتہ و عائدتہ فخطبتھا الیہ فقال وھل عندک من شیٔ قلت لا قال فاین درعک الحطمیۃ التی اعطیتک یوم کذا و کذا قلت ھو عندی قال فاعطھا ایاھا۔	۲۶۲

۹۰	عن علی انه خطب فاطمة فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم هل عندك من شئ قلت لا قال فما فعلت الدرع التی سلحتکها یعنی من مغانم بدر۔	۲۶۲
۹۱	جاء ابوبکر ثم عمر یخطبان فاطمة الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسکت و لم یرجع الیهما شیأ فانطلقا الی علی یامرانه بطلب ذلك قال علی فنبهانی لامر کنت عنه غافلا فقمت اجر ردائی حتی اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلت تزوجنی فاطمة قال عندك شئ فقلت فرسی و بدنی قال فاما فرسك فلابد لك منها و اما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة و ثمانین درهما فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها طیبا و امرهم ان یجهزوها فجعل لها سریر مشروط و وسادة من ادم حشوها لیف و قال لعلی اذا اتتك فلا تحدث شیأ حتی آتیك فجاء ت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت و انا فی جانب و جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، الحدیث	۲۶۲
۹۲	فی روایة خطبها فزوجها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی اربعة مائة و ثمانین درهما، الخ	۲۶۳
۹۳	عن انس ایضا فی حدیث طویل قال فیه فی خطبة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی بن ابی طالب فاشهدوا انی قد زوجته علی اربع مائة مثقال فضة ان رضی بذلك علی ثم دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا و دخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی وجهه ثم قال ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوجك فاطمة علی اربعمائة مثقال فضة ارضیت بذلك فقال قد رضیت بذلك یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جمع اللہ شملکما و اعز جدکما و بارك علیکما و اخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فواللہ لقد اخرج منهما الکثیر الطیب۔	۲۶۳

باب العدل بین النساء

باب الطلاق

۱۲۵	عن عائشة قالت کان الناس و الرجل یطلق امراء ته ماشأ ان یطلقها و ھی امرأته اذا ارتجعھا و ھی فی العدۃ و ان طلقھا مائۃ مرۃ او اکثر حتی قال لامرأته و اللہ لا اطلقک فتبینی و لا اوبک ابدا قالت و کیف ذلک قال اطلقک فکلما ھمت عدتک ان تنقضی راجعتک فذھبت المراء ۃ حتی دخلت علی عائشۃ فخبرتھا فسکت عائشۃ حتی جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان	۲۸۷
۱۵۸	تزوجوا ولا تطلقوا فان اللہ لایحب الذواقین و الذواقات، و فی لفظ لا تطلقوا النسأ الا من ریبۃ فان اللہ تعالیٰ لا یحب الذواقین و الذواقات۔	۲۹۲
۱۶۶	ابغض الحلال الی اللہ الطلاق	۲۹۳
۱۶۷	ما احل اللہ شیأ ابغض الیه من الطلاق	۲۹۳

باب الرجعۃ

۱۲۶	عن عائشۃ، قالت لم یکن للطلاق وقت یطلق امرأته ثم یرجعھا مالم تنقضی العدۃ و کان بین رجل و بین اھله بعض مایکون بین الناس فقال و اللہ لاترکتک لا ایما و لاذات زوج فجعل یطلقھا حتی اذا کادت العدۃ ان تنقضی راجعھا ففعل ذلک مرارا فانزل اللہ فیه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔ فوقت لھم الطلاق ثلاثا یراجعھا فی الواحدۃ و فی الثنتین و لیس فی الثالثۃ رجعۃ حتی تنکح زوجا غیرہ۔	۲۸۸
۱۲۷	ان الرجل کان اذا طلق امرأته فھو احق برجعتھا و ان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلک فقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔	۲۸۸

باب الحلالة

باب حقوق الزوجین

۱۱۰ حاملات والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولا ما يأتين الى ازواجهن لدخل مصلياتهن الجنة ۲۷۲

۱۱۱ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے، کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یونہی بیٹھی رہوں، فرمایا فان حق الزوج على الزوجة ان سألها نفسها وهى على ظهر قتب ان لا تمنعه نفسها و من حق الزوج على الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت و عطشت ولايقبل منها ولاتخرج من بيتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملئكة السمأ و ملئكة الارض و ملئكة الرحمة و ملئكة العذاب۔ ۲۷۲

۱۱۲ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں فلاں دختِ فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کہ اس نے مجھے پیام دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من حقه لو سال منخراه دما او قيما فلحسته بلسانها ما ادت حقه لو كان ينبغى لبشر ان يسجد بشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل عليها بما فضله الله عليها۔ ۲۷۳

۱۱۳ یک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اطیعی اباک، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جب تک حضور یہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج على زوجته لو كانت به قرحة فلحستها او انتشر منخراه صديدا او دما ثم ۲۷۳

ابتلعته مالادت حقه، اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوھن الا باذنھن۔

۱۱۷	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله و لکن لا احب ان اتزوج و بنی صغار، سید عالم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناه علی طفل فی صغره و ارعاه علی بعل فی ذات یده۔	۲۷۵
۱۱۸	دوسری حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا یوں عرض کی یا رسول الله لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظیم فاخشی ان اضیع حق الزوج	۲۷۵
۱۲۹	عن اسماء بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر و ماله فی الارض من مال ولا مملوك ولا شیئ غیر ناضح و غیر فرسة فکنت اعلف فرسه و استقی الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اکن احسن اخبز وکان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوة صدق و کنت انقل النویٰ من ارض الزبیر التی اقطعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی راسی وھی منی علی ثلثی فرسخ فجئت یوما و النویٰ علی راسی فلقیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفه فاستحییت ان اسیر مع الرجال و ذکرت الزبیر و غیرته و کان اغیر الناس فعرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی راسی النویٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لارکب فاستحییت منه و عرفت غیرتك فقال والله لحملك النویٰ کان اشد علی من رکوبك معه قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔	۲۷۸

باب مدة الحمل

باب الحداد

باب النسب

۱۴۶	لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا و من فیه عرق منه	
۱۲	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الولد للفراش و للعاہر الحجر	۳۶۱

باحقوق الوالدین

۱۳۸	ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔	۵۸
۵۱۱	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضا الرب فی رضا الوالدین و سخط الرب فی سخط الوالد، و لفظ البزار الوالدین فی الموضعین؛	۲۱۵
۵۱۲	جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداك قال نعم ففیہما فجاھد	۲۱۵
۵۱۳	اقبل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ابایعك علی الھجرۃ و الجہاد ابتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال فھل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتھما۔	۲۱۶
۵۱۴	جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جئت ابایعك علی الھجرۃ و ترکت ابوی یبکیان قال فارجع الیھما فاضحکھما کما ابکیتھما۔	۲۱۶
۵۱۵	ان رجلا من اھل الیمن ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ھل لك احد بالیمن قال ابوای قال اذنا لك قال لا قال فارجع الیھما فاستاذنھما فان اذناك فجاھد والا فبرھما۔	۲۱۶

۷۵ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید ان یاخذ مالہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ لہ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو عرض کہ حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ اتنے میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان تک نہیں لایا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی نہ سنے وہ سناؤں ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا الیقین بڑھاتا ہے، پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے ۳۸۳

غدوتك مولودا و منتك يافعا   تعل بما احبنى عليك و تنهل

اذا ليلة ضاقتك بالسقم لم ابت   لسقمك الا ساهرا اتململ

تخاف الردى نفسى عليك او انها   لتعلم ان الموت حتم الموكل

كانى انا المطروق دونك بالذى   طرقت به دونى فعينى تهمل

فلما بلغت السن و الغاية التى   اليك مراحا فيك كنت اوصل

جعلت جزائى غلظة و فظاظة   كانك انت المنعم المتفضل

فليتك اذا لم ترع حق ابوتى   فعلت كما الجار و المجاور يفعل

و اوليتنى حق الجوار و لم تكن   على بمال دون مالك تبخل

ان اشعار کو سنکر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابيك۔

باب حقوق الاولاد

باب الاخوة

باب الیمین

باب الشهادة

باب الظلم والتعدی

۹۲	لیس لعرق ظالم حق	۳۴۲
۹۵	من استرعی الذئب فقد ظلم	۳۴۳
۱۳	الظلم ظلمات یوم القیٰمة	۳۶۱
۲۴	من اخذ من الارض شیأ بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔	۳۸۰
۲۴	من اخذ من طریق المسلمین شبرا جاء یوم القیٰمة یحمله من سبع ارضین۔	۳۸۰
۹۱	انکم تختصمون الی فلعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحومما اسمع فمن قضیت له بحق مسلم فانما ھی قطعة من النار فلیاخذھا او لیترکھا۔	۳۹۱
۱۷	شر الناس منزلة یوم القیٰمة من یخاف لسانه او یخاف شره	۴۰۳
۱۸	لا یبغی علی الناس الا ولد بغی و الا من فیه عرق منه	۴۰۳
۲۶	لا یاخذ احد شبرا من الارض بغیر حقه الا طوقه الله الی سبع ارضین الی یوم القیٰمة	۴۰۵
۲۷	من اخذ من الارض شیأ بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین	۴۰۶
۲۸	ایما رجل ظلم شبرا من الارض کلفه الله عزوجل ان یحفره حتی یبلغ آخر سبع ارضین ثم یطوقه یوم القیٰمة حتی یقضی بین الناس۔	۴۰۶
۲۹	من اخذ شیأ من الارض بغیر حله طوقه الله من سبع ارضین لا یقبل الله منه صرف و لا عدل	۴۰۶

باب الغیبة

۱۰۶	ایاکم و الغیبة فان الغیبة اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی و یتوب فیتوب الله علیه و ان صاحب الغیبة لا یغفرله حتی یغفرله صاحبه	۲۷۰

باب التوبة

باب الصدق والکذب

باب لا ضرر فی الاسلام

باب الظن

باب الاطعمة

باب شرب الخمر

باب المشورۃ

باب الذکر

۱۷۰	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان فى الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحن الله و بحمده سبحن الله العظيم۔	۲۹۵

بابُ التشبه

۶۰	ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيٰمة العاق لوالديه و المراءة المترجلة المتشبهة بالرجال و الديوث۔	۲۵۱
۶۱	ثلثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجلة من النساء و مد من الخمر۔	۲۵۱

باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۶۲	لما وقعت بنو اسرائيل فى المعاصى نهتم علما ؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم فى مجالسهم و آكلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داؤد و عيسىٰ بن مريم	۲۵۱
۶۳	الذنب شؤم على غير فاعله (الى قوله) و ان رضى به شاركه	۲۵۲
۱۷۹	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك اضعف الايمان۔	۳۰۰
۱۱۴	(گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تنق والے چھتری پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تنق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں کہ یہیں سے پانی بھرلیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو، اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے وہی نہ ڈوبیں گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔	۳۴۸

باب الكلام على قدر عقول الناس

باب مناقب ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه

باب مناقب عمر رضى الله تعالىٰ عنه

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب فضیلة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

باب فضیلة اهل البیت

باب فضیلة الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مناقب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

باب فضیلة اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب التقدير و التدبير

باب النذر

باب الاستمداد

۲۵۰	عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ لامتک فانہم قد ہلکوا فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام فقال ایت عمر فاقراء السلام اخبرہم انہم سیسقون۔	۱۰۹

باب النہی عن الاستعانۃ بالمشرکین

۱۳۲	انا لا نستعین بمشرک	۳۵۲
۱۳۸	ان امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سعد بن ابی وقاص لاتتخذ احدا من المشرکین کاتبا علی المسلمین	۳۵۴
۱۳۹	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا آفتاب نصب النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار، ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔	۳۵۴

باب بناء الکعبۃ

۱۳۰	عن عائشۃ قالت سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجدر امن البیت ہو قال نعم قلت فما لہم لم یدخلوہ فی البیت قال ان قومک قصرت بہم النفقۃ قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلک قومک لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا و لولان ان قومک حدیث عہدہم بالجاہلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبہم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابہ بالارض، و فی اخریٰ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہا یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث بجاہلیۃ لامرت بالبیت فہدم فادخلت فیہ ما اخرج منہ و الزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین باب شرقیا و بابا غربیا فبنیت بہ اساس ابراہیم۔	۲۸۰

باب الھجرۃ

باب قتل الحیۃ

باب الدعاء

۱۵ اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکة یومنون ما تقولون۔ ۱۰

۱۶ دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابی سلمة و ارفع درجته فی المهدیین و اخلفه فی عقبه فی الغابرین و اغفرلنا وله یا رب العلمین و افسح له فی قبره و نور له فیه۔ ۱۰

۱۷ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه و قال استغفروا لاخیکم و سلوا له التثبیت انه الآن یسأل ۱۱

۱۸ عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و لقها منك رضوانا قلت یا ابن عمر اشیٔ سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذا انی لقادر علی القول عن شیٔ سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۱

۱۹ و فی اخریٰ فلما اخذ تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر فلما سوی اللبن علیها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و تلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۲

۲۰ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۱۲

۲۱ عن امیر المومنین علی من ادی فریضة فله عنداللہ دعوة مستجابة ۱۳

باب صفة الجنة

باب الشتیٰ

الماٰخذ

۱	فتاوی رضویہ جلد چہارم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲	بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاۃ الجنائز	مشمول جلد چہارم
۳	النہی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز	
۴	الھادی الحاجب عن جنازۃ الغائب	
۵	المنۃ الممتازۃ فی دعوات الجنازۃ	
۶	الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن	
۷	جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت	
۸	بریق المنار بشموع المزار	
۹	جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور	
۱۰	الحجۃ الفائحۃ لطیب التعیین و الفاتحۃ	
۱۱	اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح	
۱۲	حیات الموات فی بیان سماع الاموات	
۱۳	الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین	
۱۴	تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوۃ	
۱۵	اعزالاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ	
۱۶	رادع التعسف عن الامام ابی یوسف	
۱۷	الزہر الباسم فی حرمۃ الزکوۃ علی بنی ہاشم	
۱۸	طرق اثبات الھلال	
۱۹	البدور الاجلۃ فی امور الاھلہ۔ مع شرح و حاشیہ	
۲۰	شرح، نورالادلۃ للبدور الاجلۃ	
۲۱	حاشیہ، رفع العلۃ عن نور الادلۃ	
۲۲	تفاسیر الاحکام بفدیۃ الصلاۃ و الصیام	
۲۳	ہدایۃ الجنان باحکام رمضان	

۲۴	العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار	مشمولہ جلد ارم
۲۵	صیقل الرین عن مجاورة الحرمین	مشمولہ جلد پنجم
۲۶	انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة	
۲۷	فتاوی رضویه جلد پنجم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۸	ماحي الضلالة فی انكحة الهندو بنجالة	
۲۹	هبة النساء في تحقق المصاهرة بالزنا	
۳۰	ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار	
۳۱	تجویز الرد عن تزویج الابعد	
۳۲	اطائب التهاني في النكاح الثاني	
۳۳	آكد التحقيق بباب التعليق	
۳۴	الجوهر الثمين فی علل نازلة اليمين	
۳۵	فتاوی رضویه جلد ششم	رضا اکیڈمی بمبئی
۳۶	نابغ النور عن سوالات جبلفور	مشمولہ جلد ششم
۳۷	المبين ختم النبيين	
۳۸	سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح	
۳۹	القمع المبين لامال المكذبين	
۴۰	السوو العقاب علي المسيح الكذاب	
۴۱	حجب العوار عن مخدوم بهار	
۴۲	فتاوی رضویه جلد ہفتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۳	كفل الفقيه الفاهم في احكام قرطاس الدراهم	مشمولہ جلد ہفتم
۴۴	كاسر السفيه الواهم في ابدال قرطاس الدراهم	
۴۵	الهبة الاحمديه في الولاية الشرعية و العرفية	
۴۶	فتاوی رضویه جلد ہشتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۷	المنى و الدرر لمن عمد مني آرڈر	مشمولہ جلد ہشتم
۴۸	سبل الاصفياء في حكم الذبح للاولياء	
۴۹	هادی الاضحية بالشاء الهنديه	
۵۰	انفس الفكر في قربان البقر	
۵۱	الصافية الموحية لحكم جلود الاضحية	

فہرست مضامین

جلد دوم

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلددوم

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے
در وا کرنے والا فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

جمال السنۃ

ابو السلام محمد محی الدین جہانگیر

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور
042-7246006